

پہلی ششماہی 2013ء

مالی استحکام کا جائزہ

بینک دولت پاکستان

ايف ايس آر ٹيم

javaid.ismail@sbp.org.pk

muhammad.shamil@sbp.org.pk

sadiq.ansari@sbp.org.pk

ghulam.khadija@sbp.org.pk

shereen.baloch@sbp.org.pk

inaam.ashraf@sbp.org.pk

سربراہ

محمد جاوید اسماعیل

ارکان

محمد شامیل اکبر

محمد صادق انصاری

غلام خدیجہ

شیریں بلوچ

محمد انعام اشرف

ترجمہ ٹیم

suhail.anjum@sbp.org.pk

نگراں
سہیل انجم

shujat.ali@sbp.org.pk

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

مترجمین
شجاعت علی
منصور احمد

zeeshan.suleman@sbp.org.pk

تزیین و آرائش
ذیشان سلیمان

اظہارِ تشکر

ایف ایس آر ٹیم گورنر بینک دولت پاکستان کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی پر ان کی بے حد شکر گزار ہے۔ ہم اس جائزے کی تیاری میں مسلسل تعاون اور نگرانی پر ایگزیکٹو ڈائریکٹر بینکاری نگرانی گروپ کے ممنون ہیں۔ اس حوالے سے شعبہ فاصلاتی نگرانی اور نفاذ کی ڈائریکٹر محترمہ لبنی فاروق ملک کا بھی شکریہ۔ ٹیم پبلیکیشنز ریویو کمیٹی (پی آر سی) کے اراکین کی شکر گزار ہے جنہوں نے اس جائزے کے بارے میں ٹیم کو قیمتی مشوروں سے نوازا۔

شعبہ نظام ادائیگی، شعبہ شماریات، شعبہ زری پالیسی اور شعبہ ملکی بازار روزی انتظام کی جانب سے اعداد و شمار کی فراہمی پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

ہم سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے شعبہ بیہ اور غیر بینک مالی اداروں پر ضروری اعداد و شمار اور تکنیکی معلومات مہیا کیں۔

مالی استحکام اور بینک دولت پاکستان

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) ایکٹ 1956ء کے تحت اسٹیٹ بینک کو زری استحکام اور مالی نظام کی صحت کو یقینی بنانے کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔

مالی استحکام ایک ایسی صورت حال کو کہا جاتا ہے جس میں اندرونی و بیرونی دھچکوں کے باوجود مستعد مالی وساطت اور ادائیگی کی خدمات کے فریضے کی انجام دہی بلا تخطل جاری رہتی ہے اور مالی خطرات کی اچھی نگرانی اور انتظام اس انداز میں کیا جاتا ہے کہ نظمی بحرانوں کے امکانات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک کے نزدیک مالی استحکام ایک جاری عمل ہے کیونکہ مالی شعبہ خود کو معیشت اور مالی عالمگیریت کے تقاضوں سے مسلسل ہم آہنگ کرتا رہتا ہے۔

مؤثر مالی وساطت اور آبادی کے تمام طبقات تک مالی خدمات کی رسائی وہ مثالی صورت حال ہوتی ہے جس میں معاشی نمو کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ حقیقی شعبے سے گہرے روابط کے پیش نظر مالی شعبے کی افادیت کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ مالی شعبے کے رہنما ضابطہ کار کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک اس شعبے کی نمو میں سہولت کار کا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مالی ضروریات کو سہولت اور محفوظ انداز میں پورا کرنے کے لیے مالی شعبے کی صلاحیت پر اقتصادی منتظمین کا اعتماد بھی مالی استحکام کو برقرار رکھنے اور اس کے فروغ میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اپنے ان مقاصد کے حصول کے لیے سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی)، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن (پی بی اے)، وفاقی حکومت اور دیگر ضوابطی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔

مالی استحکام کو یقینی بنانے سے اسٹیٹ بینک کو اپنے ایک اور اہم مقصد زری استحکام کو محفوظ بنانے میں بھی مدد ملتی ہے۔ مالی استحکام کی عدم موجودگی میں زری استحکام کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مالی استحکام کا جائزہ سال میں دو بار شائع ہوتا ہے جس میں مالی استحکام کے مسائل کے تجزیے کے ساتھ ساتھ پالیسی اقدامات پر رائے بھی شامل ہوتی ہے۔ اس جائزے میں مالی شعبے میں ہونے والی پیش رفت سے متعلق معروضی نقطہ نظر اور مالی اداروں و بازاروں کے مسائل کا گہرا تجزیہ کرتے ہوئے مالی استحکام کی کیفیت پر آزادانہ تناظر اور تبصرہ پیش کیا گیا ہے۔ مالی نظام کے بعض پہلوؤں پر عوامی بحث کو فروغ دینے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔

اسٹیٹ بینک مالی استحکام کے جائزے پر آراء اور تبصروں کا خیر مقدم کرتا ہے۔

اعداد و شمار سے متعلق چند باتیں

مالی استحکام کا جائزہ میں مالی شعبے کے مختلف اجزا کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس رپورٹ میں دو قسم کی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں یعنی کیلنڈر سال کو (جسے انگریزی میں CY سے ظاہر کیا گیا ہے) صرف 2012ء یا 2013ء وغیرہ لکھا گیا ہے جبکہ Financial Year اور Fiscal Year کو (جسے انگریزی میں FY سے ظاہر کیا گیا ہے) مالی سال لکھا گیا ہے۔

یہ جائزہ ہر جز کے آڈٹ وغیر آڈٹ شدہ کھاتوں میں دیے گئے اعداد و شمار پر مبنی ہے، جسے ذیل میں دیا گیا ہے:

☆ بینکوں (روایتی اور اسلامی)، ترقیاتی مالی اداروں، خورد و کار کاری بینکوں، مالی بازاروں، میوچل فنڈز، نظام ہائے ادائیگی اور بیمہ صنعت کے اعداد و شمار 30 جون 2013ء کو ختم ہونے والی مدت کے ششماہی اکاؤنٹس پر مبنی ہیں۔

☆ غیر بینک مالی کمپنیوں بشمول اجارہ، سرمایہ کاری مالی کمپنیوں اور مضاربہ کے اعداد و شمار جون 2013ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے سالانہ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس پر مبنی ہیں۔

ترتیب

1	مالی استحکام: عمومی جائزہ
5	1 مالی وساطت
13	2 بینکاری شعبے کے خطرے کا تجزیہ
23	3 نفع یابی، صحت اور چک
29	4 اسلامی بینکاری
33	5 مالی بازار
41	6 غیر بینک مالی ادارے
53	7 شعبہ بیمہ
57	8 نظام ادائیگی
63	ضمیمہ جات

مالی استحکام: عمومی جائزہ

ملک کا معاشی ماحول مزید ایک برس سست رہا، جی ڈی پی میں فقط 3.7 فیصد کی نمو ہوئی جو 4.3 فیصد ہدف سے کافی نیچے ہے۔ توانائی کی شدید قلت، دشوار اقتصادی ماحول اور امن وامان کے حالات نے ملک میں معاشی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالی۔ تاہم مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی کے دوران گرانی کا 7.4 فیصد تک¹ گر جانا ایک کامیابی تھی جس کا بڑا سبب غذا اور تیل کی مستحکم بین الاقوامی قیمتیں تھیں۔ مزید برآں جڑواں خسارے بازار کی نسبتاً محدود سیالیت اور خالی ہوتے ہوئے بین الاقوامی ذخائر کے لیے مشکلات پیش کرتے رہے۔ اگرچہ جاری کھاتے کا خسارہ اب بھی قابو میں تھا تاہم مالیاتی خسارے بگڑ کر جی ڈی پی کے 8 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ ہدف 4.7 فیصد تھا جس سے نجی شعبے کو قرض گاری کی گنجائش ختم ہوئی اور معاشی بحالی کے امکانات محدود ہو کر رہ گئے۔

اس کے برعکس ملک کا مالی شعبہ کسی حد تک مستحکم صورتحال پیش کرتا رہا گوکہ اس کی خطرے کی گھنٹی زیادہ تر گریز کے رویے کی جانب مائل رہی جس کے نتیجے میں قدرے محدود حقیقی شعبے کا اس پر بہت کم اثر ہوا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 4.2 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا جس سے جی ڈی پی میں اس کا حصہ بھی 57.7 فیصد سے بڑھ کر 60 فیصد ہو گیا (جدول 1)۔ اثاثہ جاتی اساس میں بہتری وسیع البنیاد تھی کیونکہ مالی شعبے کے تمام اجزاء کا حجم بڑھ گیا۔ بینکوں کے اثاثے امانتوں کی بھرپور نمو کی بنا پر بڑھے جس سے حکومتی تسکات مزید جمع ہو گئیں اور جون جولائی 2013ء میں گردش قرضے کے تصفیے سے کچھ اضافہ ہوا۔ مزید یہ کہ بلند مالیاتی ضروریات اور قرضوں اور گرانٹس جیسی بیرونی رقوم کی آمد کرنے کی بنا پر بینکوں کے بعد مرکزی محکمہ برائے قومی بچت کے جاری کردہ قومی بچت آلات کی شکل میں ملکی قرضے میں بھاری اضافہ ہوا جس سے گھرانوں اور کاروباری اداروں کو خاصے معقول منافع پر بچت کا متبادل راستہ مل گیا۔ اسی طرح شعبہ بیمہ پھلا پھولا کیونکہ مذکورہ مدت کے دوران حیاتی بیمہ کاروبار میں بہتری کی وجہ سے اس کی اثاثہ جاتی اساس میں اضافہ ہوا۔ میوچل فنڈ کی خالص اثاثہ جاتی قدر (NAV) میں بھرپور اضافے کے باعث غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں کی نمود کیفے میں آئی۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ہیئت ترکیبی									
شش 1-2013ء	شش 2-2012ء	شش 1-2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
13,739	13,181	11,818	11,107	9,655	8,867	7,712	7,117	6,028	اثاثے (ارب روپے)
4.2	11.5	6.5	15.0	8.9	15.0	8.4	19.4	14.5	شرح نمو (فیصد)
کل اثاثوں کی فیصد									
0.4	0.3	0.3	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	0.2	خرید ماٹیکاری ادارے
4.2	4.2	5.2	4.7	4.4	5.3	7.6	8.0	7.8	غیر بینک مالی ادارے
4.5	4.3	4.3	4.3	4.4	4.4	4.4	4.6	4.1	بیمہ
17.4	17.2	17.0	17.2	17.3	16.6	14.8	14.6	16.1	قومی بچت مرکز
73.4	74.0	73.2	73.6	73.8	73.5	73.0	72.7	71.9	بینک
اثاثے بطور فیصد جی ڈی پی									
0.3	0.2	0.2	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	0.1	خرید ماٹیکاری ادارے
2.5	2.4	3.0	2.7	2.6	3.4	5.1	6.0	5.7	غیر بینک مالی ادارے
2.7	2.5	2.5	2.5	2.6	2.8	3.0	3.4	3.0	بیمہ
10.5	9.9	9.7	9.9	10.2	10.7	9.9	11.0	11.8	قومی بچت مرکز
44.0	42.6	41.9	42.2	43.3	47.3	49.0	54.7	53.4	بینک
60.0	57.5	57.2	57.4	58.8	64.4	67.2	75.2	74.0	جمعی اثاثے

شعبہ بینکاری، جو اپنے بھرپور حصے اور مالی شعبے کے بقیہ اجزاء کے ساتھ مضبوط روابط کی بنا پر مالیات کی ریڑھ کی ہڈی ہے، کی اتنا شہ جاتی اساس میں 3.9 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ معتدل نمو امانتوں میں 6.2 فیصد اضافے کی وجہ سے ہوئی جس سے بینکوں کو بین الینک منڈی میں قرضے اور مرکزی بینک سے ریپو قرض واپس کرنے میں مدد ملی۔ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (PSEs) کو مالکاری میں اضافے اور حکومت کی بڑھتی ہوئی مالیاتی ضروریات کی وجہ سے بینکوں کی بیلنس شیٹ پر سرکاری شعبے کا اکتشاف مزید بڑھ کر مجموعی دیے گئے قرضہ جات کا 44.5 فیصد ہو گیا۔ اس کے سبب ایک تو نئی شعبے کو قرضوں کی دستیابی محدود ہوئی، دوسرے مالی وساطت کا عمل بھی مجروح ہوا جیسا کہ قرضوں اور امانتوں کے تناسب (ADR) سے ظاہر ہے جو 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مزید بگڑ کر 48.1 فیصد ہو گیا۔

نئی شعبے کو قرضے، جو گذشتہ چند برسوں کے دوران خاصے کم رہے تھے، مزید 2.4 فیصد کم ہو گئے جس کے نتیجے میں مجموعی قرض گاری جزدان 0.5 فیصد گر گیا۔ متعدد دیگر عوامل کی باعث بنے، ان میں دشوار کاروباری ماحول میں قرضے کی طلب میں کمی کے علاوہ شکر کی حکومتی خریداری اور شکر کی برآمد میں زیادہ تیزی² کی بنا پر شکر کے شعبے میں قرضے کی طلب کا کم ہونا، ٹیکسٹائل کے شعبے میں موسمی خالص واپسی،³ گردش قرضے کے تصفیے کے بعد شعبہ توانائی کی جانب سے واپسی اور بلند خطرہ قرض کی وجہ سے بینکوں کا نئے قرضے دینے میں محتاط رویہ شامل ہیں۔ پانچ بڑے بینکوں میں اکثریتی اثاثوں کے ارتکاز کے پیش نظر زیادہ تر واپسی انہی بینکوں تک محدود رہی۔

سرکاری شعبے کے اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے موسمی قرضہ سال کے دوران واحد نمایاں بہاؤ تھا۔ اجناسی مالکاری جس میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا 2013ء کی پہلی ششماہی میں اس وقت نئے نئے لفظ عروج پر پہنچ گئی جب امدادی قیمت میں اضافے کے باعث گندم کی مالکاری 26 فیصد بڑھ گئی۔⁴ جیسا کہ مالی استحکام کے پچھلے جائزوں میں اجاگر کیا گیا، یہ خود تصفیاتی (self-liquidating) مالکاری بڑھ رہی ہے اور بینکوں کی بیلنس شیٹ میں ارتکاز کا اہم سبب ہے۔ بڑھتے ہوئے زراعت کی عدم ادائیگی بڑا مسئلہ ہے جو مجموعی واجب الادا مالکاری کا 37.6 فیصد تھا اور مختلف وجوہ کی بنا پر مخصوص نقصانات⁵ اور گندم کی انتظامی قیمتوں میں اضافہ اس کے علاوہ ہے۔ اجناس کی خریداری کی اہمیت کے پیش نظر مذکورہ بالا مسائل سے نمٹنا ضروری ہے خصوصاً اس کے تصفیاتی طریقے پر از سر نو غور کی ضرورت ہے تاکہ اس کی مسلسل نمو اور بینکوں کی بیلنس شیٹ پر ارتکاز سے پیدا ہونے والے خطرات کم کیے جاسکیں۔

تشویش کا ایک اور پہلو چند معاشی شعبوں میں قرضوں کا بڑھتا ہوا ارتکاز ہے خصوصاً شعبہ توانائی کی پیداوار اور ترسیل (پی ٹی ای ایس)۔ حسب سابق، ٹیکسٹائل شعبے میں قرضے سب سے زیادہ استعمال ہوئے، تاہم پچھلے چند برسوں میں خصوصاً 2012ء کے دوران پی ٹی ای ایس کو بینکوں کے قرض کا اکتشاف خاصا بڑھا اور مجموعی قرض جزدان کے 12.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم جون جولائی 2013ء میں حکومت نے بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تصفیہ کیا جس کے نتیجے میں پی ٹی ای ایس میں 50 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی اور قرضوں میں اس کا حصہ زیر جائزہ مدت کے دوران گھٹ کر 10.6 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ گردش قرضے کے تصفیے سے قلیل مدت میں توانائی کی رسد بہتر ہونے کی توقع ہے تاہم طویل مدتی نقطہ نظر سے ساختی مسائل کا تصفیہ ضروری ہے جس سے بینکوں کے پاس نئی شعبے کا قرضہ بڑھانے کے لیے مالکاری گنجائش پیدا ہوگی۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب 26 بی پی ایس بڑھ کر 14.8 فیصد ہوا تو بینکوں کے جزدان کا اتنا شہ جاتی معیار قدرے کم ہو گیا۔ قیمت فروخت لازم کا فائدہ تدریج ختم ہونے اور متاثرہ جزدان میں قرضوں کا معیار گھٹنے سے نمون کی ضرورت بھی بڑھی۔ تاہم بینکوں کی جانب سے صارفی مالکاری جزدان کے لیے عمومی ذخائر پیدا کیے جانے کے باعث بینکوں نے نمون درکار سطح کے تقریباً 104 فیصد تک برقرار رکھی۔⁶ اسی طرح 2013ء کی پہلی ششماہی میں مخصوص نمون میں اضافے سے نمون کی کوریج تناسب بہتر ہو کر 73.2 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 71.5 فیصد تھا۔ بلند نمون سے بھی خالص غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب کم ہو کر 4.4 فیصد ہو گیا اور ایکویٹی اساس میں 2.3 فیصد اضافے سے سرمائے کو خطرہ بھی کم ہوا کیونکہ سرمایہ جاتی ضرر (خالص غیر فعال قرضوں اور سرمایہ) تناسب بہتر ہو کر 18.3 فیصد ہو گیا۔

2 اسٹیٹ بینک کی تیسری سماہی رپورٹ، 2013ء۔

3 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران واپسی 2012ء کی پہلی ششماہی سے کم تھی۔

4 ستمبر 12ء میں گندم کی امدادی قیمت 1050 روپے فی 40 کلو سے بڑھا کر 1200 روپے فی 40 کلو کردی گئی۔

5 پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2012-13ء۔

6 جب بینک مختلف محتاطی ضوابط کے تحت عمومی نمون پیدا کرتے ہیں تو مجموعی نمون درکار نمون سے تجاوز ہو جاتی ہے خصوصاً صارفی مالکاری جزدان کے لیے، بینکوں کو صارفی مالکاری کی معاشی گردش نوعیت سے منسلک خطرات سے تحفظ دینے کی خاطر۔ صارفی مالکاری کے لیے محتاطی ضوابط کے ضابطہ R-4 کے مطابق بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ کاملاً محفوظ (fully secured) صارفی جزدان کے کم از کم 1.5 فیصد کے مساوی اور غیر محفوظ (unsecured) صارفی جزدان کے 5 فیصد کے مساوی عمومی ذخائر برقرار رکھیں۔

اہم بات یہ ہے کہ جمع شدہ متاثرہ جزدان حال میں کم ہوا۔ مختلف وجوہ میں بینکوں کا ممکنہ قرض لینے والوں کا قرض گاری جزدان کا تشکیل نو کرنا شامل ہے جس پر معاشی عوامل کا اثر پڑا اور جس سے متاثرہ جزدان کا اسٹاک کم ہو گیا۔ اس سست رفتاری نے مجموعی انفلیشن تناسبات پر اثر ڈالا۔ مجموعی انفلیشن تناسب میں مسلسل کمی ہوئی اور وہ ستمبر 11ء میں 16.7 فیصد کے نقطہ عروج سے جون 13ء میں 14.8 فیصد کی سطح پر آ گیا۔ تموین کی کوریج کا تناسب بھی بہتر ہوا جس سے جزوی کفایت شدہ (provided) جزدان مکمل کفایت شدہ کے زمرے میں آ گیا۔ قرض کے بہاؤ میں کمی کے ساتھ غیر فعال قرضوں کی شرح بھی بینکوں کی مجموعی آمدنی پر کم ہو گئی۔ جون 13ء میں تموینی چارج گھٹ کر مجموعی آمدنی کے 7.8 فیصد پر آ گیا جو 2007ء سے 2011ء تک مسلسل 10 فیصد سے اوپر رہا تھا (دیکھئے باکس 2.1)۔

شعبہ بینکاری کا مجموعی خاکہ سیالیت 2013ء کی پہلی ششماہی میں مستحکم رہا جس کی وجہ امانتوں کی بھرپور آمد تھی۔ مزید یہ کہ جزو نقدی میں گردش قرضے کے تصفیے اور نئی شعبے کے قرضوں کی واپسی سے بینکوں کی فنڈنگ سیالیت بہتر ہو گئی۔ نتیجتاً سیالیت کے اظہار بے مضبوط رہے جس سے سیالیت کی مجموعی صورتحال مستحکم رہی، گوکہ مالیاتی فنڈنگ کی ضرورت اور محدود بیرونی آمد قومی حکومتی قرض گیری کی ضروریات کو بلند اور منڈی کی سیالیت کو دباؤ میں رکھا۔ اس دوران طویل مدتی پی آئی بی کے جمع ہونے سے خطرہ بازارتھوڈ اسٹاک ہا ہ گیا جس سے بینکوں کے خطرہ شرح سود میں اضافہ ہوا۔ مزید یہ کہ ایکویٹی منڈیوں میں تیزی جاری رہی جس سے بلند منافع کے خواہاں ادارہ جاتی سرمایہ کار راغب ہوئے اور بینکوں نے اپنا ایکویٹی اکتشاف 14.5 فیصد بڑھا دیا۔ تاہم اسٹیٹ بینک کی جانب سے اس قسم کے اکتشافات پر ضوابطی حدود عائد کیے جانے سے ایکویٹی اکتشافات اور متعلقہ خطرہ محدود رہا۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کی آمدنی معقول رہی (قبل از ٹیکس رقم 82.1 ارب روپے)، گوکہ 2012ء کی اسی ششماہی کی نسبت 16.7 فیصد کم۔ پھر بھی ایکویٹی منڈی میں مندرجہ مختلف شعبہ جات میں بینکاری شعبہ منافع کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر رہا۔ منافع میں کمی کی بڑی وجہ خالص مارک اپ آمدنی میں کمی، بلند تموینی چارج اور مہنگی ریپو قرض گیری تھی۔ ایک طرف گرتی ہوئی شرح سود کے ماحول نے کابور سے منسلک مالی مصنوعات پر منافع گھٹایا تو دوسرے طرف ٹی بلز پر قلیل مدتی سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے اسٹاک پر نفع بھی کم کیا۔ چنانچہ خالص سودی مارجن 90 بی پی ایس کم ہو کر 3.9 فیصد اور ایکویٹی پر منافع 30 بی پی ایس گھٹ کر 1.1 فیصد رہ گیا۔

بینکاری صنعت کی شرح کفایت سرمایہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 15.5 فیصد پر، یعنی 10 فیصد کی کم از کم حد سے خاصی اوپر، قائم رہی جس سے بینکوں کا ادائیگی قرض کی صلاحیت کا خاکہ مستحکم رہا۔ منافع بڑھنے اور سرمائے کی کم از کم شرائط میں اضافے سے شعبے کو بلند شرح کفایت سرمایہ برقرار رکھنے میں سہولت ہوئی۔ مزید یہ کہ لیوراجی کی شرح (سطح اول سرمایہ اور کل اثاثوں کا تناسب) بہتر ہو کر 4.4 فیصد ہو گئی جس کی وجہ بیلنس شیٹ پر اکتشاف پر محدود تھی۔ دباؤ کی جانچ کے نتائج نے شعبہ بینکاری کی چلک کا مزید ثبوت فراہم کیا گوکہ صف اول کے کارپوریٹ قرض گیروں کو مرتکز اکتشافات خاصے خطرے کا باعث رہے جن کی چوکس نگرانی کی ضرورت ہے۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری کے اثاثوں میں 7.9 فیصد کی بھرپور نمو دیکھی گئی جو روایتی بینکاری کی 3.9 فیصد نمو پر سبقت لے گئی۔ اسلامی بینکاری اثاثوں کا حصہ بھی ذرا سا بڑھ کر 9.0 فیصد پر پہنچ گیا جبکہ امانتوں کا حصہ 10 فیصد کا نشان عبور کر گیا۔ سرمایہ کاری اور مالکاری کی سرگرمیوں دونوں نے اسلامی بینکاری صنعت میں تیزی میں مدد دی۔ مشارکہ مالکاری کے دگنے ہونے اور اجناس کی خریداری کے لیے مراہجہ مالکاری کے ہمراہ طویل مدتی اجارہ اور تقبیل مشارکہ کی بھرپور نمو کی بنا پر مالکاری سرگرمیاں 11.2 فیصد بڑھ گئیں۔ اس دوران سرمایہ کاری میں 11.2 فیصد اضافہ ہوا جو پیشتر اجارہ صکوک تک محدود رہا۔ مالکاری کی بلند نمو کی وجہ سے اثاثہ جاتی معیار کے اظہار بے تھوڑے بہتر ہوئے۔ اسلامی بینکوں کے لیے انتظام سیالیت اور بلند عملی و تموینی اخراجات بڑے مسائل بنے رہے جس سے زیر جائزہ مدت میں اسلامی بینکاری کی نفع آوری 27 فیصد کم ہو گئی۔

ملکی مالی منڈیوں میں زیر جائزہ مدت کے دوران ملی جلی تصویر سامنے آئی۔ بازار زر میں سیالیت پر دباؤ کے واقعات بار بار پیش آئے جس کا سبب اچانک حکومتی قرضے تھے۔ تاہم مرکزی اور بھاری بھاری ٹریڈ گری کے طفیل سیالیت کی بروقت فراہم سے بازار کی سیالیت پر دباؤ کسی قدر کم ہوا۔ اسی طرح توازن ادائیگی کی ناسازگار صورتحال اور اسٹیٹ بینک کے پاس زر مبادلہ کے زوال پذیر ذخائر کے ہمراہ زر مبادلہ کی آمد ختم ہونے کی بنا پر بازار مبادلہ میں بھی تغیر دیکھا گیا۔ چنانچہ بازار مبادلہ میں اتار چڑھاؤ رہا گوکہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے محتاط مداخلتوں کی وجہ سے روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں صرف 2.5 فیصد کمی آئی۔ اس دوران کارپوریٹ شعبے کی بھرپور منافع آوری، بلند منافع منقسمہ کی تقسیم کی توقعات اور مئی 2013ء میں عام انتخابات کے بعد ہموار انتقال اقتدار کے باعث ایکویٹی منڈی میں تیزی رہی اور کے ایس ای 100 اشاریہ مزید 24.2 فیصد بڑھ گیا۔

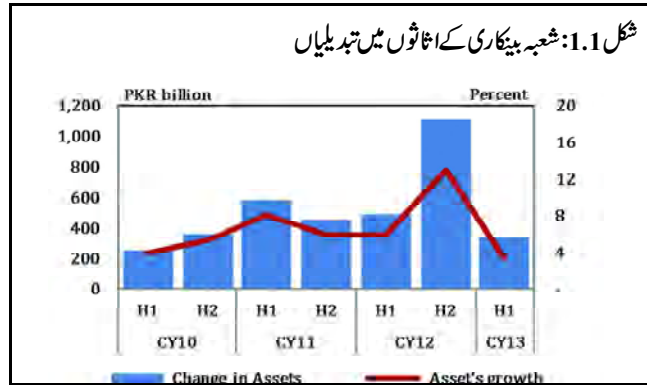
میوچل فنڈ صنعت میں سازگار پیش رفت کے طفیل غیر بینک مالی اداروں کی اثاثہ جاتی اساس میں بھی معتدل نمو دیکھی گئی۔ غیر بینک مالی اداروں کی اثاثہ جاتی اساس 4.7 فیصد بڑھ کر 577 ارب روپے ہو گئی جن میں سے میوچل فنڈ کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں 62.7 فیصد اضافہ ہوا۔ علاوہ ازیں لیزنگ، ترقیاتی مالی اداروں اور مضاربہ کی کارکردگی بھی بہتر ہوئی جبکہ سرمایہ کاری مالی اداروں کو بدستور بقا کا مسئلہ درپیش رہا۔ بھرپور ایکویٹی منڈی کی بنا پر میوچل فنڈ خوب پھلے پھولے جبکہ بازار زر کے فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر کم ہوئی۔ اسی طرح لیزنگ کمپنیوں کی نمو میں 4.1 فیصد کمی ہوئی خصوصاً گاڑیوں اور مشینری کی لیزنگ کی سرگرمیوں میں۔ غیر بینک مالی اداروں (میوچل فنڈز کو نکال کر) کی عملی کارکردگی 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران خاصی بہتر ہوئی جس کا سبب اخراجات کا محتاط انتظام اور منافع آوری میں اضافہ تھا جو بڑھ کر 3.8 ارب روپے ہو گئی جبکہ پچھلے سال 0.9 ارب روپے تھی۔

زیر جائزہ مدت کے دوران شعبہ بیمہ کے اثاثوں کا سائز مزید بڑھا اور نفوذ میں بہتری آئی۔ نیسے اور نو بیمہ کے اثاثے 8.4 فیصد بڑھ گئے جس میں اہم اضافہ حیاتی نیسے کے جز کی بنا پر ہوا۔ اسی طرح اس شعبے کا نفوذ بھی بہتر ہوا اور اس میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 16.8 فیصد مجموعی پریمیم زیادہ اکٹھا ہوئے۔ پریمیم کی مستحکم نمو کا بڑا سبب مالی نقصانات کے تحفظ سے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات نیز پیٹکوں کی جانب سے گاڑیوں کی مالکاری اور ذاتی قرضوں میں اضافہ تھا۔ حیاتی نیسے کے کاروبار کے مجموعی پریمیم میں 17.4 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا تاہم دعووں کے بڑھتے ہوئے تناسب اور ذمہ نویسی کے اضافی اخراجات نے اس کی منافع آوری کی نمو کو محدود رکھا۔ اس کے برعکس غیر حیاتی بیمہ فراہم کرنے والے اداروں کو زیادہ منافع ہوا جس کا سبب بلند نو بیمہ کوریج کی وجہ سے دعووں کے تناسب میں کمی اور ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاری سے ہونے والا کپٹل گین تھا۔

نظام ادائیگی کی کارکردگی مؤثر و معتبر رہی اور تصفیے، اطلاعی ٹیکنالوجی کے تحفظ اور دیگر متعلقہ خطرات کو کم کیا گیا۔ پاکستان رینیل ٹائم انٹرنیشنل سسٹم (پرزوم) بلند قدر کی بین الہینک چکٹائیوں کو نمٹانے کا کام تندی سے انجام دیتا رہا۔ مزید یہ کہ بروقت سیالیت امروز کی سہولت (ILF) کی مدد سے پرزوم میں ڈاؤن ٹائم اور گریڈ لاکس میں کمی آئی۔ خوردہ ادائیگیوں میں روایتی کاغذ پر مبنی لین دین کا غلبہ رہا جن میں چیک اور دیگر بینک آلات شامل ہیں۔ خوردہ ادائیگیوں میں ای بینکاری کے طریقوں کا حصہ بڑھ گیا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں لین دین میں اس کا حصہ بڑھ کر 22.6 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ نظام ادائیگی کی کارکردگی بہتری کی طرف گامزن رہی تاہم اے ٹی ایم کے زیادہ ڈاؤن ٹائم نے شعبہ بینکاری میں زیر استعمال ٹیکنالوجی کے معتبر ہونے کے بارے میں تشویش پیدا کی۔

دشوار اقتصادی ماحول، گردش قرضے کے جزوی تصفیے اور مالیاتی خسارہ پورا کرنے کے لیے شعبہ بینکاری پر قدرے کم انحصار کے باعث بینکاری نظام کی اثاثہ جاتی اساس میں 3.9 فیصد کا معتدل اضافہ ہوا۔ صارفی امانتوں کی مناسب نمو سے مالی ضروریات پوری ہوئیں۔ بینکاری شعبے سے حکومتی قرض گیری میں کمی کے باوجود گردش قرضے کے تصفیے کی وجہ سے حکومتی پیپرز میں سرمایہ کاری جزواً بڑھ گئی۔ گرتے ہوئے نجی شعبے کے قرضے کے سبب قرضوں کا بہاؤ کم ہوا، گو کہ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں نے متعینہ موسمی انداز کے مطابق اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے قرض گیری بڑھا دی۔

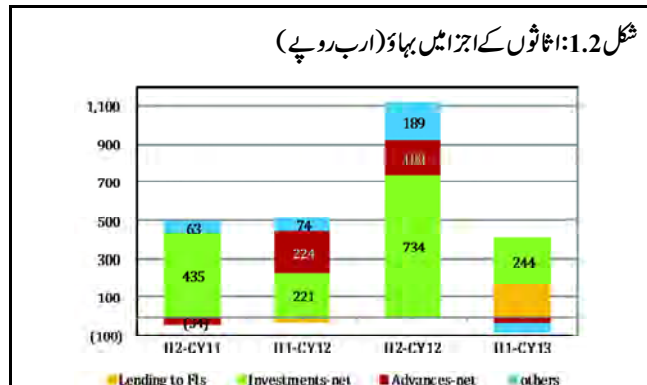
زیر جائزہ مدت میں مشکل معاشی و کاروباری حالات اور وفاقی حکومت کے شعبہ بینکاری پر کم انحصار کی وجہ سے بینکاری شعبے کی نمو کم ہوئی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں



میں کمی آئی جبکہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی رفتار گھٹ گئی چنانچہ اثاثہ جاتی اساس میں 3.9 فیصد کی معتدل نمو دیکھی گئی (شکل 1.1 اور 1.2)۔ نظام کی امانتوں میں مسلسل نمو ہوتی رہی جبکہ ہیٹ ترکیبی کا جھکاؤ کسی قدر کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ امانتوں کی طرف ہوا (شکل 1.3)۔

نجی شعبے کے قرضے کا بہاؤ کم ہوا۔۔۔

نجی شعبے کی جانب سے خالص واپسی کی وجہ سے قرضہ جزدان معمولی سا کم ہوا۔ یہ کمی متعدد عوامل کی بنا پر تھی جن میں گردش قرضے کا جزوی تصفیہ جس سے کارپوریٹ کو بینکوں کے واجبات پورے کرنے کا موقع ملا، ٹیکسائل قرضے کی موسمی خالص واپسی اور شکر کے شعبے میں قرضے کا پست تر استعمال شامل ہیں۔ بینکوں کے محتاط طرز عمل کی وجہ سے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کا سفر نیچے کی طرف رہا جبکہ صارفی مالکاری کے کچھ اجزا میں کسی قدر بحالی دیکھی گئی۔ دیگر عوامل کے علاوہ توانائی کی کمی اور سلامتی کے خدشات قرضے کی طلب کو نیچے کی جانب لاتے رہے۔



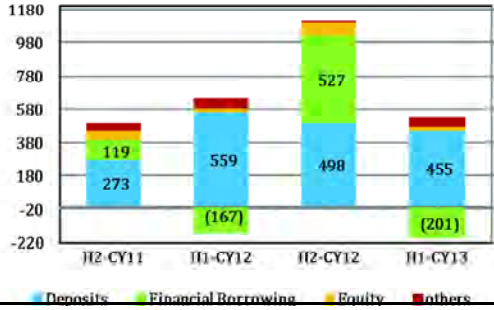
۔۔۔ جبکہ سرکاری شعبے میں بینکوں کا اکتشاف بڑھا

بینکوں کی بیلنس شیٹ پر سرکاری شعبے کا اکتشاف مسلسل بڑھتا رہا، زیادہ تر

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی مالی ضروریات اور مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبہ بینکاری نے سرکاری شعبے میں اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے 7.2 فیصد قرضے دیے۔ مزید یہ کہ بینکوں نے حکومتی تمسکات میں اپنی سرمایہ کاری بھی 6.3 فیصد بڑھا دی۔ نتیجے کے طور پر بینکاری شعبے کے اثاثوں میں سرکاری شعبے کے قرضے کا حصہ بڑھ کر 44.5 فیصد ہو گیا۔

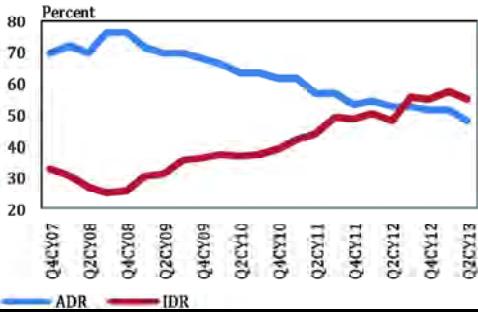
مالی ضروریات زیادہ تر امانتوں میں 6.2 فیصد اضافے سے پوری ہوئیں۔ اس اضافے کا بڑا حصہ کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ (CASA) کے زمرے میں کرنٹ اکاؤنٹ

شکل 1.3: واجبات کے اجزاء میں بہاؤ (ارب روپے)



کے تحت امانتوں میں ہوا جبکہ معینہ امانتیں 1.26 فیصد کم ہو گئیں۔ معینہ امانتوں میں سست رفتاری کا یہ رجحان پچھلے سال کے دوران کم از کم شرح بچت⁸ میں کمی جانے والی تبدیلی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔⁹ بیرونی کرنسی کی امانتوں کی نمو زیادہ تر ملکی کرنسی کی قدر میں کمی سے ہم آہنگ رہی اور ساتھ ہی ضوابطی حدود میں بھی رہی۔¹⁰ دیگر واجباتی اجزاء کے علاوہ مالی اداروں سے قرض گیری کم ہوئی کیونکہ بینکوں نے مرکزی بینک سے محفوظ قرضے واپس کیے جبکہ نظام کی ایکویٹی بچت کردہ آمدنی جمع ہونے کی بنا پر 2.3 فیصد بڑھ گئی۔

شکل 1.4: اثاثوں کے آمیزے میں تبدیلی



امانتوں میں قرضوں کا تناسب مسلسل روبہ زوال ہے۔۔۔ حکومتی ترسکات میں بینکوں کی مسلسل سرمایہ کاری اور اس کے ہمراہ نجی شعبے کو قرض گاری میں سستی نے گذشتہ چند برسوں کے دوران بینکاری اثاثوں کی تشکیل نو کی۔ امانتوں کی اساس میں تسلسل سے نمو کے پیش نظر بینکوں کی بیلنس شیٹ پر کم پُر خطر اثاثوں کی طرف جھکاؤ امانتوں میں قرضوں کے گرتے ہوئے تناسب میں منعکس ہوا جبکہ امانتوں میں سرمایہ کاری کے تناسب میں تقریباً متوازی اضافہ ہوا۔ ان دونوں تناسبات کا یہ یکسر مختلف انداز بینکاری نظام میں مالی وساطت کے محدود ہونے اور نجی شعبے کے قرضے کی گنجائش کے خاتمے کی طرف لے جاتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران امانتوں میں قرضوں کا تناسب 50 فیصد سے بھی کم ہو کر 48.1 فیصد پہنچ گیا (شکل 1.4)۔

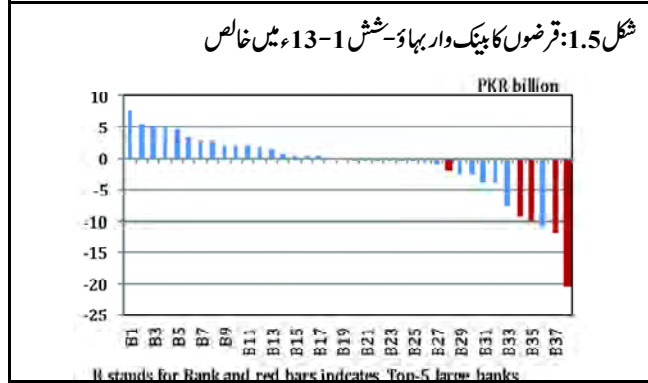
نجی شعبے کی طرف بہاؤ گھٹنا تو قرضے زوال پذیر ہو گئے۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی قرضوں میں 0.5 فیصد کمی معمولی کمی آئی جس کا سبب نجی شعبے کی طرف قرضے کے بہاؤ کا گھٹنا تھا (جدول 1.1)۔ اس کمی کا سبب متعدد عوامل تھے جیسے: (الف) جون 2013ء میں 324 ارب روپے کے بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا جزوی تصفیہ جس سے مختلف اداروں کو بینکوں کو اپنے واجب الادا قرضے لوٹانے میں مدد ملی، (ب) حکومت کی جانب سے 4.8 ملین ٹن چینی کی خریداری اور چینی کی برآمد میں نمایاں نمو کے باعث شکر کے شعبے میں قرض کی طلب میں کمی (خصوصاً 2013ء کی دوسری سہ ماہی میں)¹¹، (ج) نیکیٹائل کے شعبے میں موسمی خالص واپسی¹²، (د) گرانی میں کمی کی وجہ سے قرض گیری کی حقیقی لاگت میں اضافہ اور (ه) بلند خطرہ قرض کی وجہ سے نئے قرضے دینے میں بینکوں کا مسلسل محتاط رویہ۔

قرضوں کے بینک و ادارہ داروں میں غیر متوازن تقسیم دکھائی دیتی ہے کیونکہ پانچ بڑے بینکوں میں مجموعی خالص واپسی پوری بینکاری صنعت کے قرض کی کمی سے زیادہ تھی (شکل 1.5)۔ تاہم درمیانے اور چھوٹے سائز کے بینک نجی شعبے کو زیادہ قرضہ فراہم کرنے کے قابل رہے جو مثبت علامت ہے۔ شاید حکومتی ترسکات پر زوال پذیر شرح سود، امانتوں کی بلند لاگت اور حال میں معتدل خطرہ قرض نے ان بینکوں کو قرضوں کی توسیع کے ذریعے بلند آمدنی کی طرف راغب کیا۔

8 مئی 2012ء میں اسٹیٹ بینک نے بچت امانتوں پر کم از کم شرح بڑھا کر 6 فیصد سالانہ کردی (جو پہلے 5 فیصد سالانہ تھی) اور اس کے بعد ہدایات جاری کیں کہ اپریل 2013ء سے یہ شرح ماہانہ اوسط بنیاد پر نکالی جائے۔
9 بینکاری شعبے کا بچت امانتوں پر بوزن اوسط منافع دسمبر 2012ء میں 6.18 فیصد سے 20 اپریل 2013ء میں بڑھ کر جون 2013ء میں 6.38 فیصد ہو گیا۔ اس کے مقابلے میں معینہ امانتوں پر بوزن اوسط منافع دسمبر 2012ء میں 7.95 فیصد سے 61 اپریل 2013ء میں 7.34 فیصد ہو گیا۔
10 کارپوریٹ ریکرٹل بینکنگ کے محتاط ضوابط کے قاعدہ O-5 کے مطابق بیرونی کرنسی کسی بھی وقت بینک کی مقامی کرنسی امانتوں کے 20 فیصد سے متجاوز نہیں ہونی چاہیے۔
11 اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ 2013ء۔
12 2013ء کی پہلی ششماہی میں واپسی 2012ء کی پہلی ششماہی سے کم تھی۔

جدول 1.1: 2013ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ			
ارب روپے			
کل	نجی شعبہ	سرکاری شعبہ	
			پی ٹی ای ایس
(49.5)	(50.9)	1.3	
			بینی
27.9	27.3	0.6	
			زراعت کا کاروبار
11.6	1.5	10.2	
			یکمیکل اور ادویات
0.8	0.8	(0.0)	
			مالیات
24.4	24.6	(0.1)	
			سیمنٹ
(4.6)	(4.6)	-	
			جو تے اور چھرا
0.6	0.6	-	
			برقی آلات
(3.1)	(3.1)	-	
			ٹیکسٹائل
(18.1)	(18.1)	-	
			جس میں
-			
			اسپینگ
(25.5)	(25.5)	-	
			کپوزٹ
0.9	0.9	-	
			ویونگ
(2.5)	(2.5)	-	
			دیگر
15.1	(34.7)	49.8	
			کل
(22.0)	(83.7)	61.7	



جدول 1.2: 2013ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کا جزو وار بہاؤ			
ارب روپے			
کل	نجی شعبہ	سرکاری شعبہ	
			معینہ سرمایہ کاری
(19.3)	(24.8)	5.6	
			جاری سرمایہ
(101.4)	(107.5)	6.1	
			تجارتی مالکاری
7.1	14.5	(7.4)	
			اجناسی مالکاری
52.6	(6.3)	58.9	
			جس میں
-	-	-	
			گندم کی مالکاری
72.0	7.8	64.2	
			دیگر
15.7	15.8	(0.0)	
			کل
(45.1)	(108.3)	63.1	

ساختی مسائل نے قرضے کی طلب کو متاثر کیا۔۔۔
 ساختی مسائل خصوصاً توانائی کی کفایت فراہمی اور سلامتی کے مسائل نے کاروباری اداروں کو اپنی موزوں ترین سطح سے نیچے کام کرنے پر مجبور کیا جس کے نتیجے میں قرضے کی طلب بتدریج کم ہوتی گئی۔ بیشتر تقسیم ایسی تھی جس سے معمولی اور قلیل مدتی جاری سرمائے کی ضروریات پوری ہوئیں جبکہ غیر استعمال شدہ پیداواری استعداد اور معمولی کاروباری توسیع کی وجہ سے معینہ سرمایہ کاری کے قرضے برائے نام رہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناسی مالکاری کو چھوڑ کر زیادہ تر اجزا میں عموماً کمی دیکھی گئی (جدول 1.2)۔ تاہم تجارتی مالکاری کے قرضے میں معمولی بہتری مشاہدے میں آئی۔ بلند خطرہ قرض اور بینکوں کے محتاط رویے کی وجہ سے ایس ایم ای شعبے کو قرضوں کا زوال پذیر رجحان جاری رہا اور مزید 32 ارب روپے کمی ہوئی۔ صارفی مالکاری کو زیادہ تر 'ذاتی قرضوں' 13 اور گاڑیوں کی مالکاری کے اجزا میں تحریک ملی۔

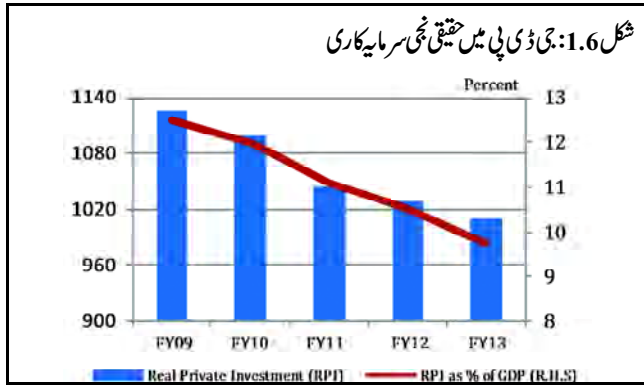
۔۔۔ جبکہ تشکیل سرمایہ ابھی سست رفتار تھی۔۔۔
 معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی کمی معیشت میں حقیقی نجی سرمایہ کاری میں کمی کی عکاس ہے جو مسلسل پانچویں برس جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے کم ہوئی اور 9.7 فیصد پر پہنچ گئی (شکل 1.6)۔ توقع ہے کہ مرکزی مسائل جن میں توانائی کا بحران اور امن و امان سرفہرست ہیں کو حل کرنے کی با معنی کوششوں سے معاشی سرگرمیوں میں دوبارہ جان پڑے گی اور نجی شعبے کو قرضے کی طلب بحال ہوگی۔

۔۔۔ اور توانائی کی پیداوار اور ترسیل کو رقوم کا بہاؤ

مدھم پڑا

تشویش کا ایک اور پہلو چند معاشی شعبوں میں قرضوں کا بڑھتا ہوا ارتکاز ہے خصوصاً شعبہ توانائی کی پیداوار اور ترسیل (پی ٹی ای ایس)۔ عام طور پر ٹیکسٹائل شعبہ قرضے سب سے زیادہ استعمال کرتا ہے، تاہم پچھلے چند برسوں میں خصوصاً 2012ء کے دوران پی ٹی ای ایس کو بینکوں کے قرضے کا اکتشاف خاصا بڑھا اور مجموعی قرضے جزدان کے 12.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم جون جولائی 2013ء میں حکومت نے بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تصفیہ کیا جس کے نتیجے میں پی ٹی ای ایس میں 50 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی اور قرضوں میں اس کا حصہ زیر جائزہ مدت کے دوران گھٹ کر 10.6 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ گردش قرضے کے تصفیے سے قلیل مدت میں توانائی کی رسد بہتر ہونے کی توقع ہے تاہم طویل مدتی نقطہ نظر سے ساختی مسائل کا تصفیہ ضروری ہے جس سے بینکوں کے پاس نجی شعبے کا قرضہ بڑھانے کے لیے مالکاری گنجائش پیدا ہوگی (بکس 1.1)۔

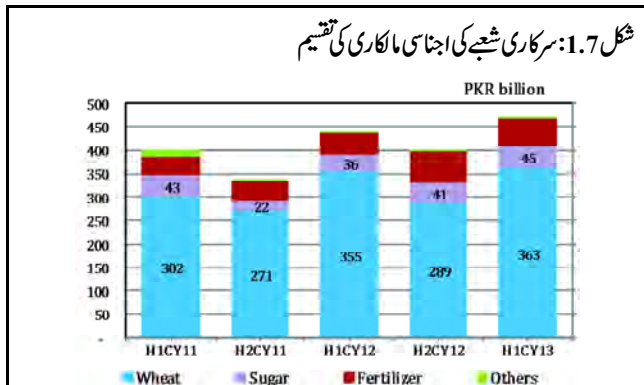
13 'ذاتی قرضے' کے جزی میں تیزی و سنج اہلیا نہیں اور زیادہ تر ایک بینک کی وجہ سے آئی ہے۔



جدول 1.3: حکومتی تسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کا ہماؤ

شش 1-13ء	شش 2-12ء	شش 1-12ء	شش 2-11ء	ارب روپے
87	604	27	321	ایم ٹی بی
109	138	38	198	پی آئی بی
23	42	(7)	118	دیگر
219	784	59	637	حکومتی تسکات میں مجموعی سرمایہ کاری
250	736	222	435	مجموعی سرمایہ کاری
88	106	26	147	حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری وکل سرمایہ کاری کا تناسب (فیصد)

چارچہ نہ ہونا، بہتر ہوتے ہوئے خالص سودی مارجن کے ساتھ مسلسل آمدنی، بڑھتی ہوئی لازمی شرح سیالیت کی اہل تسکات وغیرہ۔ دوسری طرف نجی شعبے کی سرگرمیوں کی تکمیل کے لیے کم رقم دستیاب تھیں۔ اس سے جدولی بینکوں کی بیلنس شیٹ کی تشکیل نو ہوئی ہے۔ حکومتی تسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کا مجموعی اثاثوں میں حصہ بڑھ کر جون 13ء میں 37 فیصد ہو گیا جبکہ جون 2008ء میں یہ 14 فیصد تھا۔



اجناسی مالکاری نئی بلندیوں پر پہنچ گئی۔۔۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، سرکاری شعبے کے اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے موسمی قرضہ سال کے دوران واحد نمایاں بہاؤ تھا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں خود تصفیاتی اجناسی مالکاری نئے نقطہ عروج پر پہنچ گئی (شکل 1.7)۔ امدادی قیمت میں اضافے کے باعث گندم کی مالکاری (مجموعی اجناسی مالکاری میں 77 فیصد حصہ) 26 فیصد بڑھ گئی جو بڑی حد تک گندم کی امدادی قیمت میں اضافے کے اعلان کا نتیجہ تھا جو ستمبر 12ء میں 1050 روپے فی 40 کلو سے بڑھ کر 1200 روپے فی 40 کلو ہو گئی۔ جب فروری 13ء میں ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان نے اضافی اسٹاک خرید تو چینی کے شعبے کو مالکاری بڑھی 14 جبکہ کھاد کے لیے مالکاری کھاد کے اسٹاک کی موسمی آف لوڈنگ کی وجہ سے کم ہو گئی۔¹⁵

حکومتی پیپرز میں سرمایہ کاری کسی قدر سست ہوئی۔۔۔

مالیاتی اخراجات کی زیادتی¹⁶ کی وجہ سے حکومت کے عدیم النظیر اور ختم نہ ہونے والی مالی ضروریات گذشتہ چند برسوں کے دوران زیادہ تر جدولی بینکوں کے ذریعے پوری ہوئیں (جدول 1.3)۔ متعدد دفواند کی بنا پر حکومتی پیپرز میں بینکوں کی سرمایہ کاری بلند رہی یعنی صفر خطرہ قرض، ملکی ریاستی قرض پر کوئی کیپٹل

2013ء کی پہلی ششماہی میں بھی بینکوں نے حکومتی تسکات میں مزید 219 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی۔ ان سرمایہ کاریوں کے جزوار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مارکیٹ ٹریڈری بل سے زیادہ پاکستان سرمایہ کاری بانڈ کی خریداری ہوئی۔ اس کی وجہ شاید بینکوں کی اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں مرحلہ وار کمی کے تناسب سے شرح سود گرنے کی توقع نیز حکومت کی اپنا خسارہ قلیل مدتی رقم سے پورا کرنے کی خواہش میں کمی تھی تاکہ بار بار اجرائے ثانی سے بچا جاسکے۔

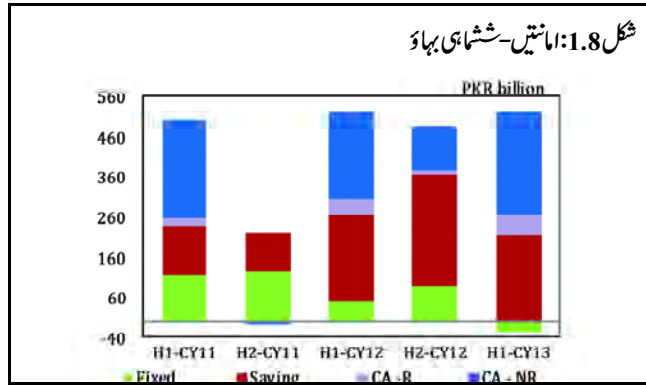
نظام کی مالی ضروریات امانتوں سے پوری ہوئیں

امانتوں کی مجموعی اساس میں 6.23 فیصد (455 ارب روپے) کی مستحکم نمودرج کی گئی جو تمام صارفین امانتوں (497 ارب روپے) کی وجہ سے ہوئی جبکہ مالی اداروں کی امانتیں 13

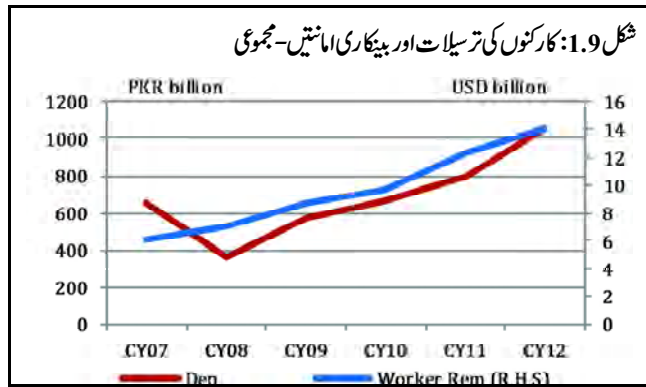
14 مارچ 2013ء میں ٹی بی کی اجناسی مالکاری کا اسٹاک 50 ارب روپے تھا جو اسٹاک کی ٹی بی کی جانب سے آف لوڈنگ کے سبب جون 13ء میں کم ہو کر 45 ارب روپے رہ گیا اور ستمبر 13ء میں مزید گر کر 40 ارب روپے ہو گیا۔

15 کھاد کی مالکاری کا موسمی نقطہ عروج کیلنڈر سال کی آخری سہ ماہی میں آتا ہے جس کی وجہ حکومت کی جانب سے بیج کی فصلوں (خصوصاً گندم) کی کٹائی کے لیے دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے کھاد کی درآمد ہے۔

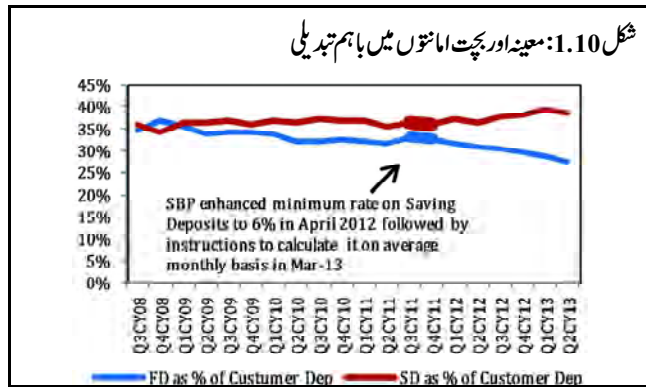
16 گذشتہ چند برسوں میں ٹی بی عوامی بھاری مالیاتی خسارے کا سبب بنے جن میں ٹیکس وصولی کی کم نموبیرونی قوم کی آمد ختم اور غیر یقینی ہونا عمومی زراعت بالخصوص بجلی پر، اور ٹی بی ایس کے نقصانات شامل ہیں۔



فیصد (42 ارب روپے) کم ہو گئیں۔ صارفی امانتوں کی ہیئت ترکیبی سے کچھ مختلف انداز کا انکشاف ہوتا ہے (شکل 1.8)۔ مثال کے طور پر اگرچہ کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ امانتوں کی نمو امانتوں کی مجموعی نمو سے زیادہ تھی تاہم معینہ امانتیں، جن کی نمو پچھلے دو برسوں میں گھٹی تھی، 2013ء کی پہلی ششماہی میں 1.3 فیصد (26 ارب روپے) کم ہو گئیں۔



حالیہ برسوں میں کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ کی امانتوں کی نمونگی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے: (الف) اپریل 2012ء میں اسٹیٹ بینک نے بچت امانتوں پر کم از کم شرح کی بالائی حد بڑھا کر 6 فیصد کر دی جسے ان ہدایات سے مزید تقویت ملی کہ یہ شرح ماہانہ اوسط بیلینس 17 پر نکالی جائے جس سے بچت امانتوں پر حقیقی منافع بڑھ گیا، (ب) حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے ذریعے خطرے سے پاک معقول منافع حاصل کرنے کے لیے بینکوں کی اضافی امانتیں حاصل کرنے کی مربوط کوششیں 18، اور (ج) ترسیلات زر کی بھرپور ماہانہ آمد وغیرہ (شکل 1.9)۔



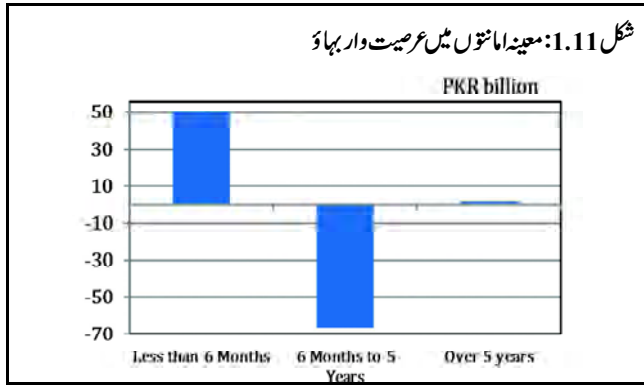
اسٹیٹ بینک کی جانب سے بچت امانتوں پر کم از کم شرح بڑھانے سے معینہ امانتوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ قومی بچت اسکیموں (معینہ امانتوں کا قریب ترین متبادل) میں لگائی گئی رقم میں اضافہ جاری رہا۔ معینہ اور بچت امانتوں میں نمو کا یہ مخالف انداز اور اس کے ہمراہ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے مسلسل رقم کی آمد غالباً یہ ظاہر کرتا ہے کہ معینہ امانتوں کی جگہ کسی حد تک یا تو زیادہ سیال بچت امانتوں نے لی یا بہتر یافت کی حامل قومی بچت اسکیموں نے لی (شکل 1.10)۔

تاہم معینہ امانتوں میں مجموعی کمی کے باوجود بہاؤ کے عرصیت و اعداد و شمار سے قلیل مدتی معینہ امانتوں (6 ماہ یا اس سے کم عرصیت) میں نمو ظاہر ہوتی ہے جبکہ معینہ امانتوں میں تیزی سے کمی کا اظہار ہوتا ہے (شکل 1.11)۔ معلوم ہوتا ہے کہ بینکوں نے قلیل مدتی اور لین دین کی امانتوں (کرنٹ اور سیونگ) کے ذریعے فنڈز کی لاگت کا انتظام کرنے پر توجہ مرکوز رکھی تاکہ کم از کم شرح بچت میں اضافے کے اثر کو کم سے کم کیا جاسکے۔

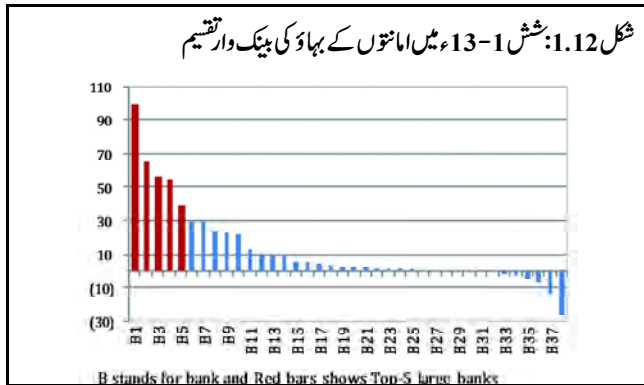
معلوم ہوتا ہے کہ امانتوں کی نمو زیادہ تر بڑے بینکوں تک محدود رہی۔ خاص طور پر بینکاری نظام کے اثاثوں میں 54 فیصد حصہ رکھنے والے پانچ بڑے بینک بینکاری نظام کی امانتوں کی مجموعی نمو میں 69 فیصد کا باعث بنے۔ بعض درمیانے اور چھوٹے سائز کے بینکوں کی امانتوں کی اساس میں کمی دیکھی گئی (شکل 1.12)۔

17 یہ دیکھا گیا کہ بینکوں کی بڑی تعداد بچت امانتوں کے کم از کم ماہانہ بیلینس پر کم سے کم مقررہ شرح ادا کر رہی تھی۔ اسٹیٹ بینک نے (دیکھنے کی پی آر ڈی کا سرکل نمبر 1، بتاریخ 15 مارچ 2013ء) امانت گزاروں کے مفاد کا تحفظ کرنے کے لیے اوسط ماہانہ بیلینس پر کم از کم 6 فیصد شرح ادا کرنے کی ہدایت کی۔

18 زیادہ تر قومی معینہ امانتوں کے بجائے قلیل عرصیتوں (3، 6 اور 12 ماہ) کے اہم فی بیلیس لگائی گئیں۔

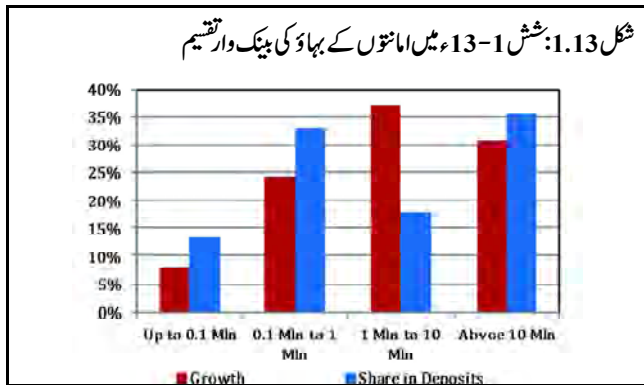


سائز کے لحاظ سے امانتوں کی تفصیلات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حصے کے مقابلے میں نمونوں میں امانتوں کا کردار غیر متوازن ہے۔ 1-10 ملین روپے کی حدود میں آنے والی امانتیں، جن کا امانتوں کی اساس میں صرف 17.9 فیصد حصہ تھا، امانتوں کی نمو میں 37 فیصد اضافے کا سبب بنیں۔ اس کے برعکس دیگر امانتوں کے بلحاظ سائز اجزا امانتوں کی مجموعی اساس میں اپنے اپنے حصوں کے مقابلے میں کم اضافے کا باعث بنے (شکل 1.13)۔ نمونوں میں اس غیر متوازن کردار کی وجہی امانتوں کے علاوہ امانتوں اجزا کے سائز کے اندر امانتوں کی منتقلی ہو سکتی ہے۔

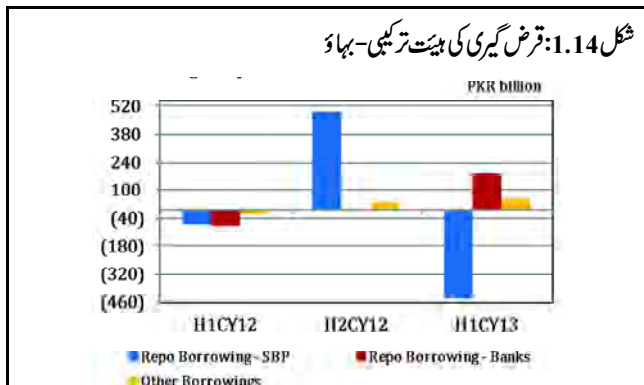


حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کم ہوئی تو بینکوں کی قرض گیری سکتا گئی۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں نے مالی اداروں کے 201 ارب روپے کے خالص قرضے واپس کیے خصوصاً اسٹیٹ بینک کے (شکل 1.14)۔ یہ کی امانتوں کی مستحکم نمو کے باعث بینکوں کے بہتر خاکہ سیالیت، جون 2013ء میں نقد سمیت گردش کرنے کے تصفیے، نجی شعبے کے قرضوں کی خالص واپسی اور بینک قرضوں پر وفاقی حکومت کے انحصار میں اعتدال آنے کی بنا پر ہوئی۔



ہفتہ وار اعداد و شمار¹⁹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2013ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قرض گیری جنوری تا جون 2013ء کی ہفتہ وار اوسط سے کم رہی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے ابتدائی مہینوں میں اسٹیٹ بینک نے سیالیت کا دباؤ کم کرنے اور نظام ادائیگی کو ہموار طور پر چلنے میں مدد دینے کے لیے مارکیٹ میں سیالیت کا ادخال کیا۔ تاہم اسٹیٹ بینک نے دوسری سہ ماہی میں یہ ادخالات کم کر دیے جس کا سبب کئی عوامل تھے جیسے (الف) وسط مدتی گرانی کی توقعات کو کم کرنا اور (ب) روپے پر منافع کے ذریعے گرتے ہوئے روپے کو سہارا دینا۔²⁰



2013ء کی پہلی ششماہی کی بچت کردہ آمدنی کے طفیل شعبہ بینکاری کی ایکویٹی اساس 2.3 فیصد کی معتدل شرح (جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں 3.1 فیصد تھی) سے بڑھی۔ سست نمو کا سبب 2013ء کے سالانہ عمومی اجلاسوں میں اعلان کردہ منافع منقسمہ اور زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کا کمایا ہوا کم نفع معلوم ہوتا ہے۔

¹⁹ چونکہ مالی اداروں سے قرض گیری نوعیت کے لحاظ سے عارضی ہوتی ہے اس لیے زیادہ جلد آنے والے اعداد و شمار (مثلاً ہفتہ وار) سے رقوم کے بہاؤ کے رجحان کی بہتر تصویر سامنے آتی ہے۔
²⁰ دیکھئے زری پالیسی بیان، ستمبر 2013ء۔

بکس 1.1: شعبہ توانائی میں بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تصفیہ



توانائی کی فراہمی میں کمی کی وجہ سے کاروباری ادارے عرصے تک اپنی موزوں ترین سطح سے کم پر کام کرتے رہے جس کے نتیجے میں طویل مدتی فنڈز کی طلب گر گئی۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران زیادہ تر قرضہ موسمی اور قلیل مدتی جاری سرمائے کی ضروریات کے سلسلے میں دیا گیا جبکہ معینہ سرمایہ کاری کے لیے قرضے کا بہاؤ سست رہا۔ دسمبر 2010ء سے جون 2014ء کے درمیان اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 500 بی پی ایس کٹوتی کی بنا پر قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود (WALR) میں 400 بی پی ایس کمی کے باوجود قرضوں کی طلب جا رہی۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرض کی کم طلب کا بنیادی سبب قرض گیری کی لاگت نہیں تھی بلکہ متعدد مسائل نے نجی شعبے کے قرضوں کو روک رکھا جن میں توانائی کا مسلسل بحران شامل ہے۔

توانائی کے مسلسل اور شدید بحران کا ایک اہم ضمنی نتیجہ بڑھتا ہوا بین الادارہ جاتی گردش قرضہ ہے جس کے باعث بینکوں کے قرضے شعبہ توانائی کی پیداوار اور ترسیل (بی پی ای ایس) میں مرکز ہو گئے۔ مالکاری کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پی ٹی ای ایس کو بینکوں کے قرضے ستمبر 08ء میں 7.2 فیصد سے بڑھ کر مارچ 13ء میں 12.3 فیصد یعنی 512 ارب روپے تک پہنچ گئے (شکل ب 1.1)۔

حکومت نے شعبہ توانائی کے مسائل حل کرنے کے لیے جون تا جولائی 2013ء میں بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تصفیہ کیا۔ آخری 2013ء میں مجموعی واجب الادا رقم 502 ارب روپے تھی جس میں سے آخر جون 2013ء میں 342 ارب روپے کا تصفیہ کیا گیا۔¹ یہ تصفیہ نقد ادائیگیوں، پی ٹی ای بیز اور حکومت کو پی ٹی ای ایس میں اپنی حصہ داری کی بنا پر ملنے والے تطبیقی رقم منقسمہ کے ذریعے کیا گیا (جدول ب 1.1)۔

مندرجہ بالا تہذیبوں کی وجہ سے پی ٹی ای ایس کے قرضے جون 13ء میں 69 ارب گھٹ کر 443 ارب روپے ہو گئے۔ نتیجتاً پی ٹی ای ایس میں بینکوں کا مجموعی ارتکاز بھی جون 13ء میں گھٹ کر 10.6 فیصد ہو گیا جبکہ مارچ 13ء میں 12.3 فیصد تھا جس میں زیادہ تر واپسی بڑے نجی شعبے کے بینکوں میں ہوئی۔

ارپ روپے	نقد آئی بی بیز
161.23	56.31
23.36	پی آئی بی ایوی ڈی سی ایل
81.33	پی آئی بی پی پی ایل
	پی ایس او
33.21	جس میں
48.12	نقد
19.71	پی آئی بیز
341.96	از حکومت پاکستان
	کل

* آخر جون 2013ء تک

اگرچہ گردش قرضے کا تصفیہ مثبت پیش رفت ہے اور متوقع طور پر توانائی کی فراہمی میں بہتری لائے گا تاہم فی الوقت اسے ایک قلیل مدتی حل سمجھا جاسکتا ہے۔ 2011ء اور 2012ء میں بھی اسی طرح کے اقدامات کیے گئے تھے۔ تاہم صارفین کی نابدہنگی کی بلند شرح اور دیگر ساختی کمزوریوں کی بنا پر گردش قرضہ صحیح ہوتا رہا۔ یہ ساختی مسائل ترسیل و تقسیم کے بے حد نا کارہ نظام، بلند پیداواری لاگت، بجلی کی چوری، زراعت وغیرہ کے گرد گھومتے ہیں۔ مزید گردش قرضے کو جمع ہونے اور اس مالکاری کو بینکوں کی ہینلس شیٹ پر مرکز ہونے سے روکنے کے لیے حکومت کو تقسیم اور وصولی کا طریقہ کار² بہتر بنانے کے لیے مربوط کوششیں کرنا ہوں گی جس سے بینکوں کے لیے مالکاری کی گنجائش پیدا ہوگی اور وہ نجی شعبے کو قرض کی فراہمی بڑھا سکیں گے۔

1 جولائی 2013ء میں بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کی قابل وصولی رقم کے عوض قابل ادائیگی رقم کے تصفیے کے ذریعے 138.2 ارب روپے بچتائے گئے۔ گردش قرضے کے بقیہ 23 ارب روپے (502 ارب روپے میں سے) سپریم کورٹ میں آئی بی بیز کے دائرہ مقدمت کی وجہ سے روک لیے گئے۔

2 حکومت پاکستان نے جولائی 2013ء میں ایک قومی توانائی پالیسی (18-2013ء) تشکیل دی جس کا بہت انتظار تھا۔ اس پالیسی میں بہتری کے لیے کئی پہلوؤں کو مدد بنا یا گیا ہے جن میں زراعت کا مرحلہ وار خاتمہ، سرکاری پاور پلانٹس اور ڈسکوز کی نجکاری، بجلی کی پیداوار کی لاگت گھٹانا مختلف متعلقہ اداروں اور روزانہ کی تشکیل اور علاقائی ترسیل اور پاور ڈریڈنگ سسٹم کی تشکیل شامل ہیں۔

2 شعبہ بینکاری کے خطرے کا تجزیہ

2013ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری شعبے کا اثاثہ جاتی معیار تھوڑا بگڑ گیا۔ غیر فعال قرضوں میں معمولی اضافے کے ہمراہ قرض گاری جزدان میں ذرا سی کمی نے انفیکشن تناسب کو بڑھا دیا، گو کہ تموینی کوریج اور سرمایہ جاتی ضرر کے تناسبات بہتر ہوئے۔ شعبہ بینکاری کے فنڈ پر مبنی خاکہ سیالیت مستحکم رہا گو کہ مارکیٹ کی سیالیت دباؤ میں رہی جس سے بین الینک شرح ہائے قرض گاری شرح سود کوریڈور کی بالائی حد کے قریب رہیں۔ قرض گیری میں کمی کے نتیجے میں امانتوں کی مسلسل نمو فنڈ پر مبنی سیالیت کا واحد سہارا بن گئی۔ بینکاری نظام کا منڈی کا خاکہ خطر مقامی معاشی ماحول کی غیر یقینی کیفیت اور بیرونی صورتحال میں جاری دباؤ کے باوجود قابو میں رہا۔

خطرہ قرض

موسمی اجناس ماکاری کا مستقل بڑھتا ہوا رجحان، شعبہ توانائی کے قرضوں کی خاصی رقم کی واپسی، غیر فعال قرضوں کی بحالی اور صارفی جز کی کچھ نمو 2013ء کی پہلی ششماہی کے نمایاں خواص تھے (شکل 2.1)۔ اس شعبے میں نجی قرضے کے بہاؤ میں بدستور جمود رہا جبکہ متاثرہ جزدان کا اسٹاک بھی بلند تھا جو زیر جائزہ مدت کے دوران تھوڑا اڑھ گیا۔

خطرہ قرض بہ وزن اثاثہ کم ہوئے۔۔۔

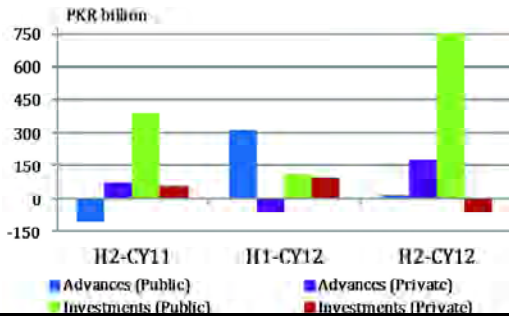
2013ء کی پہلی ششماہی میں خطرہ قرض بہ وزن اثاثہ 0.4 فیصد کم ہوئے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں یہ کمی نجی شعبے میں فنڈ پر مبنی اکتشاف میں 2.4 فیصد کمی سے منسوب کی جاسکتی ہے (شکل 2.2)۔ تاہم بیلنس شیٹ سے الگ اثاثہ 3.5 فیصد بڑھے جس کی بنا پر بیلنس شیٹ سے الگ خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں 6.1 فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ بیلنس شیٹ سے الگ اثاثوں کے اندر مشروط واجبات میں 8.9 فیصد اضافہ اس نمو کا بڑا سبب تھا۔

کئی عوامل انفیکشن تناسب میں نامیہ اضافے کا

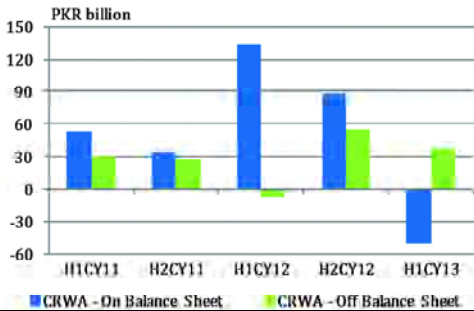
باعث بنے۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی میں اثاثہ جاتی معیار میں معمولی اگاڑ دیکھا گیا کیونکہ غیر فعال قرضے 1.5 فیصد بڑھ کر 616 ارب روپے تک پہنچ گئے (سال بسال 3 فیصد کمی)۔ اس کے ہمراہ قرضوں میں معمولی کمی نے انفیکشن تناسب کو 26 بی پی ایس بڑھا کر 14.8 فیصد تک پہنچا دیا (شکل 2.3)۔ غیر فعال قرضوں کے ذرائع کا تجزیہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں کی جانے والی کچھ وصولیاں تھوڑی کم تھیں (2012ء کی پہلی ششماہی سے ایک فیصد کم) جس سے غیر فعال قرضوں میں بہت تھوڑا سا اضافہ ہوا (شکل 2.4)۔

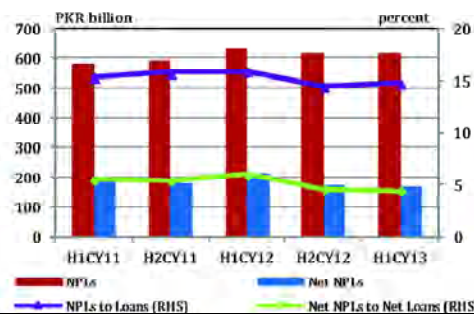
شکل 2.1: سرکاری و نجی شعبے کے قرض کا بہاؤ (ارب روپے)



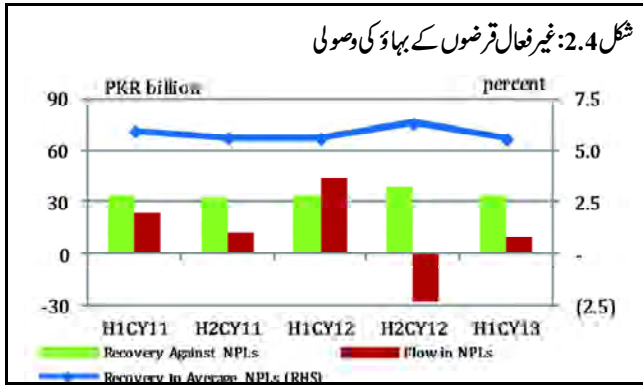
شکل 2.2: خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں بہاؤ



شکل 2.3: غیر فعال قرضے

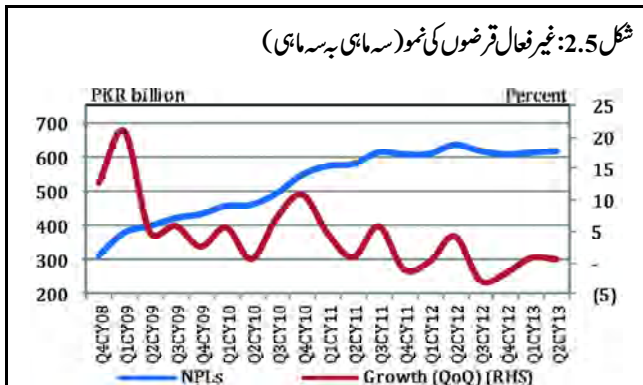


شکل 2.4: غیر فعال قرضوں کے بہاؤ کی وصولی



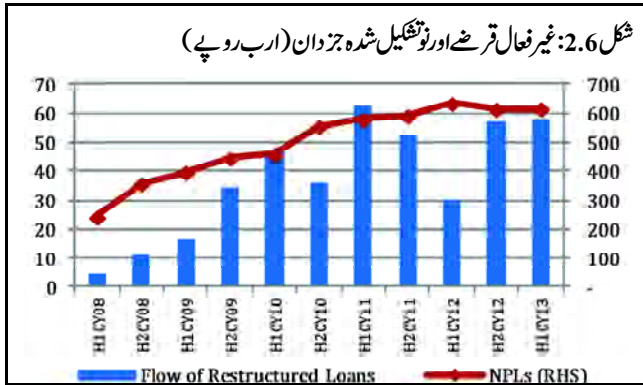
متاثرہ جزدان کے جمع ہونے کا عمل حالیہ دور میں کم ہوا (شکل 2.5)۔ یہ سبب رفقاری انفیکشن کے مجموعی تناسب پر مثبت طور پر اثر انداز ہوئی۔ مجموعی (خالص) انفیکشن تناسب میں مسلسل کمی ہوئی جو ستمبر 11ء میں 16.7 (6.4) فیصد سے گھٹ کر جون 13ء میں 14.8 (4.4) فیصد ہو گیا۔ تموینی کوریج تناسب بھی بہتر ہوا کیونکہ جزوی کفایت شدہ (provided) غیر فعال قرضے مکمل کفایت شدہ کے زمرے میں منتقل ہوئے۔ 21 قرضے کے کم ہوتے ہوئے بہاؤ کے ساتھ بینکوں کی مجموعی آمدنی میں غیر فعال قرضوں کا تناسب کم ہوا۔ جون 13ء میں تموینی چارج گھٹ کر مجموعی آمدنی کے 7.8 فیصد پر آ گیا جو 2007ء سے 2011ء میں مسلسل 10 فیصد سے اوپر رہا تھا (دیکھئے باکس 2.1)۔

شکل 2.5: غیر فعال قرضوں کی نمو (سہ ماہی بہ سہ ماہی)



پچھلے چند برسوں میں غیر فعال قرضوں کا تصفیہ کرنے کی کوشش میں بینکوں نے قرض جزدان خصوصاً کارپوریٹ قرض گیروں کی کامیابی سے تشکیل نو کی۔ اس سے بینکوں کو غیر فعال قرضوں کا بہاؤ گھٹانے میں مدد ملی اور اس امر کو یقینی بنایا جا سکا کہ کارپوریٹ کا عمل جاری رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے رجحان کے مطابق 2013ء کی پہلی ششماہی میں غیر فعال قرضوں کی بڑی رقم کی تشکیل نو کی گئی جس سے ان قرضوں کی شرح نمو کم کرنے میں مدد ملی (شکل 2.6)۔

شکل 2.6: غیر فعال قرضے اور نو تشکیل شدہ جزدان (ارب روپے)



مزید برآں مختلف زمروں میں بہاؤ پر نظر ڈالنے سے انکشاف ہوتا ہے کہ ان تشکیل نو شدہ قرضوں کی اکثریت کا تعلق مشکوک قرضوں کے زمرے سے ہے کیونکہ بقیہ تین زمروں میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مثبت بہاؤ ظاہر ہوا (شکل 2.7)۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ او اے ای ایم (Other Assets Especially Mentioned) کے زمرے میں زرعی شعبے کی وجہ سے اضافہ دکھائی دیا جہاں موسمی عوامل نیز بعض دیگر وقتی عوامل نے کردار ادا کیا جیسے بہت زیادہ بارش اور بعض علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جانا۔

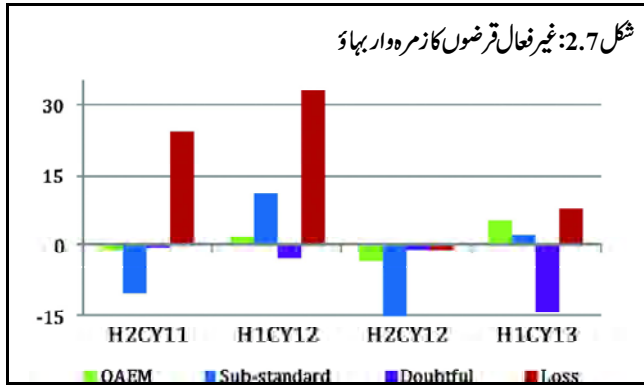
قیمت فروخت لازم کا فائدہ کم ہونا شروع ہوا تو تموینی شرائط بڑھ گئیں۔۔۔

جب غیر فعال قرضے تھوڑے سے بڑھے تو تموین کی مقررہ سطح خاصی بڑھ گئی جس کا سبب تقسیم بندی کے مختلف زمروں کے اندر باہم تبدیلیاں اور قیمت فروخت لازم کا فائدہ کم ہونا تھا۔ صارفی مالکاری جزدان کے لیے بینکوں کے تخلیق کردہ عمومی ذخائر کے باعث بینکوں نے تموین کو مقررہ سطح کے لگ بھگ 104 فیصد تک رکھا۔ 22 مخصوص تموین میں اضافے سے تموینی کوریج 2013ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 73.2 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 71.5 فیصد تھا۔ نتیجتاً خالص انفیکشن 20 بی پی ایس گھٹ کر 4.4 فیصد ہو گئی

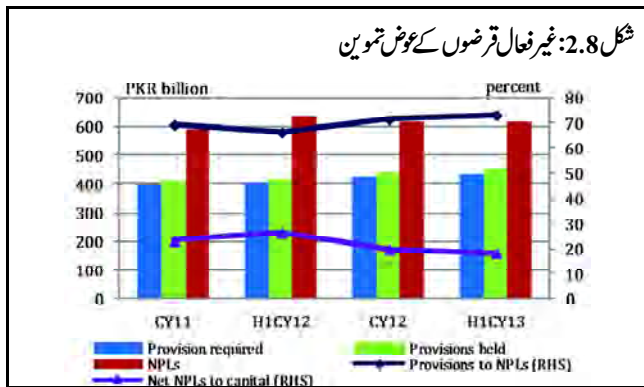
21 کارپوریٹ کے محتاطیہ ضوابط کے ضابطہ R-8 کے مطابق غیر فعال قرضوں کو تین زمروں میں بانٹا جاتا ہے یعنی غیر معیاری (90 دن سے واجب الادا، 25 فیصد تموین درکار)، مشکوک (180 دن سے واجب الادا، 50 فیصد تموین درکار) اور نقصان (ایک سال یا زائد سے واجب الادا، 100 فیصد تموین درکار)۔

22 جب بینک مختلف محتاطیہ ضوابط کے تحت عمومی تموین پیدا کرتے ہیں تو مجموعی تموین درکار تموین سے تجاوز ہو جاتی ہے خصوصاً صارفی مالکاری جزدان کے لیے، بینکوں کو صارفی مالکاری کی معاشی گردش نوعمیت سے منسلک خطرات سے تحفظ دینے کی خاطر۔ صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کے ضابطہ R-4 کے مطابق بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ کاملاً محفوظ (fully secured) صارفی جزدان کے کم از کم 1.5 فیصد کے مساوی اور غیر محفوظ (unsecured) صارفی جزدان کے 5 فیصد کے مساوی عمومی ذخائر برقرار رکھیں۔

23 یہ 2010ء کی پہلی ششماہی سے اب تک کوریج کا بلند ترین تناسب ہے۔



جبکہ سرمایہ جاتی ضرر جس کا اظہار خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کے تناسب سے کیا جاتا ہے 107 بی پی ایس گھٹ کر 18.3 فیصد ہو گیا (شکل 2.8)۔

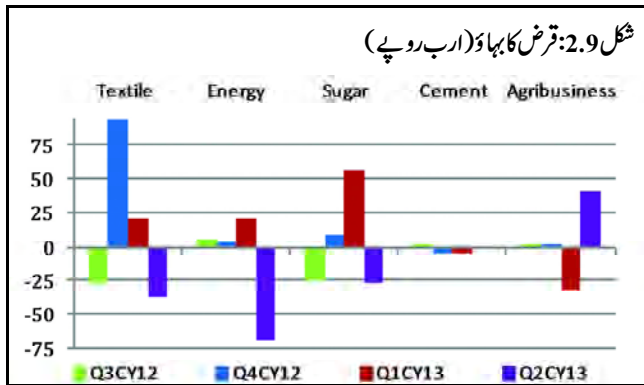


انفیکشن تمام زمروں میں بڑھی۔۔۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی انفیکشن تناسب تمام زمروں کے بینکوں میں بڑھا سوائے بیرونی بینکوں کے۔ مقامی نجی بینکوں میں انفیکشن بڑھنے کی بنیادی وجہ سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کے ایشیا ساز اداروں کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ تھا۔ اثاثوں کے حجم کے لحاظ سے بینکوں کی اکثریت کے انفیکشن تناسب میں بگاڑ آیا۔ تاہم درمیانے حجم کے بینکوں، جن کا درجہ 6 سے 10 کے درمیان ہے، کے متاثرہ جزو انوں میں خاصی کمی آئی کیونکہ ان کے کارپوریٹ قرض گیروں سے رقم کی وصولی میں بہتری آئی (جدول 2.1)۔

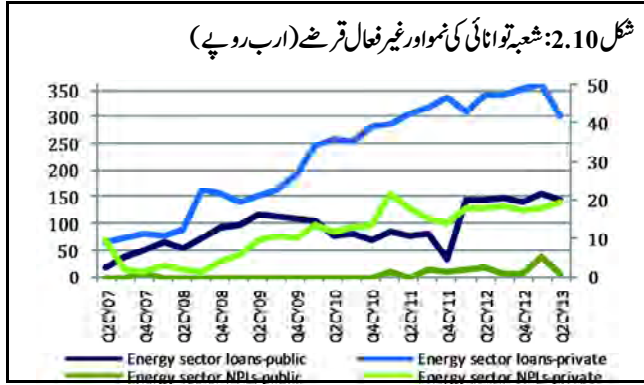
جدول 2.1: ایشیا جاتی معیار لحاظ بینک زمرہ

پہلی ششماہی 2013ء	2012ء	
خالص غیر فعال قرضے بر نسبت سرمایہ	خالص انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب
31	65.2	6.7
13.7	77.8	3.3
0.7	95.9	0.5
16.7	74.5	4.1
100.1	53.2	17.2
18.3	73.2	4.4

ٹیکسٹائل اور بجلی کے شعبوں میں بلند ارتکاز دکھائی دیا۔۔۔ کپاس اور گنے کی مصنوعات کی موٹی نوعیت کی وجہ سے ان شعبوں کو ماکاری میں بالترتیب 2012ء کی چوتھی سہ ماہی اور 2013ء کی پہلی ششماہی میں نمو ظاہر ہوئی جبکہ 2013ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں قرض گاری میں کمی دیکھی گئی (شکل 2.9)۔ مروجہ انداز کے مطابق ٹیکسٹائل صنعت کا واجب الادا اکتشاف 2.5 فیصد کم ہو گیا جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں 7.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم صنعت کا سب سے بڑا شعبے ہونے کے ناتے ارتکاز کے مسائل مزید شدید ہوئے کیونکہ اس کا کلاسیفائیڈ جزو ان 2013ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 30.7 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 29.6 فیصد تھا۔ اگرچہ توانائی کی پیداوار و ترسیل کے شعبے میں ارتکاز سے متعلق مسائل اہم رہے تاہم اس شعبے کا انفیکشن تناسب کلاسیفائیڈ قرضے بڑھنے کی بنا پر زیادہ تر نجی شعبے میں ابتر ہوا (شکل 2.10)۔



ایس ایم ای جزو ان پھر گر گیا۔۔۔ قرضوں کی سرگرمی میں بحیثیت مجموعی رکاوٹ کی وجہ سے ایس ایم ای جزو ان بھی اسی راستے پر چلا اور اس میں 11.7 فیصد کمی آئی۔ یوں بینکاری صنعت کے کل واجب الادا قرضوں میں اس کا حصہ گھٹ کر 5.8 فیصد رہ گیا (جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 6.6 فیصد تھا)۔ ٹیکسٹائل اور چینی کے شعبوں میں، جن کے ایس ایم ایز سے براہ راست رابطے ہیں یا بعض ایس ایم ایز کی نمائندگی کرتے ہیں، خالص واپسی ہوئی۔ نتیجتاً ایس ایم ایز سے قرضوں کی طلب بھی کم ہو گئی اور اس شعبے کے غیر فعال قرضے بڑھ گئے۔ چنانچہ ایس ایم ای شعبے میں



انفیکشن تناسب جو پہلے ہی بلند ترین تھا مزید 230 بی پی ایس بڑھ کر 36.9 فیصد ہو گیا (شکل 2.11)۔

--- جبکہ صارفی جز کی نمو ممکنہ احیا کا اشارہ دے رہی تھی قرض گاری جزدان میں مجموعی سکڑاؤ کے برخلاف صارفی مالکاری میں بتدریج بہتری دیکھنے میں آئی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران صارفی مالکاری 4.9 فیصد بڑھ کر 262 ارب روپے ہو گئی۔ مختلف زمروں کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گاڑیوں کے اور ذاتی قرضے اس نمو کا بنیادی سبب تھے (جدول 2.2)۔ صارفی جزدان کی نمو اور غیر فعال قرضوں میں کمی کی وجہ سے مجموعی انفیکشن تناسب کم ہو کر 15.56 فیصد رہ گیا۔

جدول 2.2: صارفی مالکاری میں غیر فعال قرضوں کا تناسب (صرف نجی شعبہ)

انفیکشن تناسب	حصہ		انفیکشن تناسب	
	شش 1-13ء	2012ء		شش 1-13ء
کریڈٹ کارڈ	16.41	21.52	8.35	9.25
گاڑیوں کے قرضے	8.56	10.26	19.50	18.12
صارفی پائیدار	68.34	71.65	0.04	0.05
مارجیج قرضے	31.10	31.38	19.76	21.17
دیگر ذاتی قرضے	12.13	13.50	52.35	51.40
کل	15.56	17.47	100.00	100.00

خطرہ سیالیت

شعبہ بینکاری کا خاکہ سیالیت 2013ء کی پہلی ششماہی میں مستحکم رہا کیونکہ بینکوں نے خطرے سے پاک حکومتی تمسکات کا اسٹاک مزید بڑھا لیا۔ اسٹیٹ بینک پر حکومت کا اپنی مالیاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے انحصار بڑھنے اور نجی شعبے کو قرضے کا بہاؤ گھٹنے کے باعث بینکوں نے اسٹیٹ بینک سے محفوظ قرضوں کی خالص واپسی کی جبکہ امانتوں کی مناسب نمو سے ان کی بیشتر فنڈنگ ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ تاہم زرمبادلہ کے خالی ہوتے ہوئے ذخائر اور حکومتی قرض گیری کے ناقابل پیش گوئی رویے کی وجہ سے مارکیٹ میں سیالیت پر دباؤ نے شبیہ رپورٹ کو شرح سود کو ریڈور کی بالائی حد کے قریب رکھا۔ مارکیٹ کی محدود سیالیت کے باوجود زیر جائزہ مدت میں فنڈ پر مبنی بڑھتی ہوئی سیالیت نے شعبہ بینکاری کے سیالیت کے اظہار پر بہتر بنا دیے۔

بازار کی سیالیت: اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ میں اپنا اثر

بتدریج گھٹایا۔۔۔

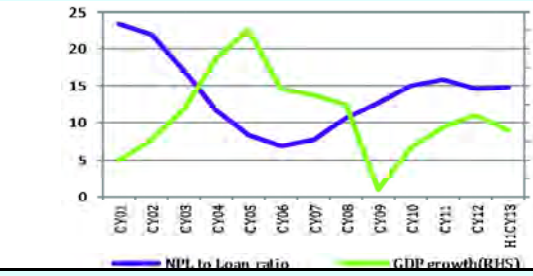
زیر جائزہ مدت میں اسٹیٹ بینک نے شرح مبادلہ کے استحکام کو سنبھالنے اور زر کی اضافی رسد کو قابو میں رکھنے کے لیے شرح سود کو ریڈور کو 50 بی پی ایس کم کرنے سمیت کئی اقدامات کیے۔ ان اقدامات سے شرح مبادلہ کی کمی کو محدود کرنے میں مدد ملی تاہم بھاری اعانت میزانیہ کی قرض گیری کی وجہ سے دوسرا مقصد پورا نہ ہو سکا۔ اس دوران بازار زر کے سودوں میں بتدریج کمی کے باعث بینکوں نے قلیل مدتی سیالیت کی ضروریات

باکس 2.1: ذاتی معیار

گنجلی دہائی کے دوران دشوار معاشرتی و سیاسی حالات بہت معاشی نمو کی وجہ سے بینکاری نظام کا اثاثہ جاتی معیار کم ہوا۔ متعدد رجسٹرڈ بینکوں کے متاثرہ جزدان کی نمو پر اثر انداز ہوئے جن میں جی ڈی پی کا کم ہونا، بجلی کی مسلسل قلت، اس واماں کے مسائل، 2010ء اور 2011ء میں غیر معمولی طور پر شدید سیلاب اور طوفانی بارشوں کی وجہ سے تباہی اور زبردست غیر فعال قرضوں کے حوالے سے فیصلوں کی سرت رفتار شامل ہیں (شکل ب 1)۔ نتیجتاً غیر فعال قرضے 2007ء میں 218 ارب روپے سے بڑھ کر جون 12ء میں 635 ارب روپے تک جا پہنچے۔ تاہم بعد میں غیر فعال قرضے کم ہوئے اور جون 13ء میں 616 ارب روپے ہو گئے۔ غیر فعال قرضوں میں کمی کی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

☆ چونکہ قرضے کا بہاؤ گذشتہ چند برسوں میں کم رہا ہے بینکوں کی توجہ موجودہ قرض جزدان کو سنبھالنے پر مرکوز رہی جس سے انہیں نے غیر فعال قرضوں کا بہاؤ روکنے میں مدد ملی۔

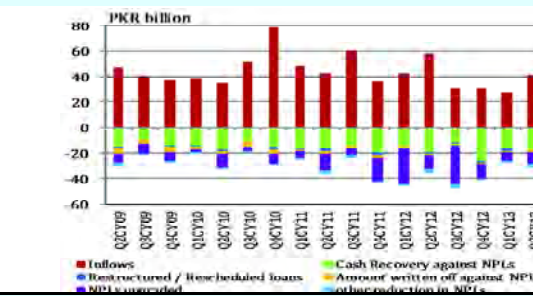
شکل ب 1: جی ڈی پی نمو اور غیر فعال قرضہ جات وکل قرض کا تناسب (فیصد)



☆ اسٹیٹ بینک نے اپنے ضوابط کو بہتر بنایا اور غیر فعال قرضوں کے عوض رکھی ہوئی ضمانت پر قیمت فروخت لازم کا فائدہ بڑھا دیا۔ اس کا واضح نتیجہ کا سینفا نیڈ جزدان پر تو بی چارج کم ہو جانا تھا جس کے باعث آمدنی بہتر ہوئی۔ تاہم اس فائدے کی اجازت دیتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے منافع مضمصر کی تقسیم کے لیے قیمت فروخت لازم کے فائدے کے استعمال پر حد عائد کر دی۔ 24

☆ اسلامی بینکوں اسلامی بینکاری برانچوں کے اکتشافات کی درستی اور معیار بندی کے لیے تمام مالکوں قرضوں، انونٹریز اور دیگر متعلقہ آئٹمز کو جن کا تعلق اسلامی مالکاری طریقوں سے ہو، جنہیں پہلے 'دیگر اثاثہ جات' میں رپورٹ کیا جاتا تھا انہیں اسلامی مالکاری اور دیگر اثاثے میں رپورٹ کرنے کی اجازت دی گئی۔ اکتشاف میں ان ترمیموں سے اسلامی بینکوں کی مالکاری کے حجم میں یکساںگی اضافہ اور اکتشاف تناسب میں کمی ہوگئی۔ 25

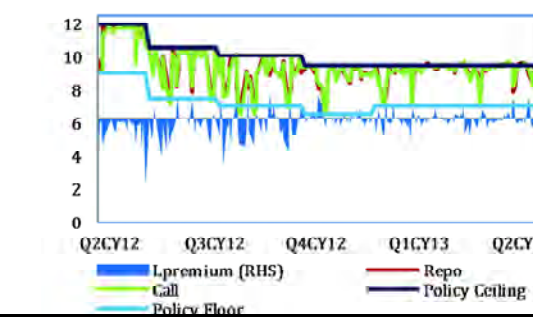
شکل ب 2: غیر فعال قرضوں کی آمدورفت



☆ بڑے کاروباری گروپوں کو درپیش متعدد مسائل کے باعث بینکوں نے ممکنہ قرض گریوں کی تشکیل نو کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایسے گروپوں کے قرضہ جزدان کی کامیاب تشکیل نو سے غیر فعال قرضوں کا بہاؤ روکنے میں مدد ملی اور ساتھ ہی مناسب کارپوریٹ طلب بھی قائم رہی۔

☆ گذشتہ چند برسوں کے دوران بینکوں نے متاثرہ قرضوں پر توجیہ مرکوز رکھی جس سے انہیں غیر فعال قرضوں کے عوض وصولیوں کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ بعض بینکوں نے غیر فعال قرضوں کی وصولی کے لیے نئی اور اختراعی حکمت ہائے عملی اختیار کیں جس سے وہ نقصانات کے بغیر اپنی کتابوں پر سے متاثرہ جزدان صاف کرنے کے قابل ہوئے (شکل ب 2)۔

شکل 2.12: شبینہ رٹس اور سیالیت پر بیمیم کے رجحانات (فیصد)



پوری کرنے کے لیے بین الینک منڈی سے رجوع کیا خصوصاً 2013ء کی دوسری سہ ماہی میں۔ 26 ان عوامل نے یکجا ہو کر 2013ء کی پہلی ششماہی میں شبینہ شرحوں کو کوریڈور کی بالائی حد کی طرف دھکیل دیا اور بعض صورتوں میں اس سے متجاوز کر دیا (شکل 2.12 اور 2.13)۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں بلند شبینہ شرحوں کے باعث بینکوں نے اسٹیٹ بینک کی ڈسکاؤنٹ منڈی واتی مرتبہ استعمال نہیں کی جتنی 2012ء کی دوسری ششماہی میں کی تھی۔

چونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بازار کی سیالیت دباؤ میں رہی اس لیے بینکوں نے پیشتر تسکات کو سرمایہ کاریوں کے دستیاب برائے فروخت

زمرے میں رکھتے ہوئے اپنی سیالیت کی ترجیحات کو قائم رکھا۔ شعبہ بینکاری کے ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز میں سرمایہ کاری فقط 6.1 فیصد بڑھی (جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 29.5 فیصد بڑھی تھی) کیونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نیلامیوں میں ہدف کی رقم اکٹھا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ منڈی کی سیالیت کو سنبھالنے کے حوالے سے بینکوں کی سیالیت کی ترجیحات میں تبدیلی نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ تر اضافی سرمایہ کاریاں دستیاب برائے فروخت زمرے میں رکھی گئیں۔ آخر جون 13ء تک ایم ٹی بیز کا 93 فیصد اور پی آئی بیز کا 73 فیصد اس زمرے میں رکھا گیا (شکل 2.14)۔

فنڈ پر مبنی سیالیت کا بنیادی ستون امانتیں بنی رہیں

2013ء کی پہلی ششماہی میں امانتوں میں 6.3 فیصد نمو ہوئی (2012ء کی دوسری ششماہی میں 7.2 فیصد ہوئی تھی)۔ اس طرح فنڈنگ کی ضروریات پوری کرنے میں امانتوں کا حصہ سب

24 محتاطیہ ضوابط برائے کارپوریٹ کرٹشل / بینکاری کا ضابطہ 8 'زمرہ بندی اور توہین'۔

25 ایس بی ڈی سرکلر نمبر 03 بتاریخ 22 جنوری 2013ء۔ یو آر ایل: <http://www.sbp.org.pk/bsrvd/2013/CL3.htm>

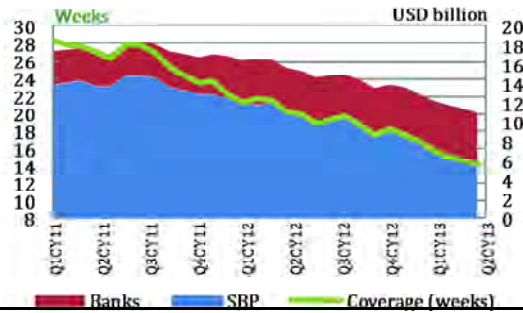
26 براہ کرم دیکھئے سالانہ رپورٹ 2012-13ء (معیشت کی کیفیت) کا ٹیکسٹ 4.1۔

شکل 2.13: بازار زر کے سودے اور ریپو قرض گیری (ارب روپے)



سے بڑا رہا (شکل 2.15)۔ قرض گیریوں میں 18.7 فیصد کمی نے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبہ بینکاری کا امانتوں پر انحصار مزید بڑھا دیا۔ امانتوں کے خاکہ عرصیت سے ظاہر ہوا کہ ایک ماہ کے اندر میعاد پوری کرنے والی امانتوں کی تعداد بڑی جبکہ ایک ماہ اور ایک سال کے درمیان میعاد پوری کرنے والی امانتوں کی تعداد گھٹ گئی (شکل 2.16)۔ جاریہ امانتوں کی خاصی نمونہ (13.7 فیصد) اور معینہ امانتوں میں کمی (1.3 فیصد) اس صورتحال کی وجہ تھی۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت کے دوران طویل مدتی (ایک سال سے زیادہ میعاد کی حامل) امانتوں میں اضافہ درج کیا گیا جو بچت امانتوں میں مسلسل نمونہ (2013ء کی پہلی ششماہی میں 8.3 فیصد) کے رجحان سے مطابقت رکھتا ہے۔ جیسا کہ پہلے باب میں بتایا گیا، کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ کی جانب جھکاؤ بظاہر کم از کم شرح بچت میں اضافے کے بعد بینکوں کی جانب سے غیر نفع بخش پست لاگت امانتیں بڑھانے کی دور رس مارکیٹنگ کوششوں کا نتیجہ تھا۔²⁷

شکل 2.14: حکومتی تمسکات پر لحاظ قسم



قلیل مدتی تمسکات میں مسلسل سرمایہ کاری کے ہمراہ کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ امانتوں کی خاصی نمونہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں تین ماہ کے عرصیت کے فرق سے خاصی بہتری کی شکل میں ظاہر ہوئی (شکل 2.17)۔ 2012ء کی دوسری ششماہی سے کم ہونے کے باوجود تین ماہ سے ایک سال کا عرصیت کا فرق 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران خاصا مناسب رہا جس کا سبب 12 ماہ تک کی عرصیت کی قلیل مدتی حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری تھی۔ دوسری جانب طویل مدتی مالکاری کے فقدان اور طویل مدتی امانتوں کی نمونے زیر جائزہ مدت کے دوران عرصیت کے فرق کو ایک سال سے زائد کے بٹ میں منفی رکھا۔

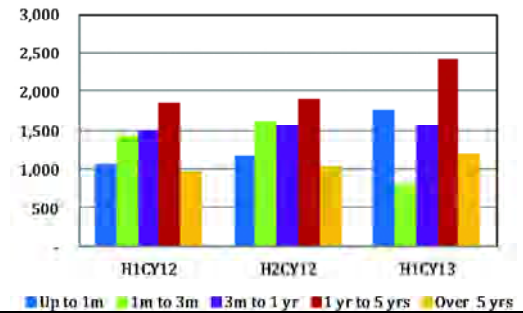
شکل 2.15: فنڈنگ کی ساخت (فیصد)



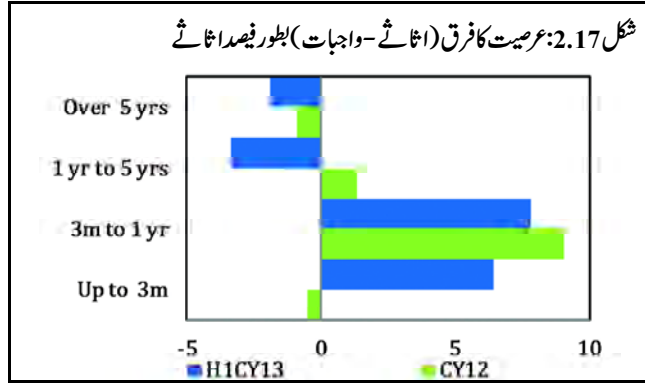
فنڈ پر مبنی سیالیت کے اظہار سے مستحکم رہے۔۔۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، محدود سیالیت کے حالات بین الہینک قرض گاری میں اضافے کا سبب بنے جس نے حکومتی تمسکات کی نمونے مل کر 2013ء کی پہلی ششماہی میں سیال اثاثوں کو بہتر بنانے میں مدد دی (شکل 2.18)۔ تاہم سیال اثاثوں میں مستحکم اضافے کا اثر 2013ء کی پہلی ششماہی میں امانتوں کی بلند تر نمونے کی وجہ سے دب گیا جس کے نتیجے میں سیال اثاثوں اور امانتوں کے تناسب میں 71 بی پی ایس کی کمی ہوئی۔ یہ تناسب 63.7 فیصد تھا۔ قرض گیری میں نمایاں کمی کے پیش نظر 2013ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی اثاثوں کے فیصدی حصے کے لحاظ سے سیال اثاثے 59 بی پی ایس بڑھ کر 49.0 فیصد ہو گئے (شکل 2.19)۔ امانتوں میں مسلسل نمونے کے باوجود بینکوں کی فاضل سیالیت 24

شکل 2.16: امانتوں کا خاکہ عرصیت (ارب روپے)

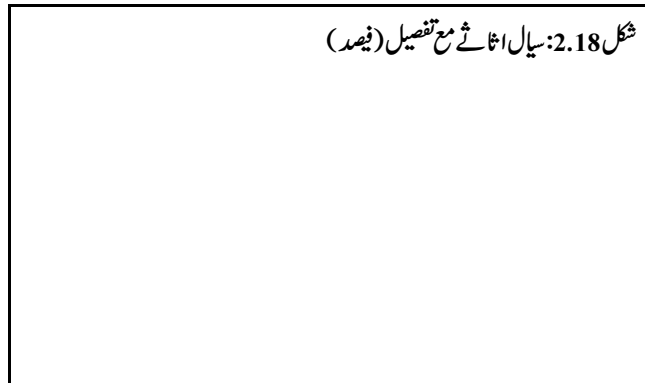


27 اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ یکم مئی 2012ء سے روپے کی تمام بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع 6 فیصد سالانہ ہوگی، دیکھنے بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 1، 2012ء۔

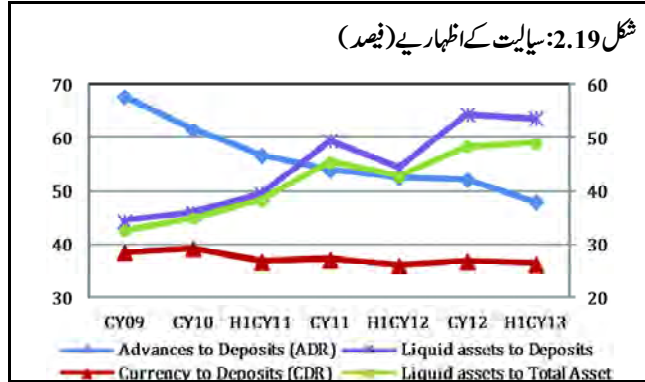


فیصد لازمی شرح سیالیت کی سطح کے دگنے سے بھی زیادہ رہی (شکل 2.20)۔ نجی شعبے کے قرضے میں کمی کی وجہ سے امانتوں کی نمونے امانتوں میں قرضوں کے تناسب کو مزید 4.1 فیصدی درجے گھٹا کر 48.1 فیصد تک پہنچا دیا جو تقریباً ایک دہائی کی پست ترین شرح ہے۔

غیر احاطہ شدہ واجبات تناسب (Uncovered Liability Ratio) جو ادارہ جاتی سطح پر سیالیت کی قلت کی پیمائش کرتا ہے کافی سیال اثاثوں کی بنا پر بہتر ہو گیا۔ اسی طرح خطرہ سیالیت کا اظہار یہ (LRI) بھی، جس میں 30 یوم کے وقت کے لیے قلیل مدتی سیالیت کے فرق کو شامل کیا جاتا ہے، حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی بنا پر پست تر فنڈنگ خطرے کو ظاہر کرتا ہے۔ ان دونوں اظہاریوں سے بینکوں کی سیالیت کی مناسب پوزیشن کو مزید تقویت ملی (شکل 2.21)۔

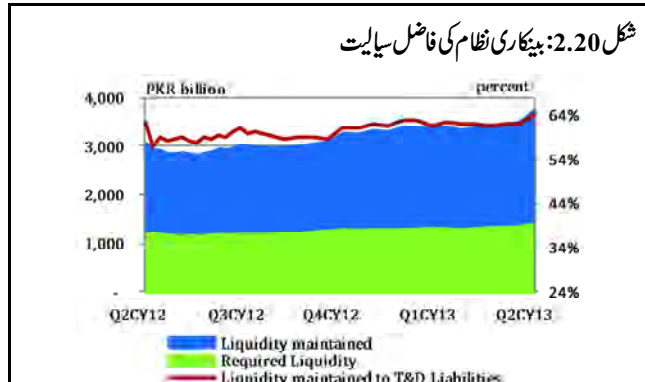


گذشتہ چند برسوں کے دوران کرنسی اور امانتوں کے تناسب میں موسمی رجحان ظاہر ہوا اور 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران جون 13ء میں 52 پی بی ایس کی معمولی کمی کے ساتھ یہ تناسب 26.3 فیصد پر پہنچ گیا۔ امانتوں کی مستحکم نمو اسٹیٹ بینک کی مارکیٹ میں مداخلتوں میں کمی سے مل کر کرنسی اور امانتوں کے تناسب میں مذکورہ بالا کمی کا باعث بنی جس سے 2013ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ بینکاری کو درپیش منڈی کی سیالیت کی رکاوٹوں کی تشریح ہوتی ہے۔



سیالیت کے مختلف دھچکوں کے حوالے سے بینک لچکدار رہیں گے

سیالیت کے مختلف دھچکوں کے سامنے شعبہ بینکاری لچکدار رہے گا۔ شعبہ بینکاری پر ہونے والے دباؤ کی جانچ کے نتائج سے توثیق ہوتی ہے کہ یہ نظام دباؤ کے مختلف منظر ناموں میں باآسانی سیالیت کے دھچکے برداشت کر سکتا ہے۔ 28 مثال کے طور پر مسلسل پانچ دن تک امانتیں نکلوانے کے شدید سیالیت کے دھچکوں کا بینکوں کی قلیل مدتی سیالیت پر برائے نام اثر پڑے گا۔ مزید یہ کہ بینکاری نظام کی سیالیت کی کوریج کا تناسب 29 بازل سوم کے تحت متعینہ قابل قبول نشانہ 1 سے خاصا اوپر رہا۔



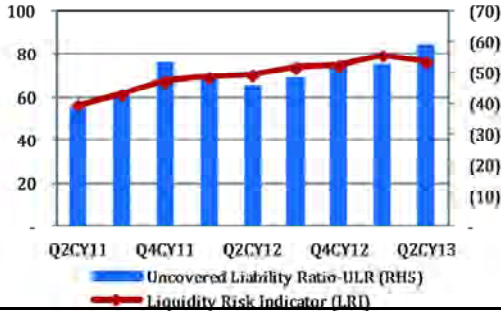
خطرہ بازار

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشکل معاشی ماحول اور بیرونی پوزیشن پر

28 دباؤ کے مظہر نامے میں ناکام ہونے والے بینکوں کی تعداد کے لیے دیکھئے ضمیمہ 1.15۔

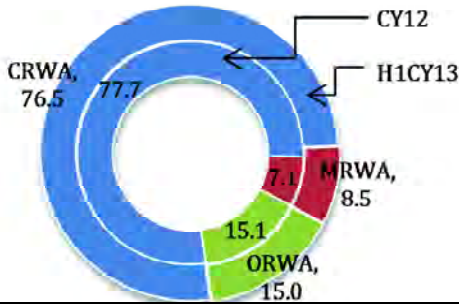
29 سیالیت کے کوریج کا تناسب کے تحت بینکوں کو 30 کیلنڈر ایام کے دباؤ کے مظہر نامے سے بچاؤ کے لیے بلند معیار کے کافی اثاثے رکھنا ضروری ہوگا۔

شکل 2.21: فنڈنگ خطرہ سیالیت کے اظہار (فیصد)



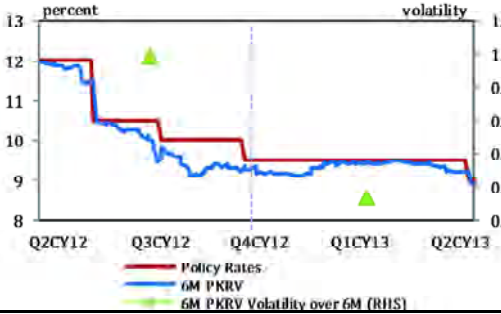
دباؤ کے باوجود بینکاری نظام میں خطرہ بازار قابو میں رہا۔ خطرہ بازار میں اضافے کی عکاسی بازار کے خطرہ بہ وزن اثاثوں (MRWA) ³⁰ کے حصے میں اضافے سے ہوتی ہے جو بڑھ کر مجموعی خطرہ جز دان 8.5 فیصد ہو گیا (جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 7 فیصد تھا) (شکل 2.22)۔ خطرہ بازار کے اکتشافات میں اضافے کے باوجود زرمبادلہ کی حدود سے متعلق اسٹیٹ بینک کی محتاط پالیسیوں، ایکویٹی اکتشافات اور شرح سود کی پوزیشن نے خطرہ بازار کو قابو میں رکھا۔

شکل 2.22: خطرہ بہ وزن اثاثے (فیصد)



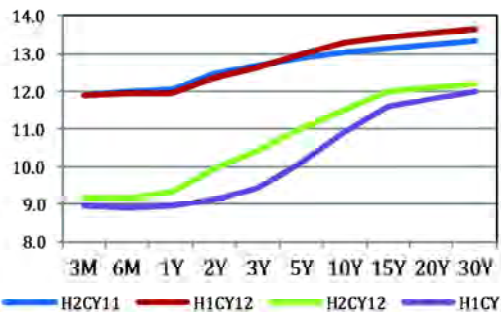
کم پالیسی ریٹ نے خط یافت کی عمودیت بڑھا دی 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 2.5 فیصد کمی کرنے کے بعد وسط جون 2013ء تک ریٹ کو 9.5 فیصد پر رکھا۔ پھر اس میں 50 پی پی ایس کمی کی۔ پالیسی ریٹ کو کم رکھنے کی وجوہات میں شرح گرانہ میں کمی، نئی شعبے کو قرضے میں معمولی نمو اور کم جی ڈی پی نمو سمیت کئی عوامل شامل تھے (شکل 2.23)۔ نتیجتاً پالیسی ریٹ میں مزید تبدیلی کی توقع بڑھنے اور اس کے ہمراہ اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں اضافے سے شبہ شریحیں شرح سود کو ریڈور کی بالائی حدود کے آس پاس رہیں، گو کہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں 2012ء کی دوسری ششماہی کی نسبت کم تغیر پذیر تھیں۔

شکل 2.23: ششماہی پی کے آروی اور پالیسی ریٹ اور تغیر



چھپیل ششماہی کے رجحان کے مطابق خط یافت مزید نیچے کی طرف جھک گیا اور 2013ء کی پہلی ششماہی میں قلیل مدتی سے وسط مدتی افق کی طرف جھکاؤ زیادہ نمایاں تھا (شکل 2.24)۔ ششماہی پاکستان نو قدریہائی شرح (PKRV) 28 پیس پوائنٹ کم ہو گئی جبکہ 10 سالہ پی کے آروی یافت میں 55 پیس پوائنٹ کمی ہوئی تھی چنانچہ وسط تا طویل مدت میں خط یافت میں عمودیت بڑھ گئی۔ نتیجتاً دسمبر 12ء میں ششماہی اور 10 سالہ پی کے آروی یافتوں میں میعادتی تفاوت 230 پیس پوائنٹ سے کم ہو کر جون 13ء میں 203 پیس پوائنٹ ہو گیا (شکل 2.25)۔

شکل 2.24: خط یافت



خالص میزانیہ قرض گیری بینکاری نظام سے اسٹیٹ

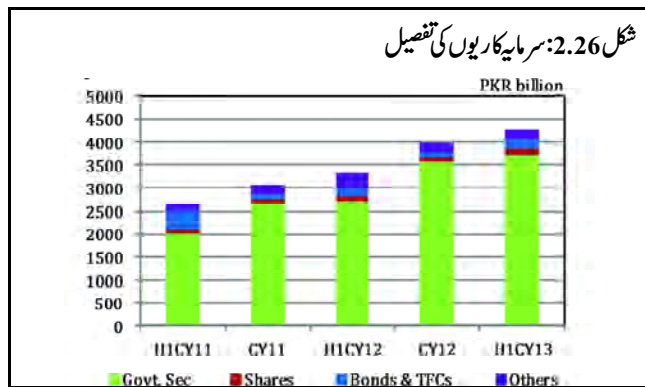
بینک کو منتقل ہو گئی

مسلل مالیاتی دباؤ کی وجہ سے میزانیہ قرض گیری 2013ء کی پہلی ششماہی میں بلند رہی۔ تاہم پیشتر حکومتی قرض گیری بینکوں سے ہٹ کر اسٹیٹ بینک کی طرف منتقل ہو گئی۔ نتیجے کے طور پر 2013ء کی پہلی ششماہی میں حکومتی بیچرز میں بینکوں

³⁰ خطرہ بہ وزن اثاثے (RWA) جو بازل دوم کیٹلنگ کارڈ کے پلر 1 کے مطابق نکالے جائیں۔

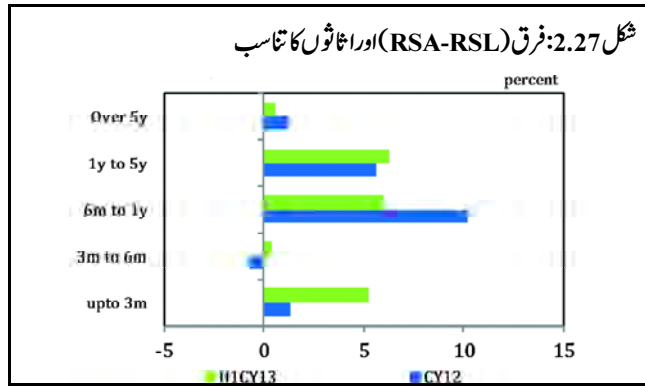


کی سرمایہ کاری 2012ء کی دوسری ششماہی کی نسبت گھٹ گئی (شکل 2.26)۔ پست پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ اور سیالیت کے محدود حالات کے پیش نظر بینک اپنی سرمایہ کاری کا بڑا حصہ رکھنے کے لیے بدستور دستیاب برائے فروخت زمرے کو ترجیح دیتے رہے تاکہ سیالیت کی قلیل مدتی ضروریات کو پورا کرنے میں لچک برقرار رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کی طرح (جب 22.3 ارب روپے کا فاضل تھا) اس ترجیح سے بینکوں کو 2013ء کی پہلی ششماہی میں 27.1 ارب روپے کا فاضل کمانے میں مدد ملی۔



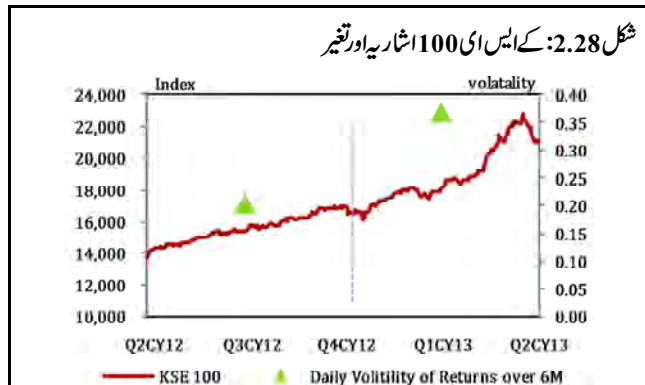
ری پرائسنگ کے مثبت فرق کے حدود کے اندر رہنے کے باوجود بڑھتے ہوئے شرح سود کے منظر نامے میں خطرہ شرح سود بڑھ سکتا ہے۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران حساس نرخ اثاثوں اور حساس نرخ واجبات کے درمیان ری پرائسنگ کا فرق 10 +/- کی قابل برداشت حدود میں رہا (شکل 2.27)۔ نہ صرف یہ فرق 2012ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں گھٹ گیا بلکہ پورے جزدان میں مثبت رہا جس کا مطلب یہ تھا کہ بینکاری نظام کے شرح سود کے اکتشافات قابل انتظام حدود میں رہے۔ تاہم تمام عرصیتی بلیٹس میں مثبت فرق جو معینہ آمدنی کی تمسکات کی وجہ سے ہے، بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں نو قدر پیمانے پر خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔

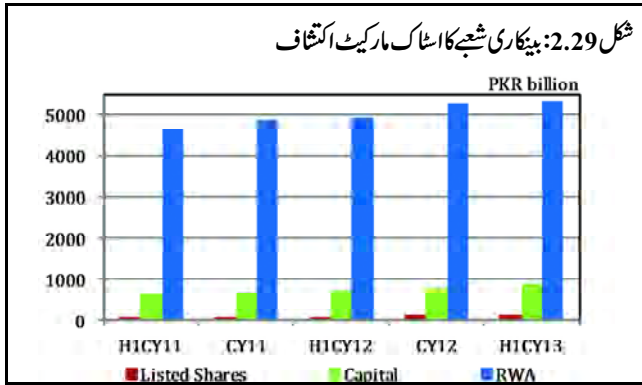


کے ایس ای کی کارکردگی شاندار رہی، بینکوں کے اکتشافات متحرک ایکویٹی منڈی کے باوجود قابو میں رہے

2012ء کے رجحان کے مطابق کے ایس ای اشاریے نے 2013ء کی پہلی ششماہی میں تمام ریکارڈ توڑ ڈالے اور 2012ء کی دوسری ششماہی پر 24.3 فیصد اضافہ کرتے ہوئے 21000 کی سطح عبور کر گیا (جبکہ آخر 2012ء میں 16905 تھی)۔ ششماہی کے آخر میں اس اشاریے میں یکدم تیزی آئی جس سے اسٹاک کے اشاریوں میں تغیر بڑھ گیا (شکل 2.28)۔ زیادہ تر اضافے انتخابات کے وقت ہوا جب ہموار سیاسی تبدیلی کی وجہ سے مثبت توقعات بڑھ گئیں۔ اسٹاک ایکسچینج میں سرگرمی بڑھنے کے ساتھ بینکوں کا ایکویٹی اکتشاف 2013ء کی پہلی ششماہی میں 14.5 فیصد بڑھ گیا۔ علاوہ ازیں ایکویٹی مارکیٹ کی مضبوط کارکردگی سے بینکوں کو کوئیڈ حصص کی فروخت پر بھرپور منافع کمانے کا موقع ملا۔ تاہم ایکویٹی میں سرمایہ کاری پر



شکل 2.29: بینکاری شعبے کا اسٹاک مارکیٹ اکتشاف



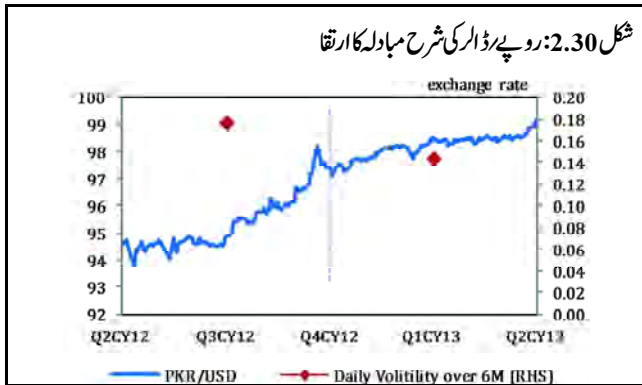
لگائی گئی ضوابط کی حد³¹ کی وجہ سے بینکوں کا مجموعی اکتشاف قابو میں رہا یعنی مجموعی اثاثوں کا صرف 1.5 فیصد اور سرمائے کا 17.1 فیصد (شکل 2.29)۔

روپیہ اور ڈالر کا تغیر کم ہونے کے باوجود روپیہ کی قدر

گھٹتی رہی

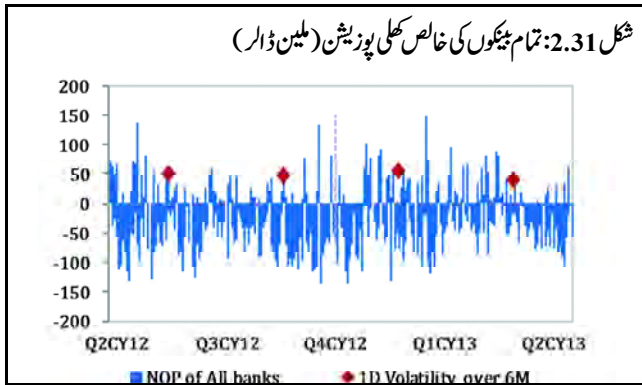
2013ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی روپیہ قدرے مستحکم رہا اور اس کی قدر صرف 2.04 فیصد کم ہوئی جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 2.65 فیصد کم ہوئی تھی (شکل 2.30)۔ بین الینک اور کرب بازاروں میں روپیہ دباؤ میں آ گیا اور جون 13ء میں 99.1 کی پست ترین سطح پر پہنچ گیا۔ تاہم شرح مبادلہ کا تغیر پچھلی ششماہی سے کم رہا۔ روپیہ کی قدر میں کمی کا سبب بننے والے عوامل میں کم پالیسی ریٹ، بڑھتا ہوا سرکاری قرضہ اور جاری کھاتے کا خسارہ شامل ہیں۔ مزید یہ کہ طلب و رسد کی حد سے متجاوز عدم مطابقت جس کا سبب بیرونی رقوم کی آمد میں غیر یقینی کیفیت اور مارکیٹ میں موجود مخفی احساسات تھے شرح مبادلہ کی مساوات پر مخفی طور پر اثر انداز ہوئے۔

شکل 2.30: روپے ڈالر کی شرح مبادلہ کا ارتقا



بیرونی کرنسی کی پوزیشن زیادہ تر قلیل تاہم قابو میں

شکل 2.31: تمام بینکوں کی خالص کھلی پوزیشن (ملین ڈالر)



رومی رقوم کی آمد کے مقابلے میں بیرونی کرنسی کی بلند ادائیگیوں کی وجہ سے بینکاری نظام کی مجموعی خالص کھلی پوزیشن (NOP) کم رہی اور 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران تغیر کم ہوا۔ اگرچہ مقامی کرنسی کی گرتی ہوئی قدر بینکوں کو کرنسی کے خطرے سے دوچار کر دیتی ہے خصوصاً جب ان کی خالص شارٹ پوزیشن ہو، تاہم اکتشافات بینکوں کے سرمائے کے لگ بھگ 2 فیصد کی قابل انتظام حدود میں رہے (شکل 2.31)۔

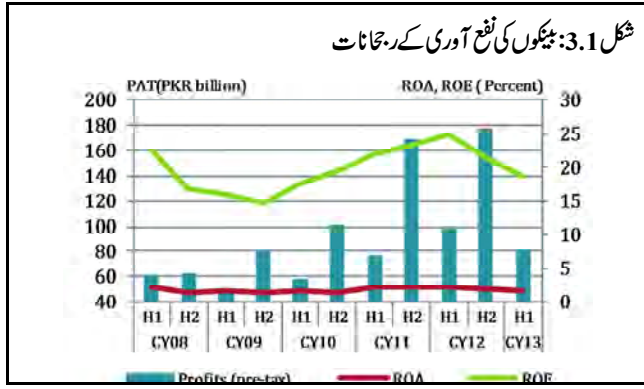
31 محتاطی ضوابط برائے کارپورٹ بینکاری کے ضابطہ R-6 کے مطابق دھن میں بینکوں کی مجموعی سرمایہ کاری ان کی اپنی ایکویٹی کے 20 فیصد سے متجاوز نہیں ہونی چاہیے۔

3 نفع یابی، صحت اور لچک

شعبہ بینکاری نے بڑھتے ہوئے تموینی چارج اور گھٹتے ہوئے سودی مارجن کی وجہ سے سست رفتار سے مگر مسلسل معقول منافع درج کرنے کا عمل جاری رکھا۔ سرمائے کی اساس میں اضافے کی وجہ سے نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مزید بہتر ہوئی۔ شرح کفایت سرمایہ کم از کم نشانیہ سے خاصی اوپر رہی جبکہ بعض بینکوں کے لیے سرمائے کی شرائط کی تعمیل کرنا مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ شعبہ بینکاری اپنی مضبوط سرمائے کی پوزیشن کی وجہ سے دباؤ کے مختلف منظر ناموں میں لچک کا حامل رہے گا۔ تاہم قرضے کا ارتکاز بدستور خطرے کا اہم عنصر ہے جس کی مسلسل نگرانی کی ضرورت ہے۔

سکڑتے ہوئے سودی مارجن کے باعث آمدنی کم ہوئی۔۔۔

شعبہ بینکاری کی نفع آوری 2012ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 16.5 فیصد کم ہوئی جس کی بڑی وجہ کلاسیفائیڈ جزدان پر بلند تموینی چارج، قرض گیری کی لاگت میں اضافہ اور قرض گاری کی سرگرمیوں پر منافع میں کمی تھی۔ تاہم 82.1 ارب روپے کے نفع کے ساتھ شعبہ بینکاری معیشت کے مختلف شعبوں میں دوسرا بہترین کارکردگی دکھانے والا³² شعبہ رہا۔³³ آمدنی کے اظہار کے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بھی بالترتیب 70 اور 640 بی پی ایس گھٹ کر 1.7 فیصد اور 18.5 فیصد ہو گئے (شکل 3.1)۔



جدول 3.1: آمدنی کا ارتکاز (فیصد حصہ)

شش 1-13ء	حصہ	اثاثوں پر منافع	ایکویٹی پر منافع	اے یو	پی ایف	خالص سودی مارجن
5 بڑے بینک	74.2	2.5	23.6	9.8	25.1	4.2
6 تا 10 نمبر کے بینک	21.1	1.7	23.9	9.0	18.6	3.4
11 تا 20 نمبر کے بینک	1.6	0.1	1.9	9.4	1.6	3.3
21 تا 30 نمبر کے بینک	3.1	0.8	7.0	8.8	9.1	4.1
سرکاری شعبے کے بینک	14.6	1.3	13.3	9.2	14.1	3.2
مقامی نجی بینک	78.9	1.7	20.1	9.2	18.5	3.9
غیر ملکی بینک	2.8	1.9	11.2	7.9	23.7	4.7
تنحصیصی بینک	3.7	3.8	40.2	13.3	28.3	8.3
تمام بینک	100.0	1.7	18.6	9.5	18.0	3.9

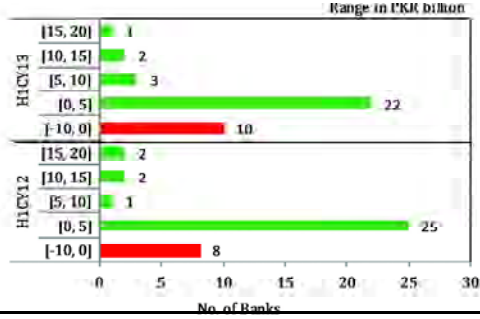
نفع آوری میں ارتکاز کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آمدنی کے بیشتر اظہاریوں میں پانچ بڑے بینک سر فہرست رہے جس کے بعد چھٹے سے دسویں نمبر کے بینک آتے ہیں (جدول 3.1)۔ مجموعی نفع آوری میں پانچ بڑے بینکوں کا حصہ پچھلے سال کی اسی مدت کے 70.9 فیصد کے مقابلے میں بڑھ کر 74.2 فیصد ہو گیا۔ بلند ارتکاز زیادہ تر گھائے میں جانے والے بینکوں میں اضافے سے ہوا جنہوں نے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران متاثرہ جزدان کے لیے بلند تموین کا اہتمام کیا (شکل 3.2)۔

گذشتہ دو برسوں کے دوران گرتی ہوئی شرح سود نے قرض گیری کی لاگت کے ہمراہ سودی مارجن کو سکڑ دیا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کا خالص سودی مارجن زوال پذیر رہا اور 3.9 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں 4.8 فیصد تھا (شکل 3.3)۔

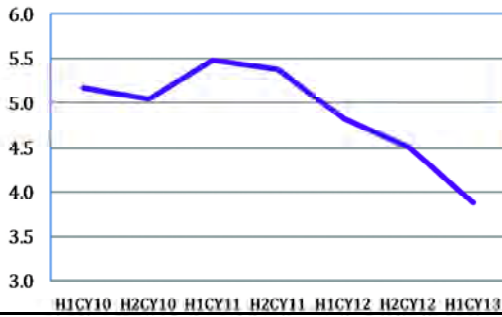
32 نفع آوری کے لحاظ سے تیل اور گیس کا شعبہ سب سے بڑا تھا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے کا قبل ازیں منافع 250 ارب روپے سے زیادہ تھا۔ شعبہ و نفع آوری کے لیے جدول 5.2 دیکھئے۔

33 شعبہ و نفع آوری کے لیے دیکھئے جدول 5.2۔

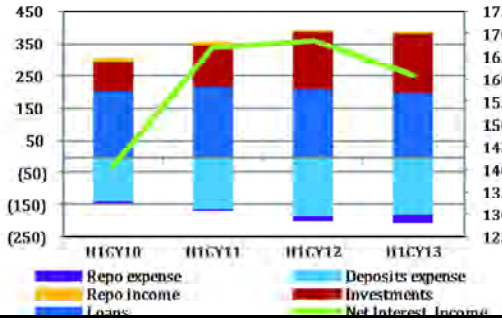
شکل 3.2: گھٹے میں جانے والے بینکوں میں اضافہ



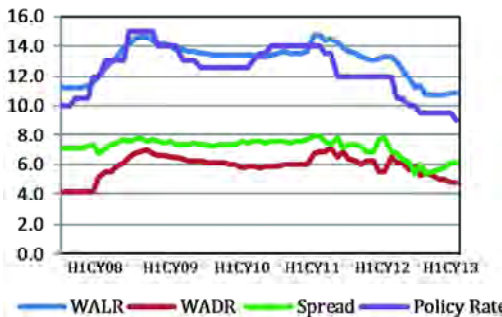
شکل 3.3: خالص سودی مارجن (فیصد)



شکل 3.4: سودی آمدنی کے رجحانات (ارب روپے)



شکل 3.5: امانت، قرض گاری اور پالیسی شرحوں کی حرکت



قرضوں پر گرتے ہوئے منافع اور بڑھتے ہوئے ریپو اخراجات

نے خالص سودی مارجن کم کر دیا

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں پر مارک اپ آمدنی میں کمی کی وجہ سے بینکوں کا خالص سودی مارجن 18.4 فیصد (سال بسال) گھٹ گیا (شکل 3.4)۔ جولائی 12ء سے جون 13ء کے درمیان پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 300 بی پی ایس کمی کے پیش نظر یہ کمی تعجب خیز نہیں، جس کے باعث کابور سے منسلک کابھی اثاثوں کے منافع پر اثر پڑا۔ دریں اثنا بیشتر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں پر حجم پر مبنی آمدنی میں اضافے سے مارک اپ سودی آمدنی میں کمی گھٹ کر صرف 1.1 فیصد (سال بسال) رہ گئی۔

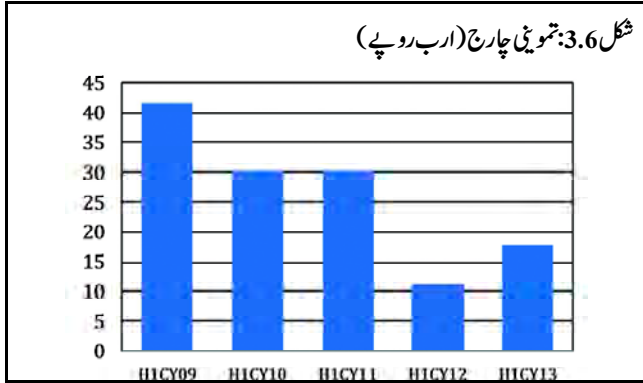
علاوہ ازیں اسٹیٹ بینک سے ہماری ریپو قرض گیری کی وجہ سے مارک اپ خرچ 1.4 فیصد (سال بسال) بڑھ گیا۔ قرض گیری کی سطح تقریباً گنی ہو گئی جس سے مجموعی خرچ میں اضافہ ہوا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ دوران سال کم از کم شرح بچت میں اضافے کے باوجود امانتوں پر خرچ 1.3 فیصد (سال بسال) کم ہوا۔ اس مسئلے کے تجزیے سے یہ امر اجاگر ہوتا ہے کہ پچھلے چند برسوں کے دوران امانتوں کی لاگت گھٹ گئی۔ ایک سال پہلے کے 8.1 فیصد کے مقابلے میں یہ کم ہو کر 7 فیصد ہو گئی۔ مزید یہ کہ مجموعی مارک اپ سودی خرچ میں امانتوں کی لاگت کا حصہ جو جون 12ء میں 82.6 فیصد تھا گھٹ کر 80.4 فیصد ہو گیا۔

کم از کم شرح بچت کی پالیسی نے بہ وزن اوسط شرح

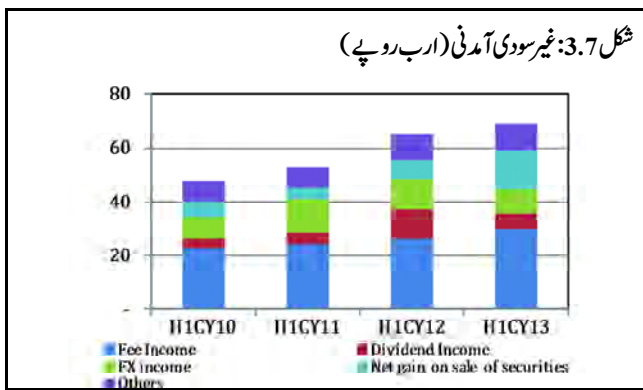
امانت میں کمی گھٹا دی۔۔۔

بہ وزن اوسط شرح قرض گاری (WALR) اور بہ وزن اوسط شرح امانت (WADR) اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ سے ہم آہنگ رہی۔ جون 11ء سے جون 13ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 5 فیصدی درجے کی کمی کے مقابلے میں بہ وزن اوسط شرح قرض گاری 3.96 فیصدی درجے گھٹ کر 10.80 فیصد ہو گئی۔ جون 13ء میں بہ وزن اوسط شرح امانت بھی 2.15 فیصدی درجے گھٹ کر 4.72 فیصد ہو گئی۔ یہ قرض گاری کی شرحوں میں کمی سے پست تر تھی جو کم از کم شرح بچت بڑھانے کا ممکنہ نتیجہ ہے (شکل 3.5)۔

سودی آمدنی میں کمی کے علاوہ تموینی چارج میں اضافے نے بھی بینکاری نظام کی آمدنی کو متاثر کیا۔ 2012ء کی پہلی ششماہی کے دوران تموین اور معافی قرض میں نمایاں کمی کے بعد 2013ء کی پہلی ششماہی میں تموین 59 فیصد (سال بسال) بڑھ گئی۔ قیمت فروخت لازم کا فائدہ بتدریج زائل ہونے اور نئے غیر

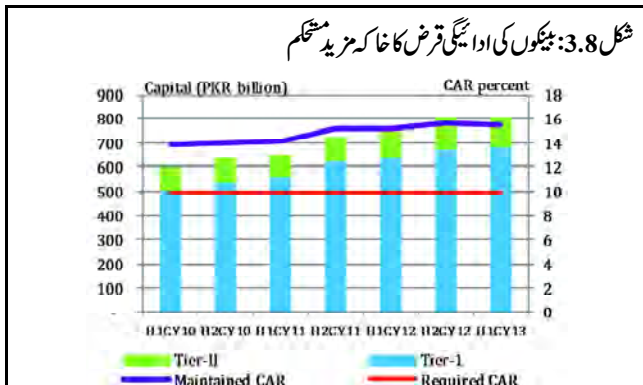


فعال قرضوں کے بہاؤ کے زیر جائزہ مدت کے دوران چارج کو بڑھا دیا (شکل 3.6)۔



غیر سودی آمدنی نے کمائی کو معقول سطح پر رکھا۔۔۔ خالص سودی آمدنی کے برعکس غیر سودی آمدنی میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.3 فیصد سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔ یہ نمونہ زیادہ تر فیس پر مبنی بہتر آمدنی اور ٹی، بلز، پی آئی، بلز اور فرسٹی اسٹاک سمیت تمسکات کی فروخت پر فائدہ کی وجہ سے ہوئی³⁴ (شکل 3.7)۔ فیس کی آمدنی جس نے غیر سودی آمدنی میں 43.5 فیصد کا حصہ ڈالا 14.1 فیصد بہتر ہوگی۔ منافع منقسمہ جو غیر سودی آمدنی کا چھوٹا جز ہے 43.8 فیصد کم ہوا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں نے اسٹاک مارکیٹ میں قلیل مدتی دلچسپی برقرار رکھی۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت



بینکاری شعبے کی سرمایہ مقامی نیز بازل کے کم از کم معیارات³⁵ سے خاصی اوپر رہی، گوکہ شرح کفایت سرمایہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 10 بی پی ایس گھٹ کر 15.5 فیصد ہو گئی (شکل 3.8)۔ کفایت سرمایہ میں کمی بنیادی طور پر بچت کردہ آمدنی میں کمی کا نتیجہ تھی (شکل 3.9)۔ لیوراجیہ تناسب³⁶ معقول سطح پر یعنی بازل سوم معیار کے 3 فیصد سے خاصا اوپر رہا۔ پیشتر بینک نے شرح کفایت سرمایہ کی شرط پوری کی جبکہ بعض کو سرمائے کی کم از کم شرائط پوری کرنے میں مشکلات کا سامنا رہا۔

ادائیگی قرض کے تناسب کے ارتکاز کے حوالے سے تجزیہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ بڑے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ مستحکم اور پورے شعبے کی اوسط سے خاصی اوپر رہی (جدول 3.2)۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بھرپور منافع

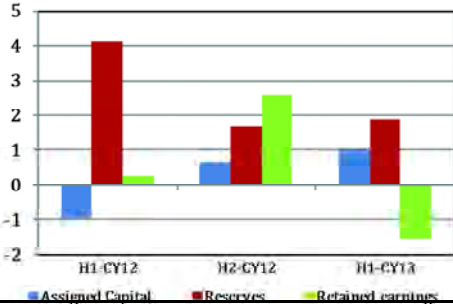
کی بنا پر بینکوں نے اندرونی سرمایہ اکٹھا کر کے اپنا سرمایہ بڑھایا ہے جس سے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اضافہ کرنے اور شرح کفایت سرمایہ بلند رکھنے میں سہولت ہوئی۔ سرمائے میں سب سے بڑا اضافہ چھوٹے بینکوں (30-21 بریکٹ) میں دیکھا گیا۔ تاہم خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں میں نمونیزان بینکوں کے کلاسیفائیڈ جزدان میں اضافے کے باعث سرمائے کے تناسب کسی قدر بگڑ گئے۔ مزید برآں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی طور پر سرمائے کے جزدان میں قرضے کی نمو کی وجہ سے سرمائے اور اثاثے کے تناسب سے ظاہر ہونے والے لیوراجیہ میں اضافہ ہوا (جدول 3.2)۔

34 زوال پذیر شرح سود کے منظر نامے میں لانگ پوزیشن لینے سے بینکوں کو فائدہ ہوا اور انہوں نے حکومتی تمسکات کی فروخت سے منافع کمایا جبکہ بہت اچھی کارکردگی کے حامل اسٹاک اشاریوں کی بہتر قدر پیمانی کو نیز حصص پر بگنگ فائدے کا باعث بنی۔

35 بینکوں کو کم از کم شرح کفایت سرمایہ 10 فیصد رکھنا ہوتی ہے۔

36 لیوراجیہ تناسب تطبیقی سطح اول سرمائے اور تطبیقی بیلنس شیٹ پر موجود اور بیلنس شیٹ سے الگ اثاثوں کی شرح کے برابر ہوتا ہے۔

شکل 3.9: ایکویٹی کی نمونیں حصہ (فیصدی درجے)



خطرہ قرض بہ وزن اثاثے تھوڑا کم ہوئے۔۔۔ نئی شعبے کے قرضے میں کمی کے پیش نظر خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.6 فیصد کمی آئی۔ نتیجتاً مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کا حصہ جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں 78 فیصد تھا 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران گھٹ کر 76.7 فیصد ہو گیا۔ تبدیلیوں کے منبع پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیننس شیٹ پر موجود اکتشاف میں بیشتر اضافہ سرکاری شعبے میں اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کی ماکاری بڑھنے کی وجہ سے ہوا، جن کا خطرہ وزن صفر ہوتا ہے۔ دیگر بیشتر زمروں پر دعوے کم ہوئے یا یکساں رہے جس سے مجموعی خطرہ تطبیقی (adjusted) دعوے کم ہوئے۔ اس دوران بیننس شیٹ سے الگ خطرہ قرض تطبیقی دعوے تھوڑا سا بڑھ گئے جس کا سبب تجارت سے منسلک ہنگامی معاملات اور وعدے تھے (جدول 3.3)۔

جدول 3.2: بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کی شرحیں، زمرہ وار

سرماہیہ خطرہ بہ وزن اثاثے	فیصد				سرماہیہ خطرہ بہ وزن اثاثے	سرماہیہ خطرہ بہ وزن اثاثے
	شش 1- شش 13ء	شش 2- شش 12ء	شش 1- شش 13ء	شش 2- شش 12ء		
پانچ بڑے بینک	9.9	10.1	13.7	13.8	16.5	16.7
10 تا 6 نمبر کے بینک	6.9	6.8	10.7	10.7	13.7	13.6
11 تا 20 نمبر کے بینک	7.7	8.0	10.1	9.8	11.7	11.5
21 تا 30 نمبر کے بینک	11.8	12.0	16.5	19.1	16.5	18.6
سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	9.6	10.3	12.7	13.9	15.8	16.7
مقامی ٹی بینک	8.5	8.6	12.7	12.4	15.0	14.9
غیر ملکی بینک	16.3	16.5	26.2	30.5	26.4	30.7
تخصیصی بینک	10.5	8.3	7.8	6.8	13.7	12.3
پورا شعبہ	8.9	9.1	13.0	13.0	15.5	15.6

۔۔۔ جبکہ خطرہ بازار بہ وزن اثاثے بڑھتے رہے

2013ء کی پہلی ششماہی میں خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں میں 16.6 فیصد کمی نمایاں نمودار کی گئی جس سے مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں ان کا حصہ 120 بی پی ایس بڑھ کر 8.3 فیصد ہو گیا۔ خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں میں خطرہ شرح سود کیپٹل چارج میں سب سے زیادہ اضافے کا سبب بنا جس کی وجہ طویل مدتی پی آئی بیئر میں سرماہ کاروں کے اسٹاک میں 17.4 فیصد اضافہ تھا۔ بینکوں کی ایکویٹی سرماہ کاروں میں 49.8 فیصد نمو کی وجہ سے منسلک کیپٹل چارج بھی 40.7 فیصد بڑھ گیا جبکہ بیرونی کرنسی کی پوزیشنوں سے متعلق کیپٹل چارج زیر جائزہ مدت کے دوران صرف 3.1 فیصد بڑھا (شکل 3.10)۔

جدول 3.3: خطرہ بہ وزن اثاثے اور اصل اکتشاف

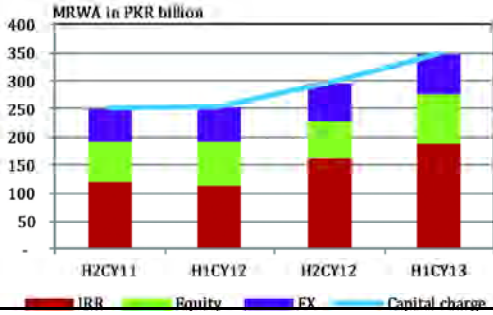
دعوے	2012ء		13ء کی پہلی ششماہی	
	اصل اکتشاف	خطرہ تطبیقی رقم	اصل اکتشاف	خطرہ تطبیقی رقم
حکومت پاکستان	2,432	-	2,583	-
پی ایس ایز	630	60	634	58
بینک	237	90	207	88
کارپوریٹ (ایکیویٹی اکتشاف نکال کر)	2,167	1,784	2,105	1,767
زمرہ بند بلوئڈ خوردہ مزدان	575	376	549	356
ماضی کے واجب الادا قرضے	202	195	198	194
بیننس شیٹ پر موجود اکتشاف پر مجموعی رقم	7,763	3,390	7,920	3,338
بیننس شیٹ سے الگ اکتشاف پر مجموعی رقم	3,885	604	4,022	647

۔۔۔ جبکہ بینکاری شعبے کی خطرے کی کیفیت کم کم

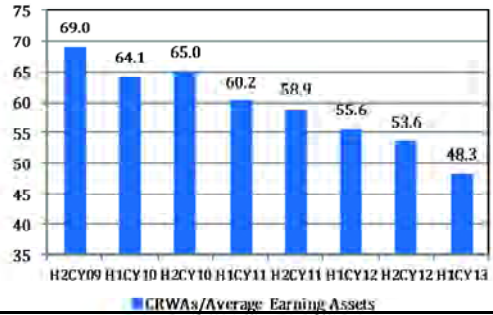
رہی۔۔۔

خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں کمی کے باعث شعبہ بینکاری کی مجموعی خطرے کی کیفیت (خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں اور اوسط کاسی اثاثوں کی شرح) کم ہوتی رہی۔ یہ کوئی تعجب خیز امر نہ تھا کیونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں کاسی اثاثوں میں 10.5 فیصد اضافے کا بڑا حصہ کم خطرے کے اوزان پر مشتمل تھا۔ چونکہ خطرہ قرض بہ وزن اثاثے 0.38 فیصد کم ہو گئے اس لیے اوسط کاسی اثاثوں کی فیصد کے لحاظ سے خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کا حصہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں 5.3 فیصدی درجے کم ہو گیا۔ یہ رجحان قلیل مدت میں توسازگار رہے تاہم مستقبل میں شعبہ بینکاری کی انتظام خطرہ کی استعداد کو متاثر کر سکتا ہے (شکل 3.11)۔

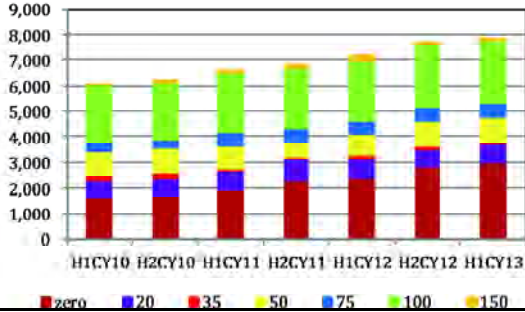
شکل 3.10: شرح سود خطرہ، خطرہ قرض کے بڑے جز کے طور پر



شکل 3.11: شعبہ بینکاری کے خطرہ کی کیفیت میں کمی (فیصد)



شکل 3.12: خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کی تقسیم بلحاظ خطرہ وزن (ارب روپے)



جدول 3.4: بینکوں کی تقسیم بلحاظ شرح کفایت سرمایہ

فیصد	10 سے کم	15 تا 10	15 سے زائد	کل
شش 1-10ء	6	15	19	40
شش 2-10ء	5	13	20	38
شش 1-11ء	5	12	21	38
شش 2-11ء	5	10	23	38
شش 1-12ء	5	11	22	38
شش 2-12ء	5	9	24	38
شش 1-13ء	5	11	22	38

37 لیوراجی شرح کی تعریف ہے مجموعی اثاثوں میں سطح اول سرمائے کا تناسب (مخوض اثاثے دونوں جانب تطبیق ہوتے ہیں)۔ لیوراجی شرح کے معکوس کو لیوراجی اضافہ (multiples) کہتے ہیں۔ یہ شرح پاکستان میں ابھی تک لاگو نہیں ہوتی۔

کم خطرے کی کیفیت بینکوں کی بیلنس شیٹ میں پست خطرہ بہ وزن اثاثوں کی بڑھتی ہوئی سطح میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ سرکاری شعبے کی سرمایہ کاریوں کے بڑے حصے کے مطابق صفر خطرہ بہ وزن اثاثے جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں 36 فیصد تھے 2013ء کی پہلی ششماہی میں اپنی بلند ترین سطح 36.9 فیصد پر پہنچ گئے۔ مزید یہ کہ 20 فیصد خطرہ وزن رکھنے والے اثاثوں کا حصہ بڑھ کر مجموعی خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کے جزوان کا 9.8 فیصد ہو گیا جس کا سبب بہتر کریڈٹ ریٹنگ رکھنے والے اداروں کی جانب اکتشاف میں اضافہ تھا۔ دوسری طرف 50 اور 100 فیصد خطرہ وزن (جو عموماً بلا درجہ بندی کے قرض گیروں کو دیا جاتا ہے) رکھنے والے اثاثوں کا حصہ مسلسل گرتا رہا جو نجی شعبے کے قرضے کی سست نمونہ نتیجہ تھا (شکل 3.12)۔

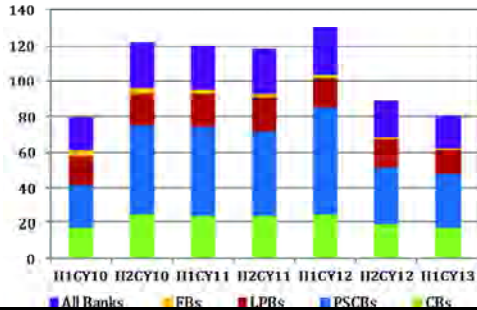
ضوابطی شرائط سے زائد سرمایہ اساس سے بینکوں کو غیر متوقع دھچکوں اور سخت نوعیت کے معاشی حالات سے کافی تحفظ مل گیا۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی مشترکہ ایکویٹی اساس کو مستحکم کرنے کی پالیسی کے تحت کم از کم سرمائے کی شرائط میں بتدریج اضافہ کیا ہے۔ اس طرز عمل کا نتیجہ پیشتر بینکوں کی مناسب شرح کفایت سرمایہ سے ظاہر ہے (جدول 3.4)۔ جو بینک کم از کم سرمائے کی شرائط پوری نہیں کر سکتے ان کے اثاثے پورے شعبے کے مجموعی اثاثوں کا صرف 6.6 فیصد ہیں اس لیے ان سے شعبہ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو کوئی بڑا خطرہ درپیش نہیں۔

بہتر معیار قرضہ نے بینکاری نظام کے مجموعی ادائیگی

قرض کی صلاحیت کے خاکے کے لیے گنجائش پیدا کی زیر جائزہ مدت کے دوران معیار قرضہ میں تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خطرات کم ہوتے رہے کیونکہ ضرر سرمایہ کا تناسب (خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کی شرح)، جو بینکوں کی ایکویٹی کی اس کسر کا اظہار یہ ہے جو غیر وصول شدہ قرضوں کے نقصانات سے ضرر کا شکار ہو سکتے ہیں، 2013ء کی پہلی ششماہی میں بہتر ہوا۔ اگرچہ یہ بہتری وسیع البنیاد تھی اور بینکوں کے تمام زمروں میں دیکھی گئی تاہم اس کا عمیق ترین اثر مقامی نجی بینکوں کے زمرے میں ہوا جہاں یہ تناسب 2013ء کی پہلی ششماہی میں گھٹ کر 13.7 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں 15.9 فیصد تھا (شکل 3.13)۔

بینکاری نظام کا لیوراجیہ مقررہ حدود کے اندر رہا پاکستان کے بینکاری شعبے کی لیوراجیہ شرح 137 ایکویٹی کی بڑھتی ہوئی سطحوں کی وجہ سے بہتر ہوتی رہی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح سطح اول سرمائے

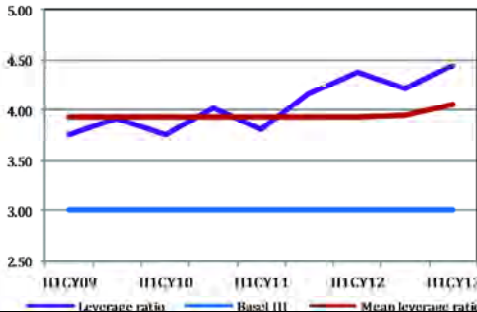
شکل 3.13: خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کی شرح کا مسلسل زوال (فیصد)



کے مقابلے میں بیلنس شیٹ پر موجود اکتشاف کی محدود نمو کی وجہ سے 24 بی بی ایس بڑھ گئی۔ مجموعی طور پر لیورا جیہ شرح 2013ء کی پہلی ششماہی میں 4.4 فیصد تھی جو بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی کی مقررہ کم از کم 3 فیصد کی حد سے کافی زیادہ ہے (شکل 3.14)۔ اس اظہار کے لیے کی مناسب سطح جو خطرے پر مبنی نہیں اور معیشت میں نمو کے امکانات کی بنا پر بینکاری صنعت مستقبل میں اپنا لیورا جیہ مزید بڑھانے کی استطاعت رکھتی ہے (جدول 3.5)۔

بینکاری نظام کی لچک

شکل 3.14: لیورا جیہ شرح (سطح اول اور کل اثاثے)



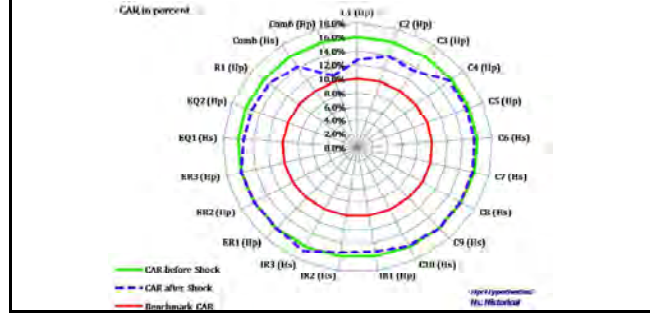
15.5 فیصد کی مضبوط شرح کفایت سرمایہ کی وجہ سے بینکاری نظام دباؤ کے تحت مختلف دھچکوں کے مقابلے میں لچک کا مظاہرہ کرتا رہا۔ شعبہ بینکاری پر قرضے، بازار، سیالیت اور متعدد خطرات کے دباؤ کے دھچکوں سے توثیق ہوتی ہے کہ یہ نظام دباؤ کے دھچکے بآسانی برداشت کر سکتا ہے۔³⁸ ہم بات یہ ہے کہ دھچکے قبل 13.1 فیصد سے زائد شرح کفایت سرمایہ رکھنے والے تمام بینک بشمول پانچ بڑے بینک ادائیگی قرض کی صلاحیت کے دھچکے بآسانی برداشت کر سکیں گے۔

حسابیت کے تجزیے میں نظام کی دھچکے کے بعد کی شرح کفایت سرمایہ مضبوط رہے گی گوکہ خطرہ قرض جزدان کو پختہ والے بعض دھچکوں کا بینکاری نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خا کے پر نمایاں اثر ہوگا۔ قرض کے دھچکے بشمول (سی ون) جن میں فعال قرضوں کے 10 فیصد کے مساوی غیر فعال قرضوں میں اضافہ فرض کیا گیا ہے، نجی شعبے کے تین سب سے بڑے انفرادی قرض گیروں کی نادر ہندگی (سی ٹی)، اور تین سب سے بڑے قرض گیروں (فنڈ اور غیر فنڈ دونوں) کی نادر ہندگی کا دھچکا بینکاری نظام کی دھچکے کے بعد کی شرح کفایت سرمایہ کو 333 بی بی ایس تک گھٹا دے گا (شکل 3.15)۔ صف اول کے کارپوریٹ اور گروپ اکتشاف کے بلند ارتکاز کے نظمی مضمرات کے پیش نظر بینکیوں کو ان اکتشافات کی محتاط نگرانی کی ضرورت ہے۔

جدول 3.5: تحفظ سرمایہ شش 1-13ء

شرح فیصد	مفروضہ	موجودہ	تم ارب روپے
-	807	807	سرمایہ
2,851	8,073	5,222	خطرہ یہ وزن اثاثے
10.0%	15.5%		شرح کفایت سرمایہ

شکل 3.15: بینکاری نظام کے ادائیگی قرض کی صلاحیت پر حساسیت کی جانچ کا اثر، جون 13ء



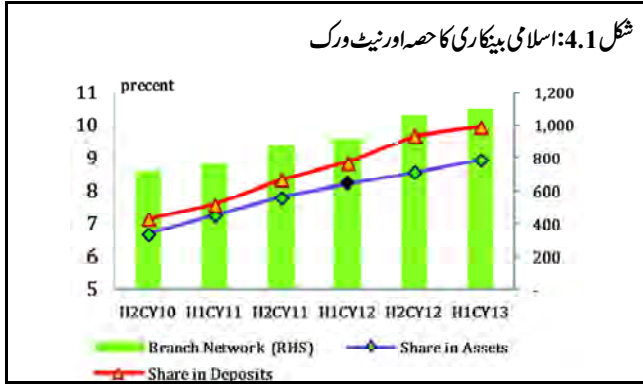
خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں میں خاصے اضافے کے باوجود مجموعی طور پر 8.3 فیصد کا حصہ خطرات بازار کا خا کے پیش کرتا رہا۔ نتیجتاً خطرہ بازار سے منسلک حساسیت کے دھچکوں کا بینکیوں کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خا کے پر کم سے کم اثر ہوا (شرح کفایت سرمایہ میں زیادہ سے زیادہ 85 بی بی ایس کی کمی)۔ اسی طرح سیالیت کے دباؤ کی جانچ کے تجزیے سے، جس میں اثاثوں کی خاصی مقدار نکلائے جانے اور متغیر فنڈز کے علاوہ سیال تسکات کی قدر میں کمی کا مفروضہ قائم کیا گیا تھا، پتہ چلا کہ نظام میں فنڈز پر مبنی خاصی سیالیت امنیتیں نکلوائے جانے اور متغیر فنڈز کے خلاف کافی تحفظ فراہم کرے گی۔ اسی طرح حکومتی تسکات کی قدر پر ہیئر کٹ سے بازل سوم فریم ورک کے تحت متعین کردہ سیالیت کو رنگ تناسب اس تناسب کی کم از کم قابل قبول قدر 1 سے خاصا اوپر رہے گا۔

38 جانچ کے منظر ناموں میں ناکام ہونے والے بینکیوں کی تعداد جاننے کے لیے دیکھئے ضمیمہ 1.15۔

اسلامی بینکاری کی اثاثہ جاتی بنیاد میں نمو پاکستان میں بینکاری شعبے کی نمو سے تجاوز کر چکی ہے کیونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری کا حصہ بڑھ کر 9 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ صنعت کے رجحان کے برعکس مالکاری سرگرمیوں کے لیے فنڈز کا بہاؤ سرمایہ کاریوں سے تجاوز کر گیا۔ مالکاری وسیع البنیاد تھی جس میں بڑا حصہ اجارہ و تقلیل مشارکہ کے تحت طویل مدتی سرمایہ کاری کا تھا جبکہ مشارکہ مالکاری میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں معمولی بہتری دیکھی گئی اگرچہ غیر فعال مالکاری میں کچھ اضافہ ہوا تھا۔ تموین کے بلند چارج اور رسائی میں توسیع کے باعث بڑھتے ہوئے عملی اخراجات کی وجہ سے آمدنی کی کارکردگی معتدل رہی۔ کفایت سرمایہ معمولی بہتری کے ساتھ مستحکم رہی۔

اسلامی بینکاری کو عالمی سطح پر اہمیت حاصل ہوتی رہی۔۔۔

اسلامی بینکاری گذشتہ دہائی میں اسلامی مالکاری کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہے اور اسے نظمی اہمیت حاصل ہونا شروع ہو گئی ہے۔ اسلامی بینکاری میں 2007ء تا 2012ء کے دوران 19.1 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو ہوئی جس سے اس کے اثاثے بڑھ کر لگ بھگ 12.8 کھرب روپے تک پہنچ گئے۔³⁹



پاکستان میں اسلامی بینکاری کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔۔۔

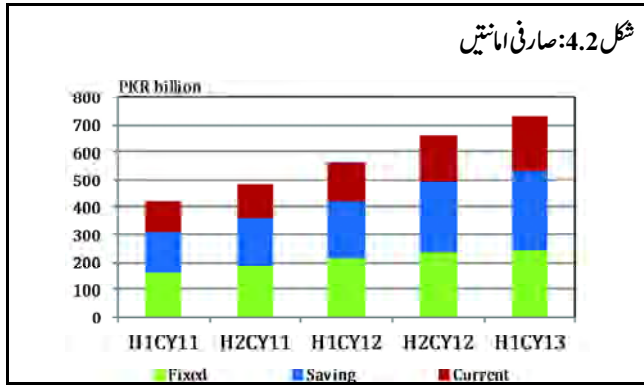
2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں اسلامی بینکاری کے حجم اور سرایت میں توسیع جاری رہی (شکل 4.1)۔ اثاثوں میں 7.9 فیصد اضافے کے ساتھ اسلامی بینکاری کا حصہ 40 بی پی ایس اضافے کے ساتھ بڑھ کر 9 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ مالکاری و سرمایہ کاری دونوں سرگرمیوں کا اس نمو میں حصہ ہے تاہم مالکاری میں دو ہندی اضافہ ہوا جو مسلسل دوسری ششماہی کے دوران سرمایہ کاری سرگرمیوں سے زائد رہا ہے۔ سرمایہ کاری کی سرگرمیاں بڑی حد تک حکومتی اجارہ صلوک میں سرمایہ کاریوں تک محدود رہیں۔ اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئی) کی عملی کارکردگی میں تموین کے بلند چارج اور بڑھتے ہوئے اخراجات کے سبب کسی حد تک بگاڑ دیکھا گیا (جدول 4.1)۔

مطلوبہ فنڈنگ کے لیے امانتیں رقوم فراہم کرتی رہیں۔۔۔

امانتیں اسلامی بینکاری اداروں کی فنڈنگ کا اہم ذریعہ ہیں۔ اسلامی بینکاری

اداروں کی جانب سے ان میں توسیع کی کوششیں اور اپنے موجودہ برانچ نیٹ ورک کا استعمال امانتوں کی بنیاد میں پائیدار اضافے کے پس پردہ اہم قوت ثابت ہوا ہے۔ 2013ء کی

39 آئی ایف ایس بی: اسلامی مالی صنعت کے استحکام کی رپورٹ 2014ء



پہلی ششماہی میں اسلامی بینکاری اداروں کی امانتوں کی بنیاد میں 9.1 فیصد اضافہ ہوا، جس سے اسلامی بینکاری اثاثوں میں توسیع کی مالکاری کی گئی (شکل 4.2)۔ مضاربہ کے آمیزے (چپت و میعاد) اور قرض (جاری) امانتوں میں ماضی کے رجحان کے مطابق بالترتیب 69 فیصد اور 26 فیصد اضافہ ہوا جو کہ اسلامی بینکاری اداروں کے مجموعی کاروبار سے ہم آہنگ ہے۔

مالکاری بڑھتی رہی اور اضافہ وسیع بنیاد تھا۔۔۔

2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مالکاری میں 12.8 فیصد نمو ہوئی جو سرمایہ کاری میں 11.3 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔ پچھلے 5 برسوں میں مالکاری کا حصہ کم رہا ہے⁴⁰ لیکن 123 بی بی پی ایس اضافے کے ساتھ یہ بڑھ کر 29 فیصد تک پہنچ گیا۔ نجی شعبہ فنڈز کا سب سے بڑا استعمال کنندہ رہا جس میں اضافی فنڈز قرض گیر کے زیادہ متنوع زمروں کو فراہم کیے گئے (شکل 4.3) جبکہ سرکاری شعبے کا مالکاری میں حصہ 11 فیصد تھا جس میں 59 فیصد اضافہ دیکھا گیا، جس کا اہم سبب اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے مالکاری تھی۔



2013ء کی پہلی ششماہی میں کارپوریٹ شعبے نے بیشتر قرضے طویل مدتی سرمایہ کاری اور تجارتی ضروریات کے لیے حاصل کیے۔ اسلامی طریقوں کے لحاظ سے زیر جائزہ مدت میں کچھ حوصلہ افزا رجحانات دیکھنے میں آئے۔ مشارکہ مالکاری (شراکتی طریقے پر مبنی) 100 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 14.4 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ اجارہ و تقلیل مشارکہ کے تحت خاصی مالکاری کارخ میں تکمیل سرمایہ کی سمت تھا۔ بینکوں نے مراہجہ مالکاری کے تحت اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے بھی قرضے دیے (جدول 4.2)۔ دوران ششماہی ٹیکسٹائلز، کیمیکلز اور توانائی کی پیداوار و ترسیل کے شعبوں نے نئی مالکاری حاصل کی۔

جدول 4.2: مالکاری کے اسلامی طریقے

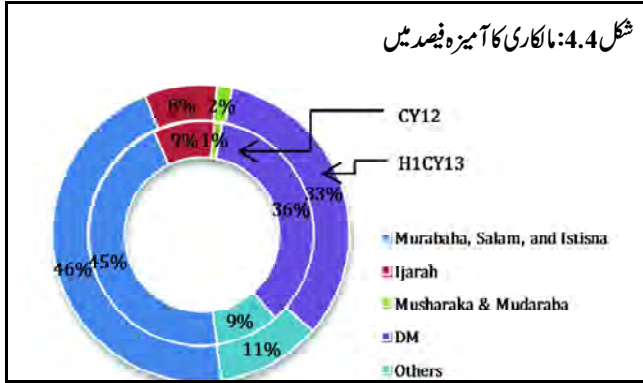
نوع (فیصد)	شش 1، 2013ء	شش 2، 2012ء	شش 1، 2012ء
مراہجہ	14.3	97.6	75.1
سلم	82.8	13.4	7.4
اصحناغ	(14.9)	15.1	10.8
مشارکہ	108.6	4.0	1.9
کاراجارہ	(7.7)	10.1	10.9
پائٹ و شیری اجارہ	2.6	4.9	4.8
سازوسامان کا اجارہ	13.0	6.7	5.9
دیگر اجارہ	149.5	1.5	0.6
تقلیل مشارکہ	3.7	90.2	87.1
اسلامی برآمدی نو مالکاری	6.7	12.6	11.8
مضاربہ	(19.7)	0.5	0.6
دیگر اسلامی طریقے	70.9	18.6	10.9
کل	12.4	275.2	208.4

قرضوں کے بہاؤ میں بہتری کے باوجود، تجارت سے متعلق طریقوں کو اسلامی بینکاری میں بالادستی حاصل ہے۔ مراہجہ، تقلیل مشارکہ اور اجارہ کے تحت قرضوں کا مالکاری کے آمیزے میں حصہ 86 فیصد ہے (شکل 4.4)۔ مالکاری کے شراکتی طریقے کی حوصلہ افزائی کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی بینکاری ادارے شراکت پر مبنی مالکاری کے طریقے دریافت کر کے اثاثوں پر مبنی حکمت عملی کی پالیسی پر دوبارہ توجہ مرکوز کریں۔ اسی لیے، ضابطہ کار شریعت سے ہم آہنگ فریم ورک میں بہتری لانے اور صنعت کی روایات کو ہم آہنگ کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ زیر

جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک نے اے اے او آئی ایف آئی اور شرعی معیارات سے ہم آہنگ سہولتوں کی فراہمی کے لیے بعض ہدایات جاری کی ہیں۔⁴¹

40 2012ء میں مالکاری کا حصہ 2008ء کے 52 فیصد سے کم ہو کر 28 فیصد رہ گیا۔

41 آئی بی ڈی سرکولر نمبر 1، 2 اور 3 برائے 2013ء۔ دیکھئے لنک: <http://www.sbp.org.pk/ibd/2013/index.htm>



صنعت کے رجحان کے مطابق اسلامی بینکاری اداروں کی صارفی مالکاری کے جزدان میں بتدریج اضافہ دیکھا گیا۔ اسلامی فنڈز کے اس دوسرے اہم ذریعے میں 10 فیصد نمودیکھی گئی جس میں سے بیشتر قرضوں کی تقسیم کار مالکاری، کار اجارہ کے تحت رہن اور نقلیل مشارکہ تک محدود رہی۔ صارفی مالکاری کے دیگر اجزا معمولی تبدیلیوں کے ساتھ زیر جائزہ مدت کے دوران تقریباً منجمد رہے (جدول 4.3)۔ اسلامی بینکاری اداروں کی مالکاری کے جزدان میں ایس ایم ای ای اور زراعت کا حصہ 4 فیصد کی معمولی سطح پر ہے، اگرچہ ایس ایم ای وزری مالکاری کو فروغ دینے کے لیے بعض ضوابطی اقدامات کیے گئے تھے۔

جبکہ سرمایہ کاریاں بڑی حد تک اجارہ صکوک تک محدود رہیں۔۔۔

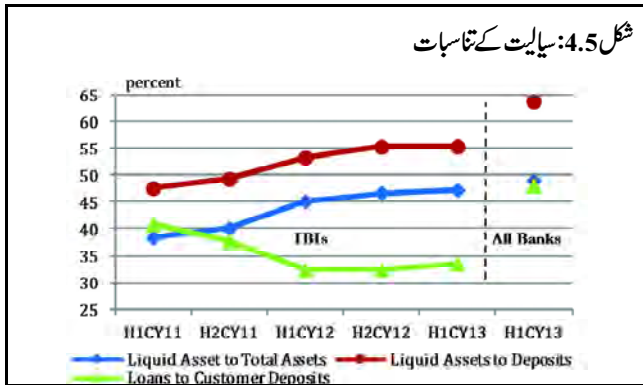
جدول 4.3: جزدان مالکاری

نمبر (فیصد)	شش 1، 2013ء	شش 2، 2012ء	شش 1، 2012ء	گزارہ
7.8	192.9	179.0	146.5	کارپوریٹ شعبہ
6.7	82.1	76.9	63.7	میں سرمایہ کاری
(0.7)	88.8	89.4	71.6	جاری سرمایہ
74.7	22.0	12.6	11.2	تجارتی مالکاری
1.2	10.2	10.1	10.8	ایس ایم ای
42.4	3.5	2.5	2.9	میں سرمایہ کاری
(16.2)	5.3	6.4	5.8	جاری سرمایہ
8.0	1.3	1.2	2.1	تجارتی مالکاری
21.6	0.2	0.2	0.1	زراعت
9.6	35.1	32.0	30.8	صارفی مالکاری
66.5	29.7	17.8	15.3	اجناسی مالکاری
19.92	5.4	4.5	4.6	دیگر
12.3	273.6	243.7	208.2	کل

گذشتہ چند برسوں کے دوران حکومت کی جانب سے مالکاری کی بلند ضروریات کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کو قرضوں کا کمزور بہاؤ اور امانتوں میں بتدریج نمونے اسلامی بینکاری اداروں کو پرکشش نرخوں پر دستیاب حکومتی اجارہ صکوک میں خاصی مقدار میں سرمایہ کاری کرنے کا موقع فراہم کیا۔ یہ رجحان 2013ء کی پہلی ششماہی میں بھی جاری رہا کیونکہ اسلامی بینکاری اداروں نے اجارہ صکوک میں مزید 12.9 فیصد کا اضافہ کر دیا جس سے ان کا حجم بڑھ کر 314.6 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس کے نتیجے میں زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران سیالیت کے اظہاریوں میں بہتری آگئی کیونکہ روایتی بینکاری کے مقابلے میں سیال اٹاٹھے اور مجموعی اٹاٹھوں اور سیال اٹاٹھوں اور امانت کا تناسب بڑھ کر بالترتیب 47.2 فیصد اور 55.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم، اس وجہ سے مالکاری اور امانت کا تناسب 33.5 فیصد کی مایوس کن سطح پر رہا جبکہ روایتی بینکاری کا تناسب 47.5 فیصد رہا (شکل 4.5)۔

سیالیت کا انتظام صنعت کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔۔۔

اگرچہ حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک نے اسلامی بینکیوں کو طویل مدتی سیالیت فراہم کی ہے تاہم شریعت سے ہم آہنگ اختراعی قلیل مدتی سیالیت کے انتظام کے آلات کو ترقی دینا ابھی تک ایک چیلنج ہے۔ بین الینک سیالیت کے تمسکات کی محدود فراہمی



کی صورت میں اسلامی مالکاری کے طریقوں اور امانتوں کی ساخت کی داخلی خصوصیات کے باعث اسلامی بینکاری ادارے روایتی بینکیوں کے مقابلے میں خطرہ سیالیت کے مقابلے میں زیادہ کمزور ہیں۔ اسٹیٹ بینک صنعت کے اشتراک سے ایسے ہی ایک تمسک کی تیاری پر کام کر رہا ہے۔ اسلامی بینکاری اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اٹاٹھوں کو متنوع بناتے ہوئے فنڈ کے انتظام کے طریقوں اور واجبات کی ساخت کو متنوع بنائیں۔

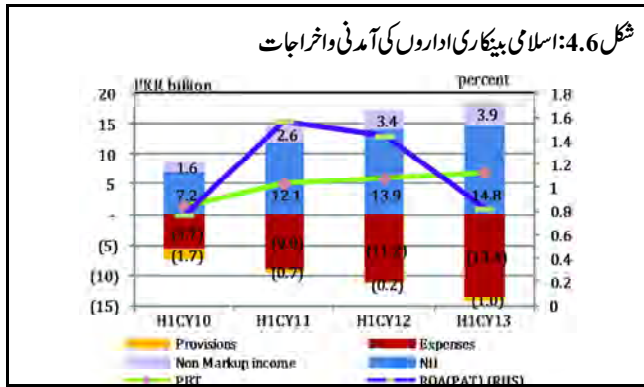
اٹاٹھ جاتی معیار میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔۔۔

قرضہ جزدان کے اٹاٹھ جاتی معیار میں زیر جائزہ مدت کے دوران بہتری کا عمل

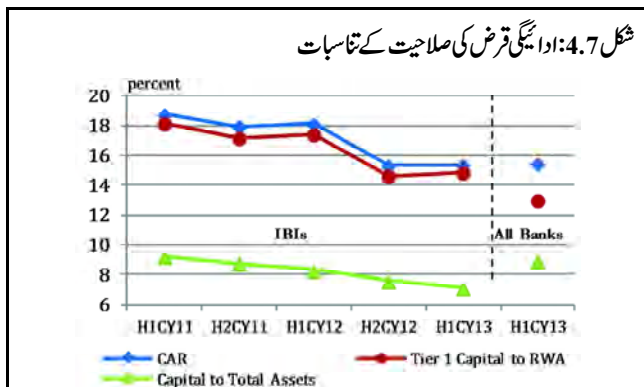
جدول 4.4: اسلامی بینکاری اداکار						
تمام بینک	اسلامی بینکاری ادارے					
	شش 1، 13ء	شش 2، 12ء	شش 1، 12ء	شش 2، 11ء	شش 1، 11ء	شش 2، 11ء
این پی ایف و مالکاری	14.8	7.1	7.6	8.8	7.6	7.5
خالص این پی ایف و مالکاری	4.4	2.5	2.7	3.8	2.9	3.2
این پی ایف و تموین	73.2	66.1	66.5	59.5	63.0	60.0
خالص این پی ایف و سرمایہ	19.4	12.2	11.1	13.4	10.2	14.3
اسلامی بینکاری برائے			اسلامی بینک			
شش 1، 13ء	شش 2، 12ء	شش 1، 12ء	شش 1، 13ء	شش 2، 12ء	شش 1، 12ء	
3.9	4.3	4.3	8.7	9.2	11.5	خالص این پی ایف و مالکاری
1.9	2.3	2.8	2.9	2.9	4.4	خالص این پی ایف و مالکاری
52.3	48.5	36.9	69.2	70.5	64.4	تموین اور این پی ایف
8.0	9.0	11.0	14.5	12.3	14.6	خالص این پی ایف و سرمایہ

جاری رہا اگرچہ غیر فعال فنڈز میں کچھ اضافہ دیکھا گیا۔ این پی ایف اور مالکاری اور خالص این پی ایف و خالص مالکاری میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی دیکھی گئی کیونکہ مالکاری میں نمونے غیر فعال فنڈز کی نمونہ کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ تموین کی کوریج کا تناسب معمولی کمی کے ساتھ 66.1 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا۔ پرخطر سرمایہ (خالص این پی ایف اور مجموعی سرمایہ) بڑھ کر 12.2 فیصد ہو گیا جس کا سبب سرمائے میں نمونہ کی سست رفتار ہے، اگرچہ یہ 19.4 فیصد کی صنعتی اوسط سے خاصا کم تھا (جدول 4.4)۔

اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی کسی قدر معتدل رہی۔۔۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی نفع یابی میں عملی اخراجات میں مسلسل اضافے اور تموین کے اخراجات میں تیزی سے اضافے کے باعث بگاڑ دیکھا گیا۔ منافع قبل از ٹیکس 27 فیصد کی سال بسال کمی کے بعد 4.3 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس کے نتیجے میں اسلامی بینکاری اداروں کا منافع 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 0.8 فیصد رہ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 4.6)۔



بلند غیر فعال قرضوں کی وجہ سے تموین کے چارج میں چارگنا تک اضافے کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران غیر مارک اپ اخراجات میں 20 فیصد تک اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح، عملی اخراجات اور آمدنی کا تناسب بڑھ کر 71.7 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ بڑھتے ہوئے انتظامی اخراجات سے اسلامی بینکاری اداروں کے مستعد آپریشنز کے بارے میں خدشات پیدا ہوتے ہیں تاہم براؤننگ نیٹ ورک میں تیزی سے اضافہ اور متعلقہ وسائل اس اضافے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح ہم توقع کر سکتے ہیں کہ صنعت کی مستعدی کے تناسب آئندہ چند برسوں تک بلند سطح پر رہ سکتے ہیں۔ تاہم، مالی جزدان کی متاثرہ حصے کے لیے تموین کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کو تکنیکی عملی مسائل کا سامنا ہے۔

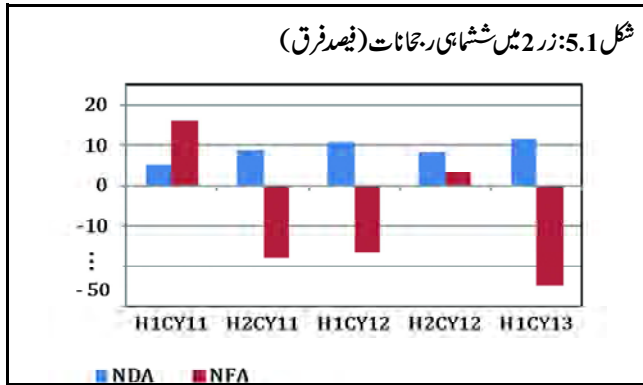


2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسلامی بینکوں کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ 42 معمولی بہتری کے ساتھ لیکن کسی تبدیلی کے بغیر 15.4 فیصد کی سطح پر رہی (شکل 4.7)۔ اجزائے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل سرمائے کے ساتھ خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2 فیصد اضافہ ہوا۔ سرمائے میں اضافہ بچت کردہ آمدنی اور سالانہ نتائج کے اعلان کے بعد ادا شدہ سرمایہ جمع ہونے کے باعث ممکن ہوا جبکہ خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اضافے کی وجہ سے خطرہ باز اربہ وزن اثاثے 50 فیصد تک بڑھ گئے۔ تمام اسلامی بینکوں نے اپنی شرح کفایت سرمایہ کو مطلوبہ سطح سے بلند رکھا اگرچہ بعض کو 9 ارب روپے کی کم از کم سرمائے کی شرط پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا تھا۔

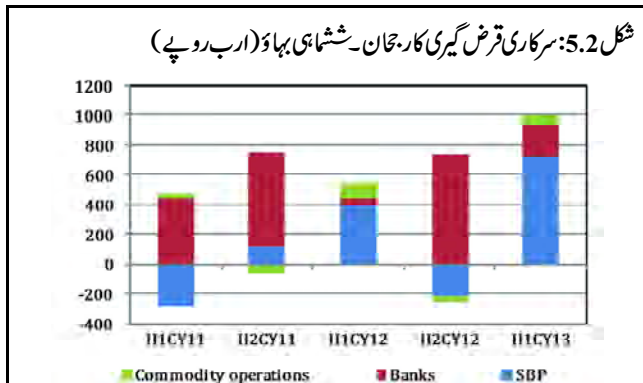
42 جو صرف اسلامی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ کو ظاہر کرتا ہے۔

دہرے خسارے اور سست اقتصادی کارکردگی (ماسوائے گرتی ہوئی گرانی) نے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی مالی منڈیوں کی آزمائش جاری رکھی۔ بازار زر نے منڈی میں کافی سیالیت برقرار رکھنے کی غرض سے بڑی حد تک اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار زر کے سودوں کی صورت میں معقول ادخال پر انحصار کیا کیونکہ حکومت کی بھاری مالکاری ضروریات کی غیر یقینی کیفیت کی بنا پر سیالیت دباؤ میں رہی۔ اسی طرح جاری کھاتہ منفی ہو جانے اور مرکزی بینک کی تحویل میں زر مبادلہ ذخائر متواتر گرتے رہنے سے بازار مبادلہ بھی تغیرات کا شکار رہا اور اس کے احساسات جامد رہے۔ دریں اثنا، ایکویٹی منڈی میں تیزی کے احساسات مزید راسخ ہو گئے اور کارپوریٹ کی بہتر آمدنی، منافع منقسمہ کی توقع اور پرامن سیاسی تبدیلی کی بنا پر اس دوران اشاریے میں 24.2 فیصد اضافہ ہو گیا۔

بازار زر کی سیالیت اور گرتے ہوئے ذخائر سے مالی منڈیوں کی آزمائش ہوئی



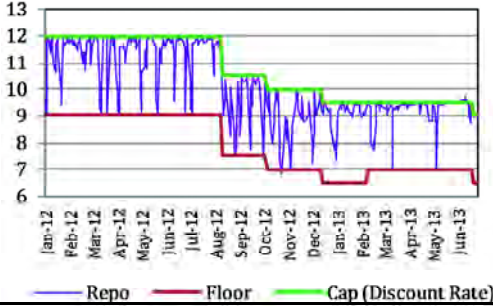
مالی منڈیوں نے متواتر چلے آ رہے دہرے خسارے اور ناسازگار کاروباری حالات (نچی شے کے لیے قرضوں کی گنجائش نہ ہونا، توانائی کی قلت، امن و امان پر خدشات وغیرہ) سے پیدا ہونے والی اقتصادی دشواریوں کا کافی حد تک مقابلہ کیا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران زر مبادلہ کے کم ہوتے ہوئے ذخائر کے نتیجے میں بھاری مالیاتی قرض گیری، شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ اور منڈی میں منفی احساسات کی بنا پر منڈیوں کو دشواری ہوئی۔ ان منفی حالات کے باوجود مالی منڈیوں نے مناسب کارکردگی دکھائی اور زیر جائزہ عرصے کے دوران مختلف معاشی زمروں کو مالی وساطت فراہم کرتی رہیں۔



محاصل اور اخراجات کا فرق پورا کرنے کی غرض سے حکومت کی ضروریات بڑھ گئیں جس سے بازار زر کی سیالیت پر دباؤ آ گیا۔ اسی طرح، جاری حسابات کا خسارہ بڑھنے اور ذخائر گھٹنے سے بازار مبادلہ پر بھی دباؤ پڑا۔ تاہم شرح مبادلہ (روپیہ ڈالر) اس عرصے کے دوران صرف 2.5 فیصد کم ہوئی۔ ایکویٹی مارکیٹ میں تیزی رہی اور نشانہ کے ایس ای 100 اشاریہ مزید بڑھ کر 21,005 پوائنٹس ہو گیا جو 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 24.2 فیصد نمو ظاہر کرتا ہے، اس میں بڑا حصہ کارپوریٹ کی نفع یابی میں اضافے کا ہے جو مارکیٹ کی توقعات اور منافع منقسمہ کی ادائیگی کے مطابق رہا۔

بڑھتی ہوئی سرکاری قرض گیری سے بینکوں کے خالص ملکی اثاثے مزید 11.5 فیصد بڑھ گئے (شکل 5.1)۔ آئی ایم ایف کے قرضوں کی ادائیگی کی بنا پر زر مبادلہ کے ذخائر میں متواتر کمی ہوئی جس سے زیر جائزہ عرصے کے دوران خالص بیرونی اثاثے 50.9 فیصد گر گئے۔ اس سے حکومت کی مالکاری ضروریات مزید بڑھ گئیں جنہیں بڑی حد تک مرکزی بینک

شکل 5.3: شبینہ ریپوریٹ کاراجان (فیصد)

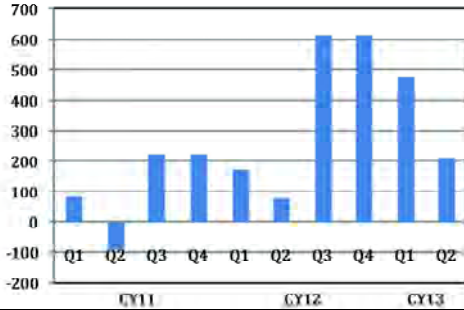


سے قرض لے کر پورا کیا گیا کیونکہ سرمایہ کاری پر کم منافع ملنے سے، اور کسی حد تک بازار زر میں کم سیالیت کی بنا پر اس عمل میں بینکوں کی دلچسپی نسبتاً کم ہو گئی (شکل 5.2)۔

بازار زر

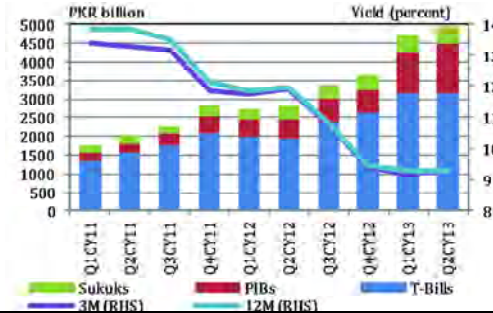
اسٹیٹ بینک کے کئی اقدامات کے باوجود بازار زر نسبتاً دباؤ میں رہا، ان اقدامات میں شرح سود کو ریڈور میں 50 بیس پوائنٹس⁴³ کمی بھی شامل ہے جس کا مقصد شرح مبادلہ کو مستحکم اور اضافی رسد زر کو کنٹرول کرنا تھا (شکل 5.3)۔ ان میں سے مؤخر الذکر مقصد پورا نہ ہو سکا کیونکہ حکومت نے مالیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک پر انحصار بڑھا لیا۔ دریں اثنا بازار زر کے سودوں میں بتدریج کمی کے باعث بینک سیالیت کی قلیل مدتی ضروریات پوری کرنے کے لیے، بالخصوص سال کی دوسری سہ ماہی میں، بین الیمنٹ ونڈو سے استعانت طلب کرنے لگے (شکل 5.4)۔⁴⁴ نتیجتاً شبینہ شرح، جو منڈی کی سیالیت کا ایک پیمانہ ہے، ششماہی کے بیشتر عرصے کے دوران شرح سود کو ریڈور کی بالائی حد کے قریب رہا۔

شکل 5.4: بازار زر کے واجب الادا سودے (ارب روپے)



2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے بینکوں، خصوصاً مرکزی بینک سے قرض گیری بڑھائی کیونکہ وہ منڈی کے شرکاء سے مطلوبہ رقم اکٹھی نہیں کر سکی تھی۔ وفاقی حکومت نے 665 ارب روپے قرض لیا جس میں سے بیشتر قرض عرصیت پوری کرنے والے ٹی بلوں کے اجراء ثانی اور مالی سال کی آخری سہ ماہی میں بڑھتے ہوئے اخراجات بشمول گردشی قرضے کی واپسی کے لیے تھا۔⁴⁵ دریں اثنا، بینکوں کو ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کمی کی توقع تھی چنانچہ وہ قلیل مدتی تمسکات میں سرمایہ لگانے سے گریزاں رہے۔ ٹی بلوں کا حجم گذشتہ چند سال سے اضافے کے رجحان کے برعکس زیر جائزہ عرصے کے دوران کم ہوا جبکہ پی آئی بیز میں سرمایہ کاری خاصی بڑھ گئی خصوصاً پریل تا جون سہ ماہی میں، جس کا سبب اداروں کے مابین گردشی قرضے کا تصفیہ تھا (شکل 5.5)۔

شکل 5.5: سرکاری تمسکات کا واجب الادا حجم



سرکاری قرضہ آلات کی فیلامی سے ملی جلی تصویر ابھری

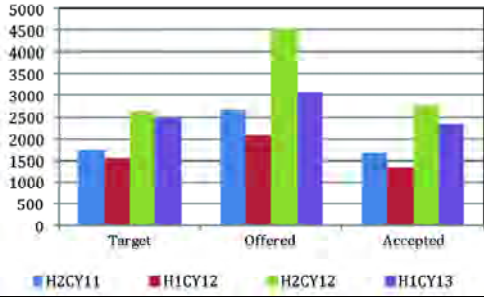
مئی 2013ء کے وسط میں انتخابی نتائج کے اعلان تک ٹی بلوں کی فیلامی عموماً مایوس کن رہی۔ جنوری 2013ء میں دو نیلامیوں میں پیشکشوں اور ہدف کا تناسب 1.88 سے شروع ہوا اور فروری کے دوران نیلامیوں میں 0.57 تک گر گیا۔ پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی پیشکشوں اور ہدف کا تناسب 1.38 رہا، تاہم انتخابات کے بعد بولیاں دینے کا رجحان بہتر ہو گیا اور یہ اوسط تناسب 1.5 تک چلا گیا۔ بحیثیت مجموعی 2012ء کی دوسری ششماہی میں یہ تناسب 1.73 تھا جو 2013ء کی پہلی ششماہی میں گر کر 1.25 ہو گیا (شکل 5.6)۔ مارکیٹ کے

43 فروری 2014ء میں جاری کردہ زرعی پالیسی بیان میں شرح سود کو ریڈور (ڈسکاؤنٹ ریٹ - ریپوریٹ) 300 پی پی ایس سے کم کر کے 250 پی پی ایس کر دیا گیا۔

44 2013ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بینکوں نے ڈسکاؤنٹ ونڈو سے 102 بار رجوع کیا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 57 بار کیا تھا۔

45 گردشی قرضے میں کمی کے لیے ایک متحرک طریقہ کار سے مدد لی گئی تھی جس میں نقد رقم، پی آئی بیز کے اجراء اور حکومت سے منافع منقسمہ کی قابل وصولی رقم کی ایڈجسٹمنٹ کے ذریعے تصفیہ کرایا گیا۔

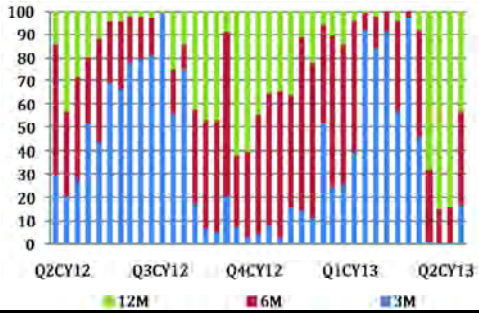
شکل 5.6: ٹی بل نیلامیوں کا خاکہ (ارب روپے)



روپے میں اس تبدیلی کا سبب قلیل مدتی آلات پر بے کشش یافت اور سرکاری قرض گیری کا ناقابل پیش گوئی ہونا تھا۔

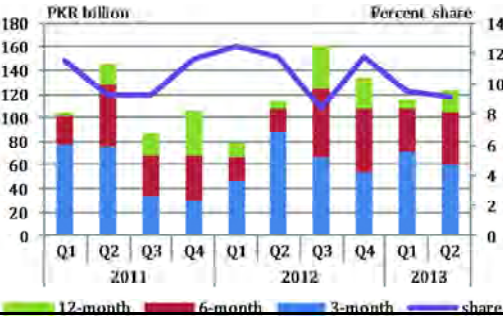
پوری ششماہی کے دوران ڈسکاؤنٹ ریٹ 9.5 فیصد رہا، صرف جون 2013ء کے آخری ہفتے میں 50 بی پی ایس کٹوتی کر دی گئی۔ مارکیٹ کا خیال تھا کہ ڈسکاؤنٹ ریٹ جوں کا توں رہے گا، چنانچہ جنوری تا فروری 2013ء کے دوران بینکوں نے چھ ماہی ٹی بلوں میں زیادہ پیشکشیں دیں، تاہم بینکوں کو چونکہ ڈسکاؤنٹ ریٹ میں اضافے کی توقع تھی اس لیے تین ماہی بلوں کی بولیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ بعد میں جب گرائی کی شرح گر کر مئی 2013ء میں 5.1 فیصد ہو گئی (سال بسال)، اور 11 مئی 2013ء کے عام انتخابات کے بعد مثبت احساسات پروان چڑھے تو بینکوں نے ڈسکاؤنٹ ریٹ گرنے کی توقع کی جس کی بنا پر مئی تا جون 2013ء کے دوران بارہ ماہی ٹی بلوں کے لیے پیشکشیں اوسطاً 66 فیصد بڑھ گئیں (شکل 5.7)۔

شکل 5.7: ٹی بل کی پیش کردہ مدت (فیصد حصص)



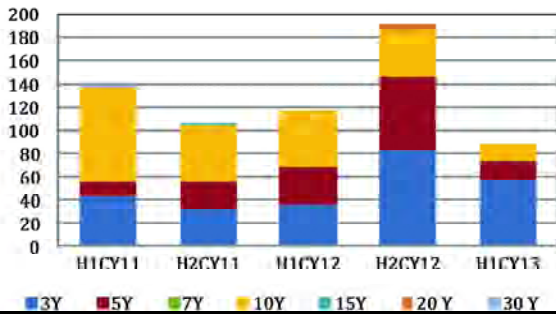
حکومت نے ٹی بل کی نیلامیوں میں مالی اداروں کے ساتھ عام لوگوں اور کاروباری اداروں کو بھی غیر مسابقتی بولیوں کے ذریعے سرمایہ کاری کے مواقع دیے، تاہم ٹی بل کی نیلامیوں کی طرح غیر مسابقتی بولیوں کی قبولیت بھی 2013ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ماند رہی اور قبولیت کا جو تناسب دسمبر 2012ء میں 11.7 فیصد تھا وہ مارچ 2013ء کی سہ ماہی میں گر کر 9.5 فیصد رہ گیا۔ اگرچہ غیر مسابقتی بولیوں کا حجم دوسری سہ ماہی میں بڑھ گیا تاہم ٹی بلوں کی زیادہ قبولیت نے جون 2013ء میں اس تناسب کو مزید گھٹا کر 9.3 فیصد کر دیا (شکل 5.8)۔ غیر مسابقتی بولیوں میں کمی کی وضاحت یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ سرمایہ کاروں کو دوسری جگہوں پر، مثلاً ایکویٹی مارکیٹ میں زیادہ بلند یافت کا موقع مل رہا تھا۔

شکل 5.8: غیر مسابقتی بولیوں کا متغیر حصہ

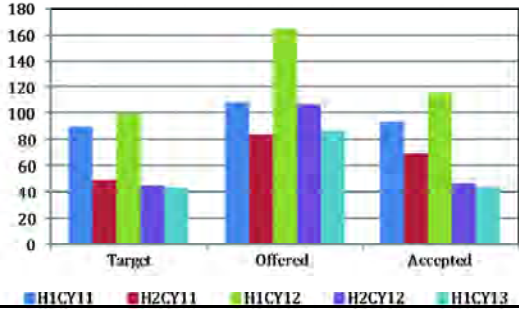


پی آئی بی نیلامیوں کی بھی صورتحال 2013ء کی پہلی ششماہی میں ٹی جلی رہی، پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے 75 ارب روپے ہدف کے مقابل 70 ارب روپے کی ملنے والی تمام پیشکشیں اس بنا پر مسترد کر دیں کہ بولی دہندگان (بینک اور مالی اداروں) نے بلند شرحوں کی پیشکش کی تھی۔ دریں اثنا 2013ء کی دوسری سہ ماہی میں جو تین نیلامیاں ہوئیں ان میں بہت بلند پیشکشیں ہوئیں (75 ارب روپے ہدف کے مقابل 189 ارب روپے کی پیشکشیں اور 87.3 ارب روپے کی قبولیت)۔ رجحان کے مطابق پی آئی بی کی بیشتر خریداریاں تین سالہ مدت کے لیے ہوئیں (شکل 5.9)۔ سرمایہ کار عرصیت کی عدم مطابقت (طویل مدت کی رقم نہ ملنے) کی بنا پر اور اقتصادی اور علاقائی و سیاسی بے یقینی کے

شکل 5.9: پی آئی بی کی قبول کردہ نیلامی کا خاکہ (ارب روپے)



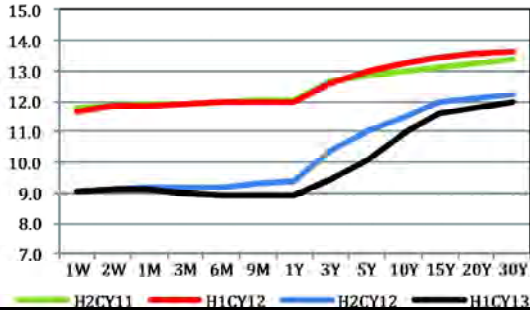
شکل 5.10: اجارہ وصولی کی نیلامی کا خاکہ (ارب روپے)



باعث طویل یعنی 15 سے 30 سالہ مدت کے لیے سرمایہ لگانے میں محتاط رہے۔

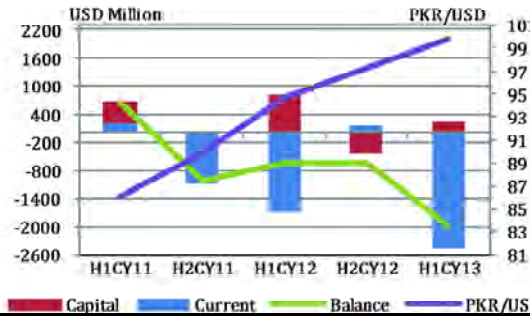
حکومت نے قرضہ اکٹھا کرنے کے روایتی طریقوں کے علاوہ اجارہ وصولی جاری کر کے بھی قرض گیری کی۔ تاہم پی آئی بی اور ٹی بی ایل جیسے روایتی قرضہ آلات کی طرح اجارہ وصولی کی نیلامی بھی 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران نسبتاً ماند رہی (شکل 5.10)۔ 43 ارب روپے کا ایک اجراء ہدف تھا جسے ڈیلروں نے عموماً سے پورا کیا کیونکہ پیشکش اور ہدف کا باہمی تناسب 2 رہا۔ پابند شریعت اداروں اور روایتی اداروں دونوں میں اجارہ وصولی کی یکساں زبردست طلب کے باوجود اجارہ کا حجم تنگی کے ساتھ محدود رکھا گیا کیونکہ اسے اصلی (physical) اثاثوں کا سہارا حاصل تھا اس لیے وصولی سے قرضہ اکٹھا کرنے کی حکومتی اہلیت پر ایک حد عائد ہوگئی۔

شکل 5.11: خطی یافت (فیصد)



ڈسکاونٹ ریٹ میں 50 بی پی ایس کمی کے اعلان (جون 2013ء) کے بعد والی مدت میں خطی یافت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرکزی بینک کے فیصلے کا مارکیٹ پر اثر محدود ہے کیونکہ قلیل مدتی شرحیں (ایک ہفتہ تا تین ماہ) کم و بیش جوں کی توں رہیں۔ اس سے بازار کی سیالیت کی اضافی طلب کا بھی اشارہ ملتا ہے۔ اسی طرح وسط مدت (تین ماہ سے ایک سال) کے پی کے آر وی ریٹس⁴⁶ پالیسی ڈسکاونٹ ریٹ میں 50 بی پی ایس کمی کے جواب میں معتدل کمی ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم زری زری کے اثرات تین تا دس سالہ عرصوں پر بلند ترین رہے ہیں جن کے ریٹ میں اوسطاً 82 بی پی ایس کمی ہوئی (شکل 5.11)۔

شکل 5.12: بیرونی کھاتے میں تبدیلیاں



بازار مبادلہ

بین الاقوامی رقوم رکنے سے بازار مبادلہ دباؤ میں رہا شرح مبادلہ میں تغیر کی بنا پر بازار مبادلہ میں دباؤ دیکھا گیا کیونکہ جاری کھاتے منفی ہو گیا اور بین الاقوامی ذخائر میں متواتر کمی ہوئی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کا

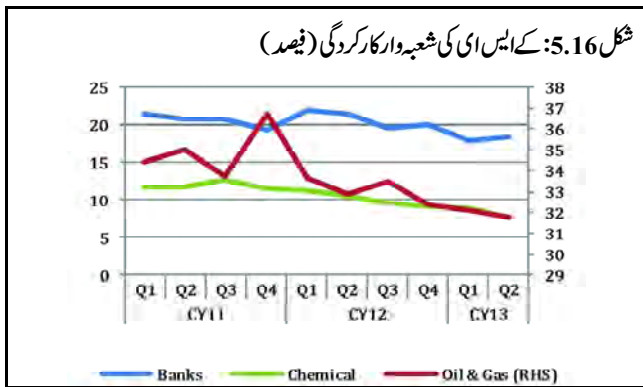
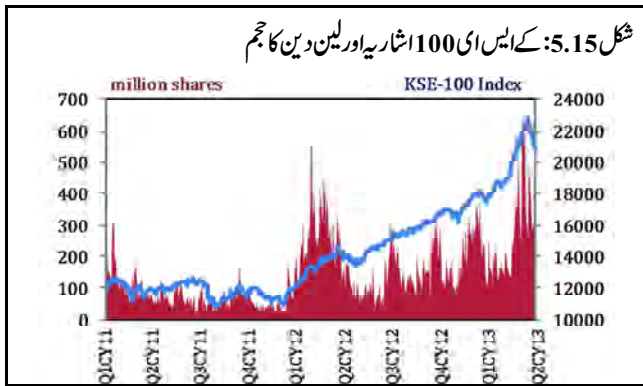
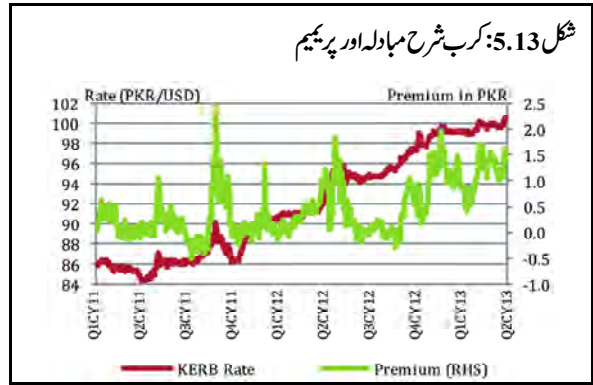
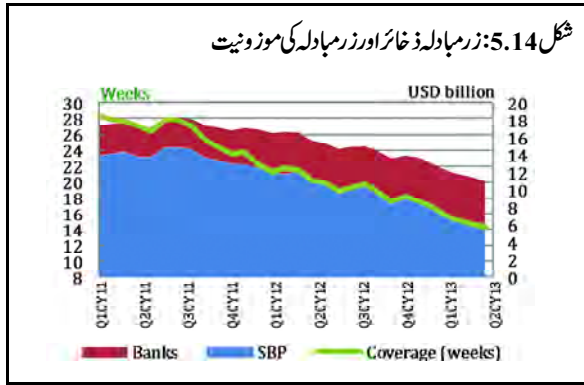
آغاز پُر امید سے ہوا کیونکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں جاری کھاتے میں فاضل رقم آئی۔⁴⁷ تاہم یہ رجحان جاری نہ رہا اور زیر جائزہ عرصے میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 2.5 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ زرمبادلہ ذخائر کی پوزیشن کمزور رہی، جس سے روپے ڈالر کی مساوات میں مزید کمی کے احساسات از خود پیدا ہوئے۔ خاص طور پر مالی رقوم کی خالص آمد رک جانے اور آئی ایم ایف کو قرضوں کی بھاری ادائیگی جاری رہنے سے پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر گر کر 6.01 ارب ڈالر پر آ گئے (شکل 5.12)۔⁴⁸ نتیجتاً بین الاقوامی اور کرب منڈیوں دونوں میں روپے ڈالر کی مساوات اتار چڑھاؤ کا شکار رہی، تاہم مرکزی بینک⁴⁹ کی جانب سے محتاط مداخلت کے نتیجے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے خاتمے

46 بازار ڈیلرز کے ڈیلرز یومیہ پاکستان ری ویلیویشن ریٹس کا تخمینہ لگاتے ہیں اور انہیں سرکاری تمکات کی باز قدر پیمائی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

47 اس میں پیشتر بہتری اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 1.8 ارب ڈالر وصولی سے ہوئی ہے۔

48 بینکوں کے پاس زرمبادلہ کے سیال ذخائر = بینکوں کی زرمبادلہ اثاثیں - زرمبادلہ مالکاری - زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر 11 ارب ڈالر ہیں جن میں اسٹیٹ بینک کے پاس 6.01 ارب ڈالر اور کرنل بینکوں کے پاس 5.01 ارب ڈالر بطور امانت ہیں۔

49 ستمبر 2013ء کے زری پالیسی بیان کے مطابق اسٹیٹ بینک نے نہ صرف بازار مبادلہ میں مداخلت کی بلکہ روپے والے ہانڈ پر زری انتظام کے ذریعے بیرونی کرنی والے اثاثوں سے زائد رکھیں۔ نیز بازار زری سیالیت کی کمی کے باعث بینکوں نے بازار زری کے سودوں کی بلند لگت سے بچنے کے لیے روپے کی سیالیت کو برقرار رکھنے کی غرض سے مرکزی بینک کے ساتھ اپنے پیشگی زرمبادلہ لین دین کا اجراء کیا جس سے شرح مبادلہ مستحکم رکھنے میں مدد ملی۔



پر یہ شرح مبادلہ معمولی سی یعنی 2.5 فیصد گری (م 13ء کی 5.1 فیصد) چنانچہ بازار مبادلہ نسبتاً مستحکم رہا۔

کرب مارکیٹ میں بھی خاصا تغیر دیکھا گیا، سست رو معیشت، کارکنوں کی گرتی ہوئی ترسیلات،⁵⁰ اور قبل از انتخابات عرصے کے دوران غیر یقینی سیاسی صورتحال جس کے اسباب ہیں۔ نیز زرمبادلہ ذخائر میں بتدریج کمی کے نتیجے میں مارکیٹ میں یہ احساس پروان چڑھا کہ مرکزی بینک مارکیٹ میں محدود مداخلت ہی کر سکتا ہے۔ نتیجتاً کرب مارکیٹ میں شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کے ساتھ ساتھ کرب پریمیم بھی بڑھ گیا جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں 0.25 روپے تھا اور 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.96 روپے ہو گیا (شکل 5.13)۔ علاوہ ازیں زرمبادلہ کی جو موزونیت دسمبر 2012ء کے دوران 18 ہفتے تھی وہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر 14.3 ہفتے رہ گئی (شکل 5.14)۔

بازار سرمایہ

ایکویتی مارکیٹ نئے ریکارڈ بناتی رہی ملک کی صف اول کی ایکویٹی مارکیٹ میں تیزی کے رجحان نے مزید زور پکڑا جس سے 2013ء کی پہلی ششماہی میں ایکویٹی زرخوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران کراچی اسٹاک ایکسچینج کے نشانیے کے ایس ای 100 اشاریے میں 24.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2012-13ء کے دوران 52.2 فیصد اضافہ ہوا (شکل 5.15)۔ پوری ششماہی کے دوران اشاریہ کا تاریخی بلندی کا سلسلہ جاری رہا، وفاقی بجٹ کے اعلان کے بعد اس ریکارڈ میں کچھ تھج کی گئی۔

اقتصادی حالات خصوصاً بیرونی شعبے میں منفی تبدیلیوں، اور ملکی کرنسی کی قدر میں مستقل کمی کے باوجود اشاریے میں اضافہ ہوتا رہا، تاہم کارپوریٹ کی مستحکم نفع یابی، پہلے سے زیادہ منافع منقسمہ کی توقعات اور انتخابات کے بعد پرامن طور پر سیاسی تبدیلی نے مارکیٹ میں ملکی اور بیرونی دلچسپی کو بڑھا دیا۔ اسی طرح حصص کی فروخت (turnover) جو سرمایہ

50 جنوری 2013ء میں کارکنوں کی ترسیلات کم ہو گئیں جس سے کرب پریمیم بڑھ کر اپنی بلند ترین سطح 1.96 تک پہنچ گیا جبکہ مارچ اور اپریل 2013ء میں کارکنوں کی ترسیلات بڑھ گئیں تو یہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مارچ میں اپنی بہت ترین سطح 0.39 فی ڈالر تک آ گیا۔

جدول 5.1: عالمی ایکویٹی مارکیٹ کے اشاریے				
فیصد فرق، شش 13ء	28 جون 13ء	31 دسمبر 12ء	29 جون 12ء	
13.8	14909.6	13104.1	12880.1	امریکہ (DJIA)
12.7	3403.2	3019.5	2935.1	امریکہ (NASComp)
-12.8	1979.2	2269.1	2225.4	چین (SSEA)
31.6	13677.3	10395.1	9006.7	جاپان (Nikkei)
5.4	6215.4	5897.8	5571.1	برطانیہ (FTSE)
2.7	3738.9	3641.0	3195.6	فرانس (CAC)
-16.5	1275.0	1526.9	1350.5	روس (آئی آئی)
4.6	7959.2	7612.3	6416.2	جرمنی (DAX)
-2.4	76294.5	78208.4	62543.4	ترکی (ISE)
-0.2	19395.8	19426.7	17429.9	بھارت (BSE)
11.6	4818.8	4316.6	3955.5	انڈونیشیا (JSE)
5.0	1773.5	1688.9	1599.1	ملائیشیا (KLSE)
24.3	21005.6	16905.3	13801.4	پاکستان (KSE)
-0.5	3150.4	3167.0	2878.4	سنگاپور (STI)
4.3	1451.9	1391.9	1172.1	تھائی لینڈ (SET)
4.3	2976.2	2854.2	2346.6	ارجنٹینا (MERV)
-22.1	47457.1	60952.0	35354.6	برازیل (BVSP)
7.1	1433.5	1338.5	1235.7	MSCI ترقی یافتہ
-10.9	940.3	1055.2	937.3	MSCI ابھرتے ممالک

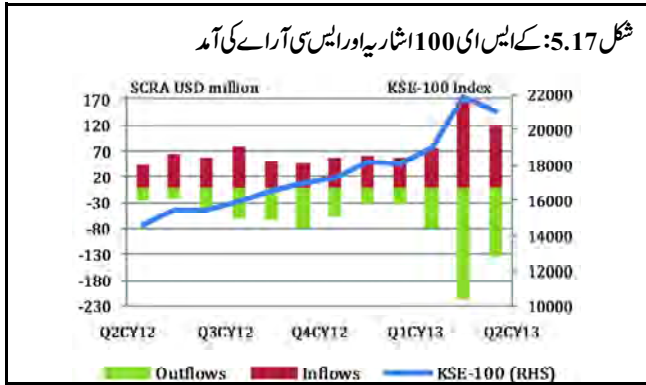
ماخذ: بلومبرگ

کاروں کی دلچسپی ناپنے کا ایک پیمانہ ہے، بھی حیرت انگیز طور پر بڑھی اور پچھلی ششماہی کے 147 ملین سے بڑھ کر 251 ملین حصص تک جا پہنچی۔

جہاں تک بین الاقوامی موازنے کا تعلق ہے، کراچی اسٹاک ایکسچینج دوسری علاقائی اور عالمی اسٹاک مارکیٹوں سے بھی آگے نکل گئی۔ صف اول کے ابھرتے ہوئے ملکوں اور 'برک' (BRIC) ممالک میں سے بیشتر کی ایکویٹی مارکیٹوں کے اشاریے میں منفی نمو ہوئی۔ یہ بات ابھرتی ہوئی مارکیٹ کے ایم ایس سی آئی اشاریے سے بھی پتہ چلتی ہے جس میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 10.9 فیصد کمی آئی (جدول 5.1)۔

کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی سے مارکیٹ کو تحریک ملی

کے ایس ای 100 اشاریے نشانے میں نمو اگرچہ زبردست تھی تاہم ایکویٹی مارکیٹ میں درج تمام شعبوں میں نمو یکساں نہیں ہوئی۔ اس عرصے کے دوران مارکیٹ کی سرمایت میں ارتکاز اور حصص کی فروخت بھی بڑھی۔ خاص طور پر زیر جائزہ عرصے کے آخری دو ماہ کے دوران شعبہ بینکاری کے حصص کی خریداری میں اضافہ ہوا۔ کارکردگی کے لحاظ سے تیل اور گیس کے شعبے کا حصہ اپنی بہتر نفع یابی کے سبب مارکیٹ میں بدستور حاوی رہا اور اس میں سرمایہ کاروں کی دلچسپی نمایاں رہی (شکل 5.16)۔



کراچی اسٹاک ایکسچینج میں تیزی کے رجحان میں کارپوریٹ کی نفع یابی نے بنیادی کردار ادا کیا۔ تقریباً تمام فہرستی شعبوں کی نفع یابی بہتر ہوئی (جدول 5.2)۔⁵¹ جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے، سرکاری تمسکات پر کم ہوتی ہوئی یافت کی بنا پر بینکنوں کی نفع یابی بھی متاثر ہوئی جبکہ قابل وصول رقم ملنے اور بڑھتی ہوئی آمدنی کی بنا پر تیل اور گیس کا منافع بڑھا۔ نیز، مضاربہ اداروں اور میوچل فنڈز کی نفع یابی بھی ایکویٹی مارکیٹوں میں بہتری اور طویل مدتی تمسکات پر سازگار یافت کے باعث 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ گئی۔

ایس سی آر اے رقوم کا بہاؤ تشویشناک ہے

کارپوریٹ کی بہتر نفع یابی اور اسٹاک کے بڑھتے ہوئے اشاریوں سے بیرونی سرمایہ کاروں کی دلچسپی اور سیالیت کو ترغیب ملی جس سے بحیثیت مجموعی مارکیٹ کے تحریک میں اضافہ ہوا۔⁵² ایس سی آر اے کی خام آمدن پر جائزہ عرصے کے دوران بہتر ہو کر 538.5 ملین ڈالر ہو گئی جو پچھلی ششماہی کی نسبت 56.9 فیصد اضافہ ہے، تاہم ایس سی آر اے سرمایہ کاری کی

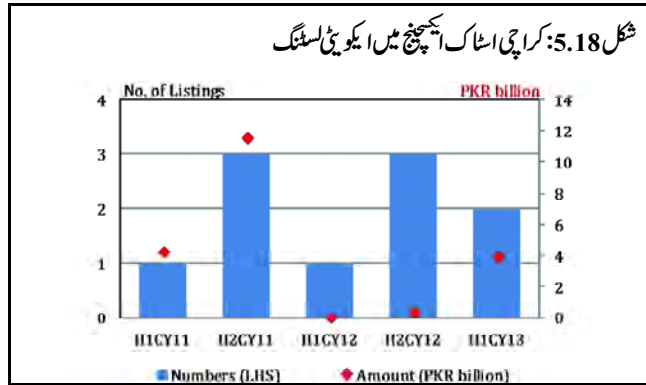
51 جدول 5.1 میں فہرستی کمپنیوں کی طرف سے اعلان کردہ 30 اگست 2013ء تک کے ششماہی نتائج دیے گئے ہیں۔

52 بیرونی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کا ایسا ایک اقدام P/E (نرخ اور آمدنی کا باہمی تناسب) ہے۔ کے ایس ای نے نرخ اور ایکویٹی کے 7.5 گنا تناسب پر لین دین کیا جبکہ علاقائی مارکیٹوں نے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.5 گنا پر لین دین کیا جس کا مطلب ہے کے ایس ای نے ڈس کاؤنٹ پر لین دین کیا۔

جدول 5.2: کارپوریٹ کی بہترین فیائی (ارب روپے)				
پہلی ششماہی 2013ء	2012ء	2011ء	2010ء	
250.49	240.5	196.11	162.11	تیل اور گیس
84.31	172.2	158.82	107.84	بینک
10.67	54.45	70.37	44.26	کمپنیز
8.14	24.58	4.2	-5.63	سینٹ
16.82	28.83	24.56	18.47	غذا
33.03	23.23	5.43	-0.917	بجلی
3.62	16.51	35.43	30.54	ٹیکسٹائل
6.28	11.19	7.65	7.47	گاڑی
-3.69	10.23	4.88	11.12	ٹیلی مواصلات
8.01	9.6	5.51	4.65	بیہ
3.73	7.71	6.44	5.21	ادویہ سازی
13.94	5.87	9.03	11.52	انجینئرنگ
13.84	3.73	4.95	2.82	مضاربہ/میوچل فنڈز
1.72	1.92	3.02	2.66	ٹرانسپورٹ
0.82	1.64	-2.33	-10.52	غیر بینک مالی ادارے

مدت قلیل رہی آخری دو ماہ میں وفاقی بجٹ کی بنا پر مارکیٹ کی تصحیح کی توقع پر ان سے رقوم کا بھاری اخراج ہوا۔ چنانچہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں ایس سی آراے کا خالص اخراج 16.2 ملین ڈالر رہا جبکہ 2012ء کی دوسری ششماہی میں اس میں 246.6 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا (شکل 5.17)۔ رقوم کا یہ بھاری اخراج نمایاں خطرے کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ یہ اسٹاک کے نرخ کم کر دیتا ہے اور تغیر پذیری بڑھا دیتا ہے۔ بیرونی رقوم کے اخراج کے اثرات بالآخر ملکی سرمایہ کاروں پر پڑے جس کے نتیجے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے آخری حصے کے دوران اشاریوں میں مزید تصحیح ہوئی۔

ایکویٹی اور قرضہ مارکیٹوں کا خاکہ مستحکم ہوتا رہا ایکویٹی مارکیٹ کی ریکارڈ کارکردگی کے علاوہ، ایکویٹی اور قرضہ مارکیٹوں میں درج اداروں نے بھی گذشتہ ششماہی کے رجحان کو برقرار رکھا۔ دو نئے اندراجات سے فہرستی سرمائے میں 4 ارب روپے اضافہ ہو گیا جو 2012ء کے دوران سرمائے میں ہونے والے اضافے سے بہت زیادہ ہے۔ نیز، جس طرح حال میں بینک قرضوں کے حصول میں بجلی کا شعبہ بقیہ شعبوں پر حاوی رہا اسی طرح ایکویٹی مارکیٹ میں بھی بجلی کے شعبے میں کئی اندراجات دیکھنے میں آئے (شکل 5.18)۔



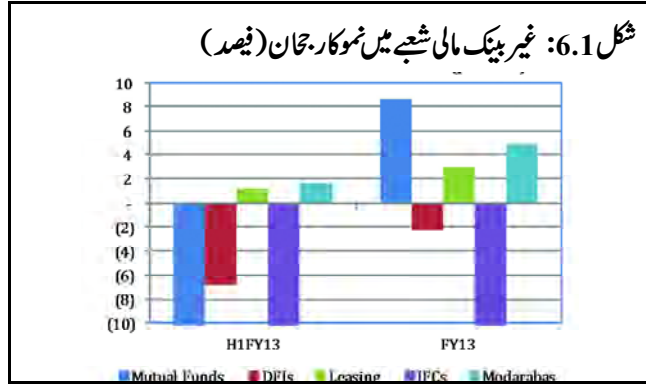
قرضہ آلات کے اندراج میں بھی کچھ بہتری دیکھی گئی کیونکہ ششماہی کے دوران 7 ارب روپے کے میعادى مالکاری وثیقہ جات کا اندراج ہوا جبکہ پچھلی ششماہی میں 5.2 ارب روپے کا اندراج ہوا تھا۔ چھ نئے میعادى مالکاری وثیقہ جات میں اندراج کرانے والے بینکوں نے سرمائے کی ضوابطی ضروریات پوری کرنے

اور طویل مدتی مالکاری ضروریات پوری کرنے کے لیے ایسا کیا۔ اس کے علاوہ زیر جائزہ عرصے کے دوران تیل اور گیس کے شعبے کے دو میعادى مالکاری وثیقہ جات کا بھی اندراج کیا گیا۔ توقع ہے کہ اقتصادی اور کاروباری ماحول میں کچھ بہتری آنے سے اندراج کا یہ رجحان مستقبل میں مزید بڑھے گا۔

6 غیر بینک مالی ادارے

2013ء کی دوسری ششماہی کے دوران غیر بینک مالی اداروں میں معتدل نمو دیکھی گئی جس کا سبب ایکویٹی منڈیوں کی مضبوط کارکردگی کے باعث میوچل فنڈز کی کارکردگی میں بہتری ہے۔ اس شعبے کے دیگر اجزا میں معمولی سکڑاؤ دیکھا گیا۔ غیر بینک مالی کمپنیوں نے اپنی کاروباری سرگرمیوں کی فنڈنگ کے لیے امانتیں جمع کرنے پر توجہ مرکوز رکھی جبکہ مالی اداروں سے قرض گیری میں کمی دیکھی گئی۔ مضاربہ اور اجارہ کمپنیوں کی جانب سے اجارہ مالکاری سمیت بنیادی کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آئی۔ مضاربہ اور ترقیاتی مالی اداروں کی مضبوط آمدنی کی وجہ سے غیر بینک مالی اداروں کی مجموعی نفع یابی میں نمایاں بہتری دیکھی گئی تاہم سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں اور چند نئی اجارہ فرمز کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات برقرار ہیں۔

غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کا عمومی جائزہ



پاکستان میں غیر بینک مالی ادارے مالی وساطتی اداروں⁵³ کے ایک متنوع مجموعے پر مشتمل ہیں۔ تاہم میوچل فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر، جن کا غیر بینک مالی اداروں میں 63 فیصد حصہ ہے، وہ اس شعبے میں نمو کے رجحان میں تبدیلی کو تحریک دینے والی اہم قوت ثابت ہوئے ہیں۔ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی کے دوران غیر بینک مالی اداروں کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 4.7 فیصد کی معتدل نمو ہوئی جس کا اہم سبب میوچل فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں اضافہ ہے، جس کے بعد اجارہ اور مضاربہ کمپنیوں کی اثاثہ جاتی بنیاد کا نمبر آتا ہے (شکل 6.1)۔

جدول 6.1: غیر بینک مالی اداروں کا خاکہ

م 10ء	م 11ء	م 12ء	م 12ء	م 13ء	م 13ء
م 10ء	م 11ء	م 12ء	م 12ء	م 13ء	م 13ء
421.9	478.2	511.6	609.5	550.5	576.5
(10.2)	13.3	13.8	19.2	(9.7)	4.7
47.6	55.4	56.4	62.4	60.5	62.7
26.8	25.7	28.1	24.7	25.5	23.8
8.8	7.4	6.6	5.4	6.1	6.0
6.2	5.4	3.7	2.6	2.5	2.1
6.1	5.9	5.2	4.8	5.4	5.5

میوچل فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں پہلی ششماہی کے دوران 28 فیصد کی دیکھی گئی تھی تاہم ایکویٹی منڈیوں کی بہتر کارکردگی ان کی بحالی میں معاون ثابت ہوئی تھی (جدول 6.1)۔ اس کے ساتھ ساتھ شرح ہائے سود میں کمی نے سرمایہ کاروں کی دلچسپی کو خطرے سے زیادہ گریز پر مبنی بازارز فنڈز (ایم ایم ایف) سے ایکویٹی فنڈز کو منتقل کر دیا۔ اسلامی فنڈز میں دلچسپی بڑھتی رہی جس کے نتیجے میں زیر جائزہ مدت کے دوران خالص اثاثہ جاتی قدر میں 20 فیصد نمو ہوئی۔

غیر بینک مالی اداروں (علاوہ میوچل فنڈز) میں زیر جائزہ ششماہی کے دوران ایک فیصد کمی آئی جس کا سبب سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں (آئی ایف سیز) اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کی اثاثہ جاتی بنیاد میں خالص کمی تھی (شکل 6.1)۔ اجارہ اور مضاربہ کمپنیوں میں نمو لیز اور اجارہ مالکاری کی بتدریج بحالی کا نتیجہ تھی جس کے لیے قوام امانتوں میں معقول نمو اور جزوی طور پر مالی

⁵³ غیر بینک مالی اداروں میں غیر بینک مالی کمپنیاں (این بی ایف سیز)، مضاربہ کمپنیاں اور ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز) شامل ہیں جبکہ غیر بینک مالی کمپنیوں میں سرمایہ کاری مالکاری کمپنیاں (آئی ایف سیز)، اجارہ کمپنیاں، میوچل فنڈز، مخاطرہ سرمایہ کاری کمپنیاں (وی سی سیز) اور مکاناتی مالکاری کمپنیاں (ایچ ایف سیز) شامل ہیں۔ غیر بینک مالی کمپنیوں اور مضاربہ کمپنیوں کا تجربہ آڈٹ شدہ سالانہ اکاؤنٹس پر مبنی ہے اور اس کا ڈیٹا ایس ای سی پی، این بی ایف آئیز اور مضاربہ ایسوسی ایشن آف پاکستان اور ایم یو ایف اے پی کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

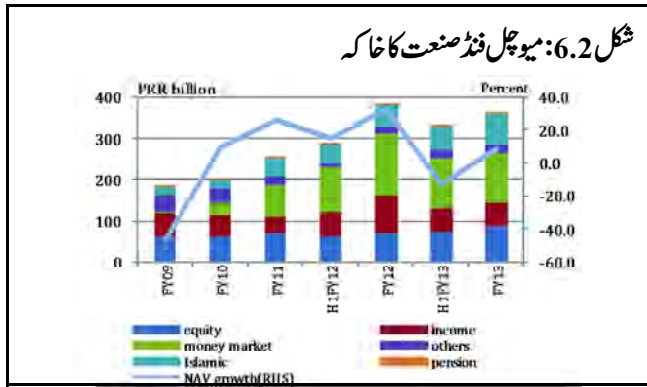
جدول 6.2: غیر بینک مالی اداروں کی کارکردگی					
(رقم بلین روپے، تناسب فیصد میں)					
مالی سال 11ء	مالی سال 12ء	مالی سال 13ء	پہلی ششماہی 13ء	پہلی ششماہی 12ء	پہلی ششماہی 13ء
1,704	933	907	3,926	3,823	3,823
1,158	1,577	1,793	3,275	2,034	2,034
546	(644)	(886)	651	1,789	1,789
12,683	9,645	13,510	9,082	14,229	14,229
745	1,034	1,489	231	372	372
1.36	0.13	1.18	2.03	2.70	2.70
3.77	0.36	3.36	5.71	7.29	7.29

اداروں کی قرض گیری سے مہیا کی گئی تھی۔ تاہم مجموعی طور پر غیر بینک مالی کمپنیوں کے مالی اداروں 54 سے قرض گیری پر انحصار میں کمی کا عمل جاری رہا جس کی وجہ امانتیں جمع کرنے میں بہتری یا دشوار کاروباری ماحول میں آپریشنز کی یکجائی / تشکیل ہو سکتی ہے۔

غیر بینک مالی اداروں کی عملی کارکردگی میں نمایاں

بہتری ---

مالی سال 13ء کے دوران غیر بینک مالی اداروں کی نفع یابی میں بہتری دیکھی گئی خاص طور پر دوسری ششماہی کے دوران۔ مالی سال 13ء کے دوران اس شعبے کو 3.82 ارب روپے کا بعد از ٹیکس منافع ہوا جو مالی سال 12ء میں 0.91 ارب روپے تھا، جو اس میں سال بسال بنیادوں پر 4 گنا سے زائد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ دو ارب روپے کا منافع کمانے والی مضارہ کمپنیوں (73 فیصد سال بسال نمو) کے بعد ترقیاتی مالی اداروں اور اجارہ کمپنیوں کا نمبر آتا ہے جبکہ سرمایہ کاری مالکری کمپنیوں نے نقصانات ظاہر کیے۔ آمدنی کے جائزے سے غیر بینک مالی اداروں کی نفع یابی بڑھنے کی وجوہات کا پتہ چلتا ہے جن میں بنیادی اجارہ سرگرمی میں اضافے سے مضارہ اور اجارہ کمپنیوں کی آمدنی کا بڑھنا، نموین کے چارج کی پست سطح اور سرمایہ کاری کی فروخت پر فائدے کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں اور مضارہ کمپنیوں کی غیر مارک اپ آمدنی کا بڑھنا شامل ہیں۔ اسی طرح مالی اداروں سے قرض گیری پر انحصار کے باعث اخراجات پر قابو پانے سے بھی اجارہ کمپنیوں کی آمدنی بڑھ گئی تھی۔ سال کے دوران منافع کے اظہاریوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی (جدول 6.2)۔⁵⁵



ایکویٹی کی شرائط پر عملدرآمد اہم چیلنج ثابت ہوا۔۔۔ غیر بینک مالی اداروں کا شعبہ کچھ عرصے سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے مسائل سے دوچار ہے۔ اگرچہ آمدنی میں بہتری سے بعض غیر بینک مالی اداروں کی آمدنی میں کمی کی تلافی ہو گئی تھی لیکن بیشتر اجارہ کمپنیاں اور سرمایہ کاری مالکری کمپنیاں ابھی تک کم از کم ایکویٹی کی شرائط (ایم ای آر) کو پورا نہیں کر سکیں۔ مزید برآں، خسارہ ایکویٹی⁵⁶ کی وجہ سے ان میں بعض کمپنیوں کی حیثیت کے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات بھی واضح ہیں۔ یہ صورتحال اس حقیقت کے باوجود دیکھی گئی کہ ضابطہ کاروں نے اضافی ایکویٹی کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے ان کمپنیوں کو دو سال تک توسیع کی اجازت دے دی تھی۔

میوچل فنڈز

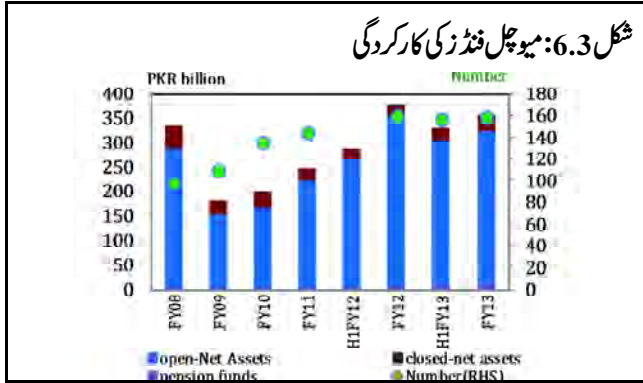
میوچل فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر بڑھ گئی۔۔۔

میوچل فنڈز کی صنعت میں پہلی ششماہی کے دوران کمی کے باوجود 2013ء کی دوسری ششماہی میں دوبارہ نمود دیکھی گئی۔ ایکویٹی منڈیوں کی مضبوط کارکردگی اور شرح سود کے بدلتے ہوئے حالات نے سرمایہ کاروں کی دلچسپی کو خطرے سے گریز پر مبنی بازارز فنڈز سے ایکویٹی فنڈز میں منتقل کر دیا۔ مجموعی نمو میں اسلامی فنڈز کا حصہ زیادہ تھا جس کے بعد روایتی ایکویٹی فنڈز کی باری آتی ہے۔ ایکویٹی منڈی میں بلندی کے ریکارڈ ٹوٹنے سے سرمایہ کاروں کی دلچسپی نہ صرف ایکویٹی فنڈز میں بڑھ گئی بلکہ اس سے اسلامی اور پنشن فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر بھی بڑھ گئی۔ بازارز فنڈز میں دلچسپی کم ہوتی رہی جس کا سبب شرح ہائے سود میں کمی تھی (شکل 6.2 اور 6.3)۔

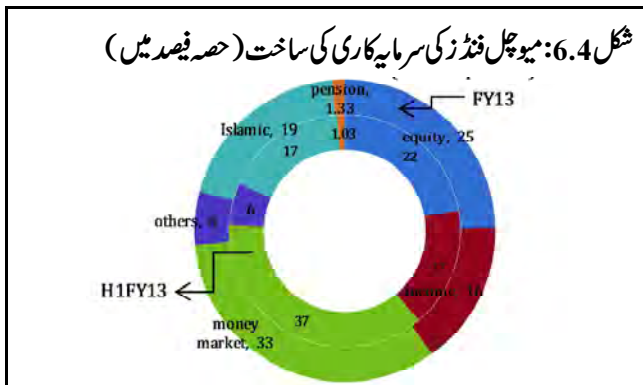
54 اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر قرض گیریوں کے لحاظ سے کریڈٹ / قرضوں کی درجہ بندی کے ماہانہ اعداد و شمار کے مطابق جنوری تا جون 2013ء میں غیر بینک مالی کمپنیوں کے قرضوں میں 5.5 فیصد اضافہ ہو گیا۔

55 منافع کے اظہاریوں، اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کے لیے اعداد و شمار کو سالانہ کیا گیا ہے۔

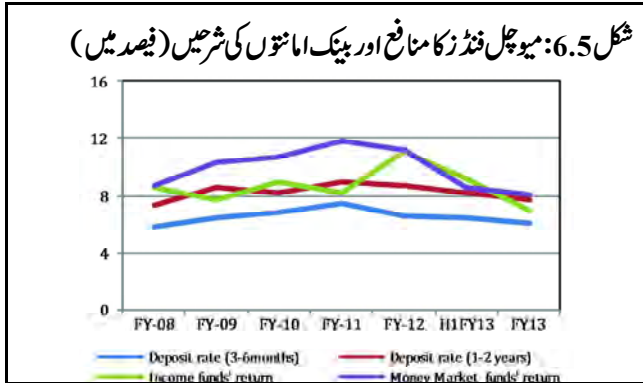
56 بعض غیر بینک مالی اداروں کی سالانہ رپورٹوں کے مطابق ایس ای سی پی نے کچھ وقت کے لیے ان میں سے بعض کمپنیوں کے اسٹیموں کی تجدید نہیں کی ہے۔



میوچل فنڈز کی صنعت میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 8.6 فیصد کی معتدل نمو دیکھی گئی جس کا سبب اسٹاک مارکیٹ کی شاندار کارکردگی تھی۔ یہ پہلی ششماہی کے برعکس تھا جب فنڈز کی صنعت کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں خاصی کمی واقع ہوئی۔ اگرچہ نمو سوجا رہا ہے، لیکن یہ مسدود فنڈز میں زیادہ نمایاں ہے جن میں 24.5 فیصد اضافہ ہوا۔ چند برسوں تک کمی کے بعد مالی سال 13ء کے دوران مسدود میوچل فنڈز میں دلچسپی دوبارہ بڑھ گئی، جس سے فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں ان کا حصہ 111 بی پی ایس اضافے کے ساتھ 8.7 فیصد تک پہنچ گیا۔



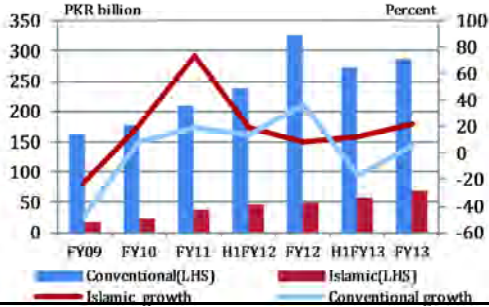
ایکویٹی منڈی کی عمدہ کارکردگی کے باعث۔۔۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران بازار فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں نمو کا صنعت کی قدر کو بڑھانے میں اہم کردار رہا ہے۔ اسی طرح آمدنی فنڈز، حکومتی تمسکات، قرضہ جاتی تمسکات (ٹی ایف بیز، صکوک وغیرہ) اور بینکوں کی امانتوں پر مشتمل سرمایہ کاری کے آمیزے سے مجموعی صنعت کی نمو کو تقویت حاصل ہوئی ہے۔ تاہم گذشتہ ششماہی کے دوران سرمایہ کاری کی حکمت عملی میں تبدیلی دیکھی گئی جب ایکویٹی منڈی کی مضبوط کارکردگی کے باعث اس کا جھکاؤ ایکویٹی فنڈز کی جانب ہو گیا تھا اور یہ رجحان دوسری ششماہی میں بھی برقرار رہا تھا۔ ایکویٹی فنڈز 22.8 فیصد نمو کے ساتھ میوچل فنڈز شعبے کی مجموعی کارکردگی کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوئے تھے۔ ایکویٹی فنڈز میں نمو سوجا رہا ہے، اگرچہ اس کی وسعت مختلف تھی۔ اسلامی ایکویٹی فنڈز میں 37.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ روایتی فنڈز جن کا ایکویٹی فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں حصہ 85 فیصد بنتا ہے، ان میں بھی 20.6 فیصد کی صحت مند نمو دیکھنے میں آئی تھی۔



اس کے ساتھ ساتھ بازار فنڈز (روایتی اور اسلامی) کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں کمی فنڈز کی صنعت کی رفتار کو کم کرنے کا باعث بنی۔ اس کے نتیجے میں بازار فنڈز کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں 2013ء کی دوسری ششماہی کے دوران مزید 1.8 فیصد کمی دیکھی گئی (مالی سال 13ء میں 19.1 فیصد)۔ اگرچہ گذشتہ ششماہی کے دوران میوچل فنڈز کی صنعت کی تیزی کے پس پردہ عوامل (حکومت کی زائد ضروریات، خطرے سے گریز پر مبنی سرمایہ کاری کے مواقع اور مستقل نمو پذیر ایکویٹی منڈی) ابھی تک برقرار ہیں لیکن ان میں کمی مستقبل میں حکومتی قرض گیری کی طلب میں سست روی اور ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کمی کی توقعات کے باعث ہوئی تھی۔ خالص اثاثہ جاتی قدر میں کمی کے باوجود منڈی میں حصے کے لحاظ سے بازار فنڈز ابھی تک سرفہرست ہیں جس کے بعد ایکویٹی اور آمدنی فنڈز کی باری آتی ہے (شکل 6.4)۔

سود پر مبنی میوچل فنڈز اور امانتوں پر منافع کے مقدار کی تغیر میں کمی نے فنڈز صنعت کی کارکردگی کو متاثر کیا۔۔۔ سود پر مبنی فنڈز مصنوعات کی خالص اثاثہ جاتی قدر میں کمی ایک اور وجہ منافع معلوم ہوتا ہے۔ روایتی طور پر میوچل فنڈز اور بینک امانتوں کے درمیان منافع کا فرق خاصا بلند رہا ہے (اوسطاً، بازار فنڈز اور قلیل مدتی (سہ ماہی تا ششماہی امانتوں کے نرخ) فنڈز)۔ پُرکشش اور مسلسل منافع کے ساتھ ساتھ محفوظ علاقے میں سرمایہ کاری گذشتہ تین برسوں کے دوران

شکل 6.6: اسلامی فنڈز کی نمو میں اضافہ



میوچل فنڈز کی صنعت میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔ تاہم مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران بازار کے رجحان میں تبدیلی ہوئی کیونکہ بازارز فنڈز پر منافع گذشتہ 18 مہینوں کے دوران پالیسی ریٹ میں 4.5 فیصد کٹوتی کے باعث 11 فیصد سے کم ہو کر 8 فیصد رہ گیا۔ اس کے نتیجے میں بینک امانتوں اور میوچل فنڈز پر منافع کا فرق کم ہو گیا (شکل 6.5)،⁵⁷ جس سے سود پر مبنی فنڈز مصنوعات کی کشش پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔

اسلامی فنڈز میں صحت مند نمو نے کسی حد تک

مجموعی خالص اثاثہ جاتی قدر کی سست روی کا اثر

زائل کر دیا۔۔۔

پوری اسلامی مالی صنعت کی طرح اسلامی فنڈز کی صنعت میں گذشتہ برسوں کے دوران مستحکم نمو دیکھنے میں آئی ہے۔⁵⁸ اسلامی فنڈز کی صنعت میں 22 فیصد نمو کے باعث مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں اس کا حصہ بڑھ کر 20 فیصد ہو گیا (شکل 6.6)۔ اسلامی فنڈز کے بعض زمروں میں نمو کے رجحان نے صنعت میں نمو کے رجحان کو خاصا پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ اسلامی ایکویٹی فنڈز میں 38 فیصد نمو ہوئی جبکہ اسلامی آمدنی فنڈز میں 17 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ اسلامی بازارز فنڈز کی اثاثہ جاتی قدر میں 0.1 فیصد کی معمولی تیزی روایتی بازارز

فنڈز کے برعکس ہے۔ ترقی کرتی ایکویٹی منڈیوں اور اسلامی فنڈز میں وسیع امکانات کے باعث توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں اس جز میں خاصی نمو اور مثبت نتائج دیکھنے کو ملیں گے۔

مستقبل میں روایتی اور اسلامی پنشن فنڈز دونوں میں نمو کے روشن امکانات ہیں۔۔۔

فنڈز کی منڈی میں اگرچہ پنشن فنڈز کا حصہ 1.3 فیصد کی معمولی سطح پر ہے لیکن انہیں آہستہ آہستہ منڈی کے اہم جز کی حیثیت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ نمو کا اہم سبب فنڈز کے اس اہم زمرے دستیاب معقول ٹیکس رعایت⁵⁹ اور سرمایہ کاروں اور عوام میں طویل مدتی بچتوں کے اس پرکشش موقع کے متعلق بڑھتی ہوئی آگاہی ہے، خاص طور پر عمر رسیدہ افراد میں۔ پنشن فنڈز میں ششماہی کے دوران 40 فیصد نمو ہوئی جو پست اساس کے اثر سے زیادہ ہے چونکہ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں منڈی 4.8 ارب روپے کی سطح پر تھی۔

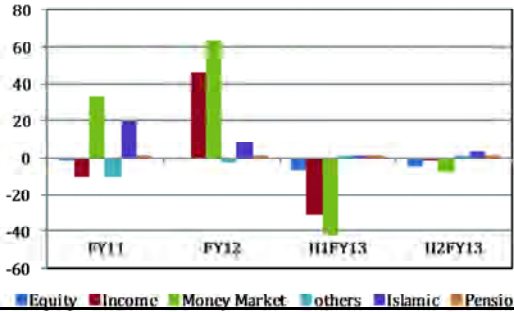
نی الوقت پنشن فنڈز کی منڈی میں 11 فریق کام کر رہے ہیں اور ان فنڈز کی اکثریت بڑے بینکوں کے ذیلی یا منسلک اداروں پر مشتمل ہے۔ شریعت پر مبنی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی پنشن فنڈز کا منڈی میں حصہ روایتی فنڈز کے مقابلے میں 61 فیصد بنتا ہے (شکل 6.7)۔ اپنی فنڈز کی اساس کی طویل مدتی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فنڈز مستحکم منافع کے ساتھ منڈی کی طویل مدتی فنڈنگ ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ تاہم بڑی تعداد میں عمر رسیدہ آبادی پر انحصار کی وجہ سے انہیں پرخطر منصوبوں میں جانے سے گریز کرنا چاہیے۔

57 میوچل فنڈ ایسوسی ایشن آف پاکستان کا ستمبر تا دسمبر 2012ء نیوز لیٹر۔ جون 2013ء میں غیر مسدود بازارز فنڈز کا سالانہ منافع 8.1 فیصد تھا جبکہ آمدنی فنڈز میں 6.9 فیصد نمو ہوئی (امانتوں پر بوزن اوسط شرح منافع 6.1 فیصد تا 7.7 فیصد راجح کی عمر صحت 3 ماہ سے 2 سال مدت کی تھی)۔

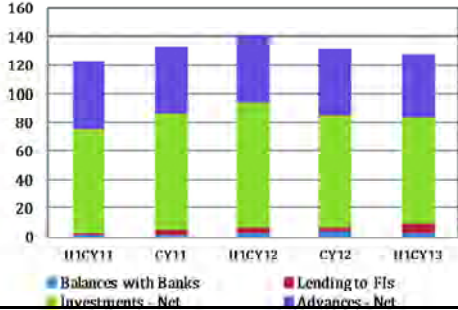
58 اسلامی مالی خدمات صنعت کے استحکام کا جائزہ 2013ء کے مطابق اسلامی اثاثہ و دولت کا انتظام آئی ایف ایس آئی کا ایک چھوٹا جز ہے جس میں 2004ء سے مستحکم نمو دیکھنے میں آئی ہے۔ اسلامی فنڈز 2004ء کے 285 سے بڑھ کر آخر 2012ء میں 1,029 پر آگئے ہیں۔ آخر 2011ء تک اسلامی فنڈز کے انتظام کے تحت اثاثے بڑھ کر 60 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جو کہ 2004ء میں 29.2 ارب ڈالر تھے۔ جو 10.8 فیصد مرکب سالانہ شرح سود (سی اے جی آر) کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ آخر اکتوبر 2012ء تک بڑھ کر 64 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں۔

59 اکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 63 کے تحت پنشن فنڈز سرمایہ کاروں کی قابل ٹیکس آمدن کے 20 فیصد تک ٹیکس کرڈٹ کے اہل ہیں۔ گذشتہ 40 برسوں کے دوران شرکا کو رعایتیں دی جاتی رہی ہیں جس میں شرکاء کے لیے قابل ٹیکس آمدن کا زیادہ سے زیادہ 50 فیصد، ایسے افراد کے لیے جن کی عمر 55 برس یا زائد ہو۔

شکل 6.8: اسلامی فنڈز کے علاوہ صنعت میں خالص انفکاک رہا (ارب روپے)



شکل 6.9: ترقیاتی مالی اداروں کے کاسی اثاثے (ارب روپے)



بازار زر اور آمدنی فنڈز میں بہاری انفکاک کے سبب

صنعت میں خالص انفکاک دیکھا گیا۔۔۔

گذشتہ چند برسوں کے دوران میوچل فنڈز کی فروخت اور انفکاک کے رجحان کے مطابق 2009ء کے علاوہ فروخت انفکاک سے زیادہ رہی ہے جس کا سبب اسٹاک ایکس چینج منجمد کیے جانے کے بعد بازار کو درپیش سیالیت کا بحران تھا۔ مالی سال 13ء میں فنڈز کی مارکیٹ میں دونوں ششماہیوں کے دوران انفکاک کا دباؤ دیکھنے میں آیا تھا لیکن پہلی ششماہی کے مقابلے میں دوسری ششماہی میں صورتحال بہتر رہی تھی کیونکہ مارکیٹ میں 9.18 ارب روپے کا خالص انفکاک دیکھا گیا جو پہلی ششماہی میں 76.4 ارب روپے تھا (شکل 6.8)۔ مجموعی طور پر مالی سال 13ء میں اہم انفکاک بازار زر اور آمدنی فنڈز میں دیکھا گیا جب سرمایہ کاروں نے 83 ارب روپے کی سرمایہ کاری کو فروخت کر دیا تھا۔ دوسری جانب، پنشن سمیت اسلامی میوچل فنڈز نے میوچل فنڈز کے مختلف زمروں میں 6.55 ارب روپے کے نئے فنڈز کا اضافہ کر کے صنعت کو تقویت بہم پہنچائی تھی۔

اسلامی مالی مصنوعات⁶⁰ کی بڑھتی ہوئی طلب کے پس منظر میں ایس ای سی پی نے شریعت مشاورتی بورڈ (ایس ای سی پی) کی تشکیل کا اعلان کیا ہے، جسے اسلامی مالی اداروں، خاص طور پر ایس ای سی پی کے تحت چلنے والے اسلامی میوچل فنڈز، پنشن فنڈز، ہنگامی آپریٹرز اور دیگر مالی اداروں کی ترقی اور فروغ کے مقصد سے اسلامی قانون پر تحقیق کا کام تفویض کیا گیا ہے۔ یہ اقدام شریعت کی گورنس کا ایک مؤثر اور مستعد نظام لانے میں کلیدی کردار ادا کرے گا جس سے اسلامی مالی اداروں کی سادھ میں بہتری آئے گی۔

ترقیاتی مالیاتی ادارے

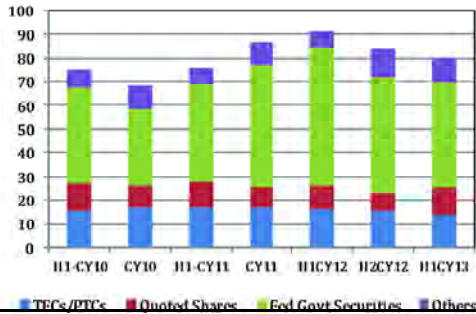
ترقیاتی مالی اداروں کی اثاثہ جاتی بنیاد کا سکڑنا۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 2.3 فیصد کمی واقع ہوئی جس کا سبب سرمایہ کاری اور قرضوں کے جزدان کا سکڑنا ہے۔ فنڈنگ کے لحاظ سے ترقیاتی مالی اداروں کی امانتوں میں تیزی آئی اور ان میں زیر جائزہ مدت کے دوران صحت مند نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ ششماہی میں یہ کم ہوئی تھی۔ ترقیاتی مالی اداروں کی فنڈنگ کا اہم ذریعہ قرض گیری تھی جس میں مسلسل دوسری ششماہی میں کمی کارخانہ رہا جس سے مالکاری میں اس کا حصہ 450 بی پی ایس کمی کے ساتھ 36.9 فیصد پر پہنچ گیا۔ ترقیاتی مالی اداروں نے جون 13ء میں 13 فیصد بلند آمدنی ظاہر کی تھی جس کا سبب تموین کے چارج میں کمی، منافع منقسم آمدنی میں اضافہ اور تسکات کی فروخت سے حاصل ہونے والے فوائد تھے۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے ترقیاتی مالی اداروں میں سرمایہ کاری کی صورتحال اچھی رہی اور ان میں شرح کفایت سرمایہ 54.6 فیصد تھا، اس کے باوجود کہ ششماہی کے دوران تناسب میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ بعض کمپنیاں کم از کم سرمائے کی شرائط کو پورا نہیں کر سکیں۔

گذشتہ تین برسوں کے دوران وفاقی حکومت کی سرمایہ کاریوں میں مسلسل اضافے سے ترقیاتی مالی اداروں کی اثاثہ جاتی بنیاد کو مستحکم کرنے میں مدد ملی ہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں یر رجحان معکوس ہو گیا جو کہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں بھی جاری رہا کیونکہ سرمایہ کاری جزدان میں مزید 4.2 فیصد کمی دیکھی گئی (شکل 6.9)۔ ترقیاتی مالی اداروں نے اسٹاک

⁶⁰ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں دس نئے میوچل فنڈز متعارف کرائے گئے جن میں سات فنڈز اسلامی زمرے کے تحت قائم کیے گئے ہیں۔

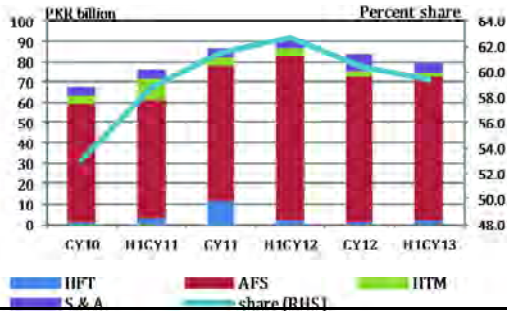
شکل 6.10: ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ کاری کے اجزائے ترکیبی (ارب روپے)



مارکیٹ میں 4.4 ارب روپے فراہم کیے جس سے مستقبل قریب میں گرتی ہوئی شرح سود کے متعلق صنعت کی توقعات کا اظہار ہوتا ہے (شکل 6.10)۔

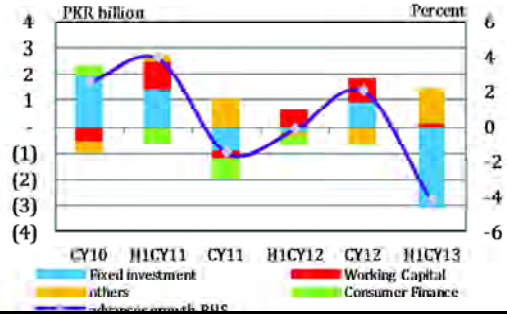
چونکہ سرمایہ کاریاں سود/مارک اپ آمدنی کمائی کا اہم ذریعہ ہیں، اس لیے ترقیاتی مالی اداروں نے دستیاب برائے فروخت زمرے میں سرمایہ کاریوں کے بڑے حصے کو مختص کرنے کی پلکدر حکمت عملی اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ اس سے ترقیاتی مالی اداروں کو زیر جائزہ مدت کے دوران اپنی سرمایہ کاری کے ایک بڑے حصے کو فروخت کرنے کا موقع مل گیا۔ تاہم، اس کی کے باوجود ترقیاتی مالی اداروں کے مالی جزدان کا 88 فیصد ابھی تک دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں ہے (شکل 6.11)۔

شکل 6.11: سرمایہ کاری کی ساخت



جبکہ قرضوں میں معمولی نمو ہوئی۔۔۔ بینکاری شعبے کے رجحان کے مطابق 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کے قرض دینے کے جزدان میں 4.2 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اضافی قرضوں کی تقسیم 61 سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ شعبے کے قرضوں میں کمی کا اہم سبب معین سرمایہ کاری کے زمرے میں کمی تھی۔ ملکی معاشی اور کاروباری ماحول کے باعث سب سے زیادہ ایس ایم ایز کا شعبہ متاثر ہوا جس نے 9 ارب روپے کے خالص قرضے واپس کیے۔ ترقیاتی مالی اداروں کے قرضہ جزدان میں دوسرا سب سے بڑا جز صارفی مالکاری ہے (شکل 6.12) جس کی مالکاری کے تمام زمروں میں کمی دیکھی گئی۔ شعبہ وارتجزیہ چینی کے شعبے کے علاوہ تمام شعبوں میں خالص بے باقی کو ظاہر کرتا ہے۔

شکل 6.12: قرضوں کے اجزائے ترکیبی (بہاؤ)



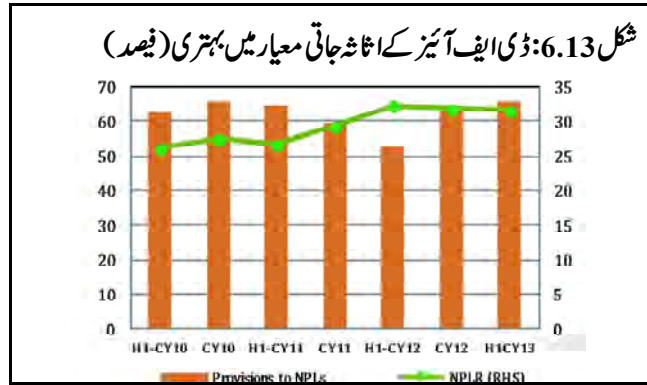
منجمد غیر فعال قرضوں کی وجہ سے اثاثہ جاتی معیار کے اظہار بے محدود رہے۔۔۔

چھوٹے قرضہ جزدان اور گذشتہ چند برسوں میں کمزور معاشی نمو کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں کا خطرہ قرض محدود سطح پر رہا۔ یہ رجحان جاری رہا کیونکہ زیر جائزہ ششماہی کے دوران اثاثہ جاتی معیار میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔ انفیکشن کا تناسب معمولی تبدیلی کے ساتھ 32 فیصد رہا۔ مکاناتی مالکاری کمپنی کے علاوہ ترقیاتی مالی اداروں کے انفیکشن کا تناسب 72 بی پی ایس کمی کے ساتھ 24.3 فیصد ہو گیا جس سے واضح طور پر نشاندہی ہوتی ہے کہ خصوصاً رہن مالکاری ادارے میں غیر فعال قرضوں کا اثر قدرے بلند رہا جو ترقیاتی مالی اداروں میں انفیکشن کی بلند شرح پر متوجہ ہوا۔ تمویلین کی کوریج کے تناسب میں بھی کچھ غیر فعال قرضوں کی مشکوک کے زمرے میں شمولیت کے نتیجے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 13.7 فیصد کے خالص انفیکشن تناسب کی شرح کم ہو کر 13.7 فیصد ہو گئی جو 2012ء کی دوسری ششماہی میں 14.7 فیصد تھی (شکل 6.13)۔

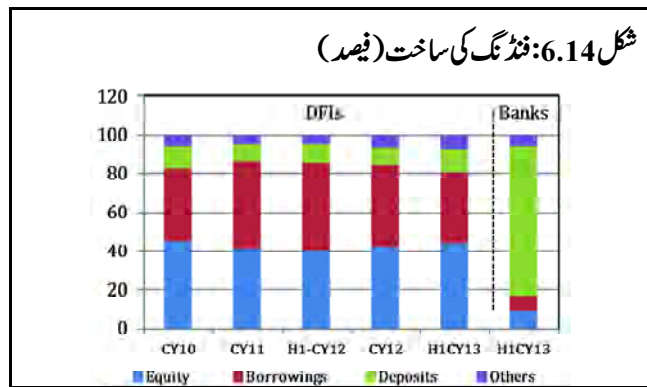
فنڈنگ کی ساخت میں امانتوں کی جانب مثبت جھکاؤ دیکھا گیا۔۔۔

بینکوں کی طرح، جو فنڈنگ کے اہم ذریعے کے طور پر امانتوں پر انحصار کرتے ہیں، ترقیاتی مالی اداروں نے سرمائے اور قرض گیری پر انحصار کیا جن سے مشترکہ طور پر اس کے 78.9

61 اس سیکشن میں شعبہ جاتی و جز پر مبنی قرضوں کا تجزیہ غیر آڈٹ شدہ سماہی ڈیٹا پر مبنی ہے۔

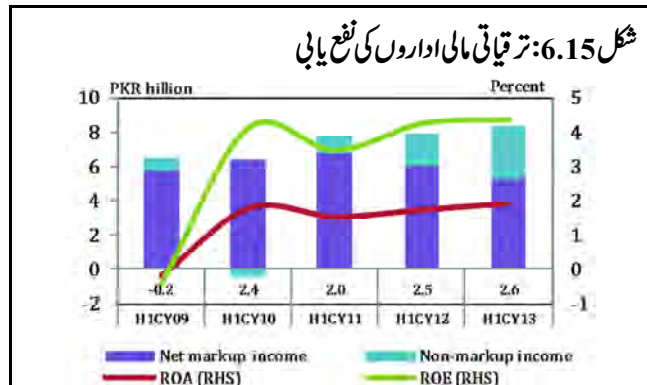


فیصد اثاثوں کے لیے فنڈنگ فراہم کی گئی (شکل 6.14)۔ تاہم، 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کی قرض گیری میں 13 فیصد کمی آگئی جس کا اہم سبب ریپوزمرے کے تحت حاصل شدہ قرض گیری میں کمی تھی۔ دوسری جانب، امانتوں کی بنیاد میں 15 فیصد اضافہ ہوا جس سے ان کا فنڈنگ میں حصہ بڑھ کر 11.4 فیصد ہو گیا، یعنی 170 بی پی ایس کا اضافہ۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران صحت مند منافع کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں کی ایکویٹی میں بہتری آگئی۔



مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں ترقیاتی مالی اداروں کی عملی کارکردگی بہتر ہو گئی۔۔۔

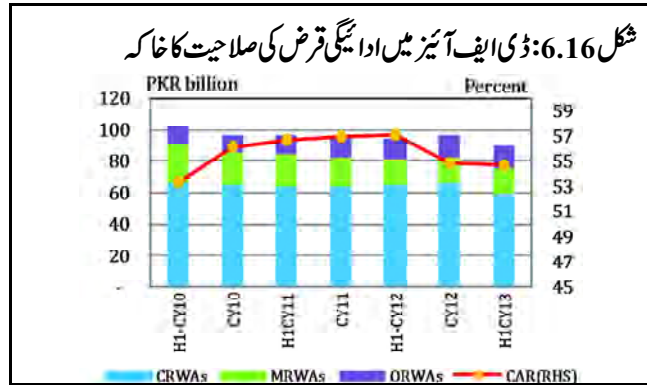
ترقیاتی مالی اداروں کی عملی کارکردگی جون 2013ء میں بہتری کو ظاہر کرتی ہے۔ اس شعبے کو 2 ارب روپے کا بعد از ٹیکس منافع ہوا جس کا اہم سبب غیر مارک اپ آمدنی میں 58 فیصد کی صحت مند نمو ہے جس نے آمدنی کے بنیادی ذریعے میں کمی کی تلافی کر دی تھی۔ مارک اپ آمدنی میں کمی کا سبب قرضوں اور سرمایہ کاریوں کی آمدنی کا سکڑنا اور قرض گیری کی بلند لاگت تھی۔ غیر مارک اپ آمدنی میں بیشتر اضافے میں سرمایہ کاریوں کی فروخت سے آمدنی اور منافع منقسم آمدنی میں صحت مند نمو کا کردار تھا۔ علاوہ ازیں، اثاثہ جاتی معیار میں بہتری کے نتیجے میں تمویں میں مراجعت ہوئی جس سے ترقیاتی مالی اداروں کی آمدنی کو بہتر بنانے میں مدد ملی تھی۔ اس صحت مند آمدنی کا سبب منافع کے اظہاریوں میں بہتری تھی کیونکہ 2013ء کی پہلی ششماہی میں اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بڑھ کر بالترتیب 3.8 فیصد اور 8.7 فیصد ہو گیا (شکل 6.15)۔

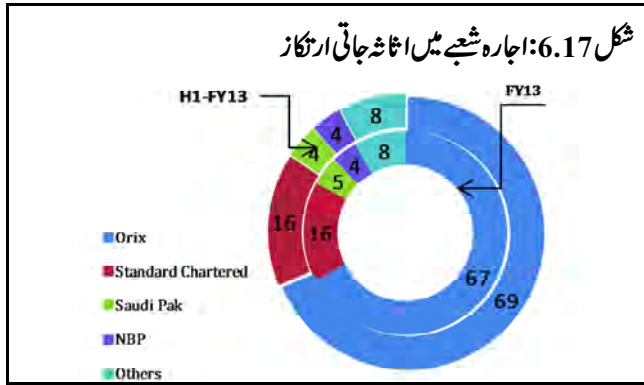


ادائیگی قرض کی صلاحیت مستحکم رہی اگرچہ شرح

کفایت سرمایہ میں کچھ کمی واقع ہوئی۔۔۔

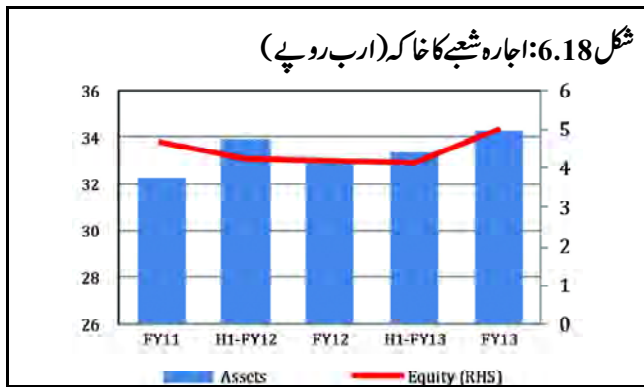
خطرے سے گریز پر مبنی رویے کی وجہ سے گذشتہ برسوں کے دوران ترقیاتی مالی اداروں نے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خاکے کو مضبوط رکھا۔ اس کی عکاسی خطرہ قرض کے ہوزن اثاثوں میں 9.6 فیصد کی خاطر خواہ کمی سے ہوتی ہے جس کے بعد منڈی اور عملی خطرات کا نمبر آتا ہے۔ مزید یہ کہ اہل سرمائے میں بھی ایک ادارے کی جانب سے تمویں کے بلند چارج کی وجہ سے کمی دیکھی گئی۔ اس کے نتیجے میں صنعت کی شرح کفایت سرمایہ میں 37 بی پی ایس کی معمولی کمی واقع ہوئی تاہم یہ ابھی تک 55 فیصد کی اطمینان بخش سطح پر ہے (شکل 6.16)۔





اجارہ

پاکستان میں اجارہ کاروبار کی توجہ کارپوریٹ اداروں اور صارفی مالکاری تک محدود ہے اور زیادہ تر قرضے مشینری، ساز و سامان اور گاڑیوں کے لیے فراہم کیے گئے۔ علاوہ ازیں اجارہ کمپنیاں بھی کاروبار کو متنوع بنانے کے لیے دیگر اجزا میں مواقع تلاش کر رہی ہیں۔ اگرچہ ان کی رفتار ابھی تک سست ہے۔ ملکیت کی ساخت سے ظاہر ہوتا ہے کہ 8 میں سے 5 کمپنیاں مقامی یا بیرونی بینکاری گروپوں کا حصہ ہیں اور ان کا شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں اکثریتی حصہ ہے (شکل 6.17)۔



اجارہ شعبے کی کارکردگی میں بہتر آگئی۔۔۔

اجارہ کمپنیوں نے پہلی ششماہی کی کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھا اور ان کی اثاثہ جاتی بنیاد میں مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی کے دوران 3 فیصد (مالی سال 13ء میں 4.2 فیصد) نمو ہوئی (شکل 6.18)۔ بیشتر اضافہ بنیادی اجارہ کاروبار میں دیکھا گیا جسے امانتوں میں صحت مند نمونے سے بڑی حد تک تقویت حاصل ہوئی۔ عملی کارکردگی میں خاصی بہتری دیکھی گئی جبکہ اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بھی بڑھ گیا۔ تاہم یہ کارکردگی صرف دو بڑی کمپنیوں تک محدود رہی۔ اس شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں صحت مند منافع کے باعث بہتری آئی تاہم بیشتر کمپنیاں کم از کم مطلوبہ سرمائے کی شرائط کو پورا کرنے میں ابھی تک ناکام ہیں۔

جدول 6.3: اجارہ شعبے کے تناسب (فیصد)

مہ 13ء	مہ 13ء پہلی ششماہی	مہ 12ء	مہ 12ء پہلی ششماہی	مہ 11ء	
83.1	76.7	84.5	77.6	80.5	اجارہ قرضے اور اثاثہ جات
11.8	2.3	9.4	8.1	8.0	اثاثوں سے سرمایہ کاریاں
39.4	47.7	42.6	30.3	51.2	قرض گیری اور واجبات
30.4	24.5	21.6	18.3	17.7	امانتیں اور واجبات

خرده فنڈز جمع کرنے میں مسلسل اضافہ۔۔۔

اجارہ کمپنیاں عام طور پر اپنے آپریشن کی فنڈنگ کے لیے مالی اداروں سے قرض گیری پر انحصار کرتی رہی ہیں۔ گذشتہ دو برسوں کے دوران اس رجحان میں کچھ تبدیلی دیکھی گئی کیونکہ اجارہ کمپنیوں، خاص طور پر اہم کمپنیوں نے سرٹیفکیٹ آف ڈپازٹس (سی او ڈیز) اور سرٹیفکیٹ آف انونٹمنٹ (سی او آیز) کے ذریعے امانتیں جمع کرنے کی کوششیں تیز کر دیں جبکہ قرض گیری پر انحصار کم ہو گیا۔ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی کے دوران امانتوں کی بنیاد میں 17.5 فیصد (مالی سال 13ء میں 34 فیصد) اضافہ ہوا جس سے واجبات میں ان کا حصہ بڑھ کر 30.4 فیصد تک پہنچ گیا (جدول 6.3)۔

امانتوں میں اضافہ نیک شگون ہے مگر بیشتر اضافہ دو بڑی اجارہ کمپنیوں تک محدود رہا۔ ساتھ ہی مالی اداروں سے قرض گیری میں متعدد عوامل کی بنا پر تقریباً 20 فیصد کمی دیکھی گئی جن میں ملکی کاروباری ماحول، قرض دہندگان اور اجارہ کمپنیوں دونوں کا خطرے سے گریز پر مبنی رویہ، خردہ امانتوں تک رسائی میں بہتری اور فنڈنگ ضروریات کی سست طلب شامل ہیں۔

اجارہ مالکاری کے قرضوں کی تقسیم میں بہتری۔۔۔

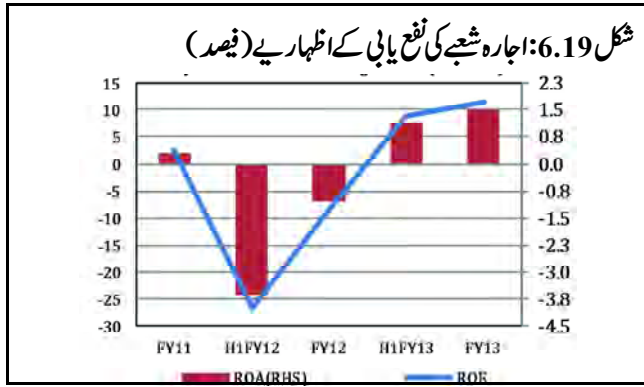
زیر جائزہ ششماہی کے دوران اجارہ مالکاری میں 4.1 فیصد کی نمو کے ساتھ بحالی دیکھی گئی (مالی سال 13ء کے لیے 2.4 فیصد)۔ نئے قرضوں سے زیادہ تر گاڑیوں کے لیے مالکاری فراہم کی گئی جس کے بعد مشینری اور ساز و سامان کی باری آتی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بعض اجارہ مالکاری کمپنیوں نے مشارکہ، تنقیل مشارکہ اور اجارہ جیسے بعض اسلامی طریقوں کے تحت شریعت پر مبنی مالکاری کا آغاز کیا۔ اجارہ کے اس نئے شعبے سے نہ صرف ان کمپنیوں کو شریعت پر مبنی مصنوعات کی فراہمی میں مدد ملے گی بلکہ وہ مالکاری کے اس

جدول 6.4: اجارہ شعبے کی کارکردگی کے اظہارے				
رقم ملین روپے، تناسب فیصد میں				
م 13ء	م 13ء پہلی ششماہی	م 12ء	م 12ء پہلی ششماہی	م 11ء
498	179	(371)	(600)	106
3,475	1,820	3,481	1,877	3,369
49	35	56	19	2
3,889	2,075	4,394	2,454	3,757
86.2	97.0	99.3	111.2	97.0
46.0	53.0	52.7	56.1	55.8

نظر انداز ذریعے سے استفادے کے لیے اپنی مصنوعات کو متنوع بھی بنا سکیں گے۔ اثاثہ جاتی ساخت کے لحاظ سے اجارہ مالکاری اور قرضے اجارہ کمپنیوں کی اہم مالکاری سرگرمی ثابت ہوئے جو اس کے مجموعی اثاثوں کا 83 فیصد بنتا ہے (جدول 6.4)۔⁶²

عملی کارکردگی میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔۔۔

اجارہ شعبے کی نفع یابی میں خاصی بہتری دیکھی گئی جس کا سبب مجموعی اخراجات میں کمی تھی۔ مالی سال 13ء کے دوران اس شعبے کو 498 ملین روپے کا بعد از ٹیکس منافع ہوا جبکہ مالی سال 12ء میں اسے 371 ملین روپے کا نقصان ہوا تھا۔ اگرچہ سال میں اجارہ کاروبار سے آمدنی منجمد رہی تھی لیکن مجموعی اخراجات میں کمی سے اجارہ شعبے کی مجموعی آمدنی کو تقویت حاصل ہوئی (جدول 6.4)۔ کمی جزوی طور پر قرض گیری کی پست لاگت اور جزوی طور پر کم توین چارج کا نتیجہ تھی۔ آمدنی کی کارکردگی وسیع الہیاد تھی کیونکہ 8 میں سے 6 اجارہ کمپنیوں کو منافع ہوا۔ مالی سال 13ء میں بہتر نفع یابی سے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع⁶³ بڑھ کر بالترتیب 1.5 فیصد اور 12.9 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 6.19)۔



تاہم اجارہ شعبہ ادائیگی قرض کی صلاحیت ظاہر کرتا رہا۔۔۔ م 13ء کی دوسری ششماہی میں اجارہ شعبے کی ایکویٹی بنیاد میں 21 فیصد نمو دیکھی گئی جس کا سبب آمدنی کا جمع ہونا اور ایک اجارہ کمپنی⁶⁴ کی جانب سے سرمائے کا خاطر خواہ ادخال ہے۔ بہتر ایکویٹی بنیاد کے باوجود اجارہ شعبے میں سرمائے کی صورتحال اچھی نہیں تھی کیونکہ 8 میں سے صرف 3 اجارہ فرم ہی ایس ای سی پی کی جانب سے مقررہ 700 ملین روپے کی کم از کم سرمائے کی شرائط پر عملدرآمد کر سکیں (شکل 6.18)۔⁶⁵ قبل ازیں ایس ای سی پی نے 700 ملین روپے کے کم از کم سرمائے کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے ڈیڈ لائن میں آخر جون 2013ء تک توسیع کر دی تھی۔⁶⁶ تاہم عملدرآمد نہ کرنے والی بیشتر کمپنیاں مجوزہ ٹائم لائنز میں سرمائے کی شرائط کو پورا کرنے میں ناکام رہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ بعض کمپنیاں ابھی تک غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہیں۔

⁶² این بی ایف سی اور این ای ریگولیشن 2008ء (پیپر 28 الف) کے تحت اجارہ کمپنیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اثاثوں کے کم از کم 70 فیصد کی اجارہ کاروبار میں سرمایہ کاری کریں۔

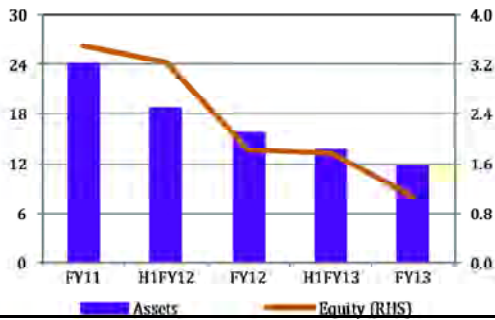
⁶³ اجارہ شعبہ آخر جون 13ء کو ختم ہونے والی ششماہی کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔ تاہم دو کمپنیوں کا مالی سال جون کے بجائے دسمبر ختم ہوتا ہے۔ اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کو اخذ کرنے کے لیے پورے شعبے کی سالانہ نفع یابی حاصل کی جاتی ہے۔

⁶⁴ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی کے دوران سعودی پاک لیڈنگ نے 10 روپے کی غیر مجموعی ناقابل انفکاک منتقلی ترجیح حصص جاری کیے جو مجموعی طور پر قرض کے بدل پر 528.209 ملین روپے بن جاتے ہیں۔

⁶⁵ آخر جون 2013ء تک 700 ملین روپے کے کم از کم سرمائے کی شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے۔ عملدرآمد نہ کرنے والی فرم کی تعداد اتنی ہی ہے۔

⁶⁶ غیر بینک مالی کمپنیاں اور نوٹیفائیڈ اینٹی ٹریڈ ریگولیٹرز (ترمیم بذریعہ ایس آر او 764 تاریخ 2 ستمبر 2009ء) کے تحت نئے لائسنس کی درخواست دینے والی اجارہ کمپنیوں کے لیے 700 ملین روپے کا سرمایہ ہونا ضروری ہے جبکہ موجودہ کمپنیوں کو 30 جون 2011ء تک 350 ملین روپے، 30 جون 2012ء تک 500 ملین روپے اور آخر جون 2013ء تک 700 ملین روپے رکھنا ضروری تھے۔

شکل 6.21: سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے اثاثے اور ایکویٹی (ارب روپے)



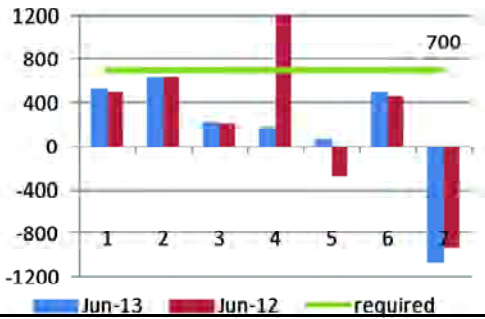
سرمایہ کاری بینک

غیر بینک مالی کمپنیوں میں سرمایہ کاری مالکاری

کمپنیوں (آئی ایف سینز) کا حصہ کم ہو گیا۔۔۔

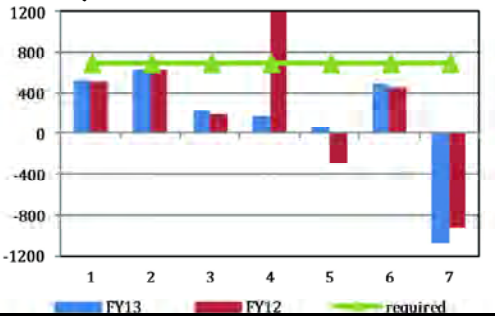
سرمایہ کاری بینکاری کا شعبہ صرف سات کمپنیوں پر مشتمل ہے جسے اپنی کارکردگی بہتر بنانے میں مسلسل مشکلات کا سامنا ہے۔ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں شعبے نے اثاثوں کا 14 فیصد فروخت کر دیا۔ یہ رجحان پورے شعبے میں دیکھا گیا تاہم اتنی نمایاں کمی کا سبب سب سے بڑی سرمایہ کاری مالکاری کمپنی کی تشکیل نو تھی (شکل 6.21)۔ دشوار اقتصادی ماحول کے علاوہ بینکاری شعبے اور دیگر اداروں سے سخت مسابقت نے بھی سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کیے تھے۔

شکل 6.22: نفع یابی کے اظہارے اور اثاثوں میں نمو (فیصد)



فنڈنگ میں مشکلات اور سکڑتے ہوئے کاروبار کے باعث۔۔۔ سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کو درپیش سیالیت کے مسائل کے باعث انہوں نے زیادہ تر چھٹائی یا تشکیل کے ذریعے اپنے واجبات کے آمیزے کا انتظام کرنے پر توجہ دی ہے۔ امانتوں میں 11 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی اداروں سے قرض گیری میں تقریباً 20 فیصد کمی دیکھی گئی۔ فنڈنگ کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے سرمایہ کاری بینک نیا کاروبار شروع کرنے میں ناکام رہے ہیں جس کے نتیجے میں ان کی بیلنس شیٹ سکڑ گئی۔ اجارہ اور قرضوں کے جزدان میں 18 فیصد کمی ہوئی جبکہ سرمایہ کاریوں میں 28 فیصد کمی واقع ہوئی۔

شکل 6.23: مطلوبہ اور دستیاب کم از کم ایکویٹی (ملین روپے)



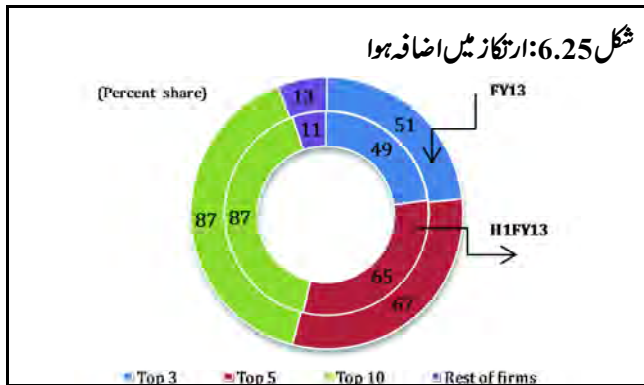
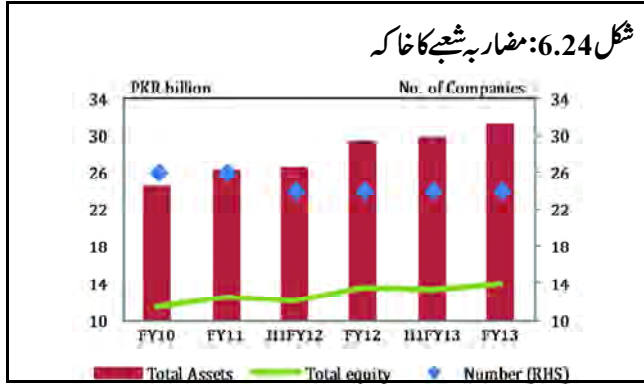
آمدنی میں بگاڑ کی وجہ سے ادائیگی قرض کی صلاحیت

کے خدشات برقرار رہے۔۔۔

سکڑتی ہوئی کاروباری سرگرمی کی وجہ سے سرمایہ کاری بینکوں کی عملی کارکردگی ناقص رہی۔ مالی سال 13ء کے دوران شعبے کو 893 ملین روپے کا خسارہ ہوا۔ کاروبار میں کمزوری کی عکاسی محصولات، مالکاری کی لاگت اور انتظامی

اخراجات میں کمی سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے ایکویٹی پر خسارہ اور اثاثوں پر خسارہ گذشتہ کئی برسوں سے منفی رہا ہے (شکل 6.22)۔ مسلسل خسارے نے پہلے سے کمزور شعبے کی ایکویٹی کو مزید کم کر دیا اور اس وقت سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں میں سے کوئی بھی ایس ای سی پی کی مقرر کردہ کم از کم سرمائے کی شرائط کو پورا کرنے سے قاصر ہے (شکل 6.23)۔⁶⁷ اس شعبے کی مایوس کن صورتحال اہم پالیسی سازوں کی توجہ کی متقاضی ہے۔ اس حوالے سے حال ہی میں کچھ اقدامات کیے گئے ہیں جن میں سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کو بروکریج کاروبار کی اجازت دینا شامل ہے جبکہ مزید کی اقدامات کی بھی کافی گنجائش موجود ہے۔ اس حوالے سے غیر بینک مالی کمپنیوں کی حکمت عملی تیاری کے مراحل میں ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اس سے سرمایہ کاری مالکاری کمپنیوں کے شعبے میں نمو اور کارکردگی کے لیے روڈ میپ کی فراہمی میں مدد ملے گی۔

67 این بی ایف سی اور این ای گیلڈیشنر 2008ء کے مطابق اجارہ کے لیے 30 جون 2013ء تک کم از کم ایکویٹی کی شرط 700 ملین روپے تھی اور آئی ایف ایس کے لیے یہ 30 جون 2013ء سے 1000 ملین روپے تھی۔



جدول 6.5: مضاربہ کمپنیوں کی کارکردگی کے اظہار

ارب روپے اور تناسب فیصد میں

مہ 08ء	مہ 10ء	مہ 11ء	مہ 12ء پمپنی شمائی	مہ 12ء پہلی شمائی	مہ 13ء پہلی شمائی	مہ 13ء
0.8	0.8	1.1	0.6	1.2	0.6	2.0
5.5	7.9	8.1	3.3	9.0	3.7	10.2
1.8	7.1	6.5	2.7	6.9	3.1	8.2
3.6	3.4	6.7	4.2	4.3	4.3	6.7
7.9	7.2	9.4	9.3	9.2	9.8	15.0

آمدنی اجارہ داری کے آمیزے میں بہتری کا نتیجہ تھی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 13ء کے دوران اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بالترتیب 220 بی پی ایس اور 580 بی پی ایس بہتری کے ساتھ بڑھ کر بالترتیب 6.7 فیصد اور 15 فیصد ہو گیا۔ صحت مند آمدنی سے مضاربہ شعبے کی مجموعی ایکویٹی بھی بہتر ہو گئی جو مالی سال 13ء کے دوران 2.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 13,284 ملین روپے تک پہنچ گئی (جدول 6.5)۔

مضاربہ

مضاربہ اسلامی ماکاری کی پراڈکٹ ہے جسے 80ء کی دہائی میں متعارف کرایا گیا تھا اور تب سے اس نے طویل سفر طے کیا ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران اس شعبے میں یکجائی دیکھنے میں آئی ہے اور اب یہ 24 مضاربہ مینجمنٹ کمپنیوں پر مشتمل ہے۔ یہ بنیادی طور پر اقتصادی سرگرمی میں بینک سہولت سے محروم افراد کی ضروریات پوری کرتا ہے جیسے کرائے کی خدمات، چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی و تجارت کے ساتھ ساتھ چھوٹے پیمانے کی خوردہ دھوک تجارت۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں اہم بینکاری ادارے قدم رکھنے سے ہچکچاتے ہیں۔

مضاربہ کمپنیوں میں مسلسل بتدریج اور پائیدار نمو

ہوتی رہی۔۔۔

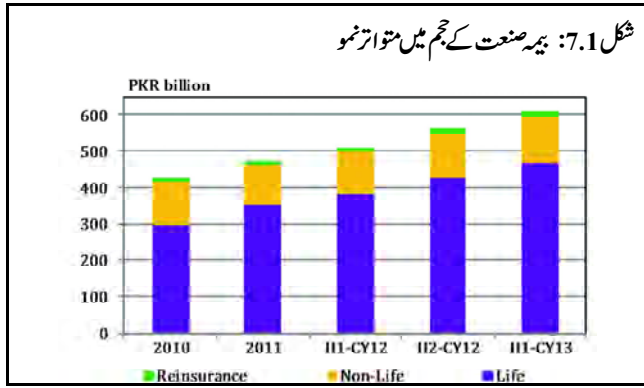
اگرچہ مضاربہ کمپنیوں کے اثاثوں کا پورے مالی شعبے میں حصہ بہت معمولی ہے لیکن گذشتہ تین برسوں کے دوران ان میں بتدریج اور پائیدار نمو ہوئی ہے۔ مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں ان میں 4.8 فیصد اضافہ ہوا جو اجارہ شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد کے مساوی ہے (شکل 6.24)۔ اس میں بیشتر نمو اجارہ اثاثوں اور حکومتی تسکات میں سرمایہ کاریاں بڑھنے کا نتیجہ تھی۔ تاہم یہ نمونین سرفہرست فرمز کی کارکردگی پر منحصر رہی ہے جن کے پاس اب مضاربہ کمپنیوں کی اثاثہ جاتی بنیاد کا 50 فیصد سے زائد ہے (شکل 6.25)۔

شعبے کی عملی کارکردگی بہتر رہی۔۔۔

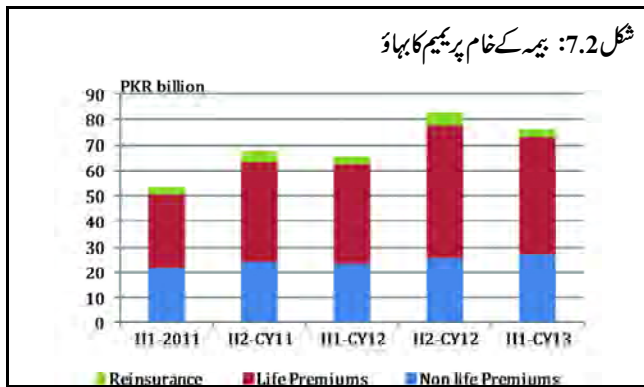
مالی سال 13ء کے دوران مضاربہ کمپنیوں کو 2 ارب روپے کا صحت مند منافع حاصل ہوا جو مالی سال 12ء میں 1.2 ارب روپے تھا۔ مجموعی طور پر 20 مضاربہ کمپنیوں نے منافع کا اعلان کیا جبکہ دو مضاربہ کمپنیوں نے اپنے سرٹیفکیٹ ہولڈرز کو بونس بھی جاری کیے۔

دشوار اقتصادی ماحول، 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران پریمیم میں متواتر نمو کے نتیجے میں شعبہ بیمہ کے اثاثوں میں اضافہ جاری رہا۔ حیاتی بیمہ کے کاروبار کے خام پریمیم میں 17.4 فیصد اضافہ ہوا، بلند امساک اور حیاتی بیمہ کے نئے کاروبار کی بہتر کوریج اس کی وجہ ہے۔ اسی طرح غیر حیاتی بیمہ کاروبار کے خام پریمیم میں 16.6 فیصد نمو ہوئی، اقتصادی سرگرمی میں تھوڑی بہتری اور کار مالکاری کاروبار کی بحالی اس کا سبب ہے۔ جہاں تک کارکردگی کا تعلق ہے تو بیمہ صنعت کی نفع یابی کو پھلتی پھولتی اسٹاک مارکیٹ سے سہارا ملا، اس طرح اس صنعت کے استحکام کے اظہار بے عام طور پر بہتر ہوئے۔

حیاتی بیمہ کے فروغ سے بیمہ صنعت کے اثاثے مزید مستحکم ہوئے



پریمیم کی مستقل آمدنی بنا پر شعبہ حیاتی بیمہ میں 9.6 فیصد کی عمدہ نمو ہوئی (شکل 7.1)۔ اس شعبے کے اثاثے 68 مستحکم کرنے میں حیاتی بیمہ کا حصہ خاصا بڑا ہے، اور یہ رجحان 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی برقرار رہا۔ حیاتی بیمہ کے اثاثوں کی نمو سے شعبہ بیمہ نے 600 ارب روپے کا سنگ میل عبور کر لیا۔ شعبہ کو خام پریمیم میں 16.8 فیصد کی عمدہ نمو بھی ملی جبکہ حیاتی اور غیر حیاتی دونوں طرح کے کاروبار میں متاثر کن نمو دیکھی گئی (شکل 7.2)۔ اختراعاتی اور پرکشش مصنوعات پیش کرنے کے علاوہ شعبے کے اثاثے بھی متنوع پالیسی ہولڈروں⁶⁹ کی حقیقی آمدنی میں بہتر ترقی اضافے کی بنا پر بڑھے۔ نیز، کار مالکاری کی بحالی اور سلامتی سے متعلق خدشات کی رسک کوریج کے باعث پریمیم میں اضافہ ہوا۔



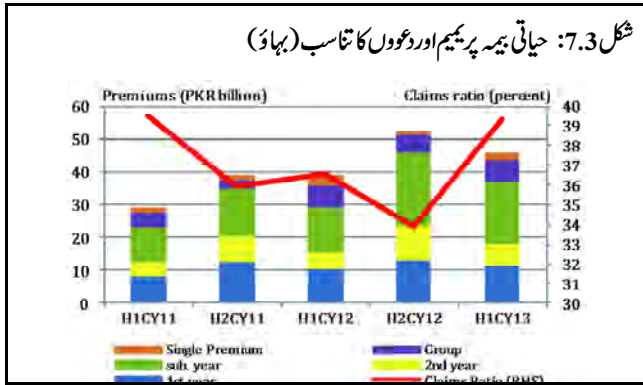
بیمہ شعبے کی بہتر کارکردگی کی عکاسی آمدنی میں صحت مندانہ نمو سے ہوتی ہے۔ قبل ازگیس منافع 73 فیصد (سال بسال) نمو سے 7.2 ارب روپے تک جا پہنچا جس میں غیر حیاتی بیمہ سے آمدنی⁷⁰ میں زبردست اضافہ دیکھا گیا۔ ایک طرف دعووں کے گرتے ہوئے تناسب اور دوسری طرف پھلتی پھولتی اسٹاک مارکیٹ سے بھاری منافع اور منافع منقسمہ ملنے کے سبب غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی نفع یابی تیزی سے بڑھی۔ دریں اثنا دعووں کا تناسب بڑھنے اور ذمہ نوبی کے انتظامی اخراجات بلند رہنے سے حیاتی بیمہ صنعت کی آمدنی میں نمو معتدل رہی۔

68 حیاتی بیمہ، غیر حیاتی بیمہ اور نو بیمہ

69 حقیقی آمدنی میں اضافے کا سبب گرائی کی گرتی ہوئی شرح ہے۔

70 غیر حیاتی بیمہ اداروں کی بلند نفع یابی کا سبب صرف یہ ہے کہ یہ خدمات فراہم کرنے والے اداروں کی تعداد زیادہ یعنی 2013ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک 36 ہے جبکہ حیاتی بیمہ ادارے صرف 9 ہیں۔

شکل 7.3: حیاتی بیمہ پر بیمہ اور دعووں کا تناسب (بہاؤ)



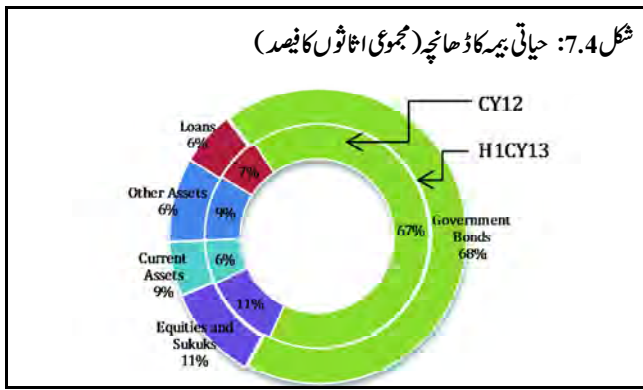
حیاتی بیمہ

بہتر حیاتی پریمیم کے اثرات کو دعووں کے بگڑتے ہوئے

تناسب نے زائل کر دیا

حیاتی بیمہ کی بنیاد یہ ہے کہ یہ موت، بیماری یا جسمانی معذوری کے نتیجے میں ہونے والے مالی نقصانات کو پورا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ ملک کی حیاتی بیمہ صنعت جو روایتی پالیسیاں پیش کرتی ہے اس سے قطع نظر حالیہ برسوں میں پابند شریعت بیمہ یعنی تکافل کی صورت میں جو غیر روایتی مصنوعات اور بہتر تحفظ پیش کیا گیا ہے اُس نے اس شعبے میں بڑی حد تک زبردست نمو پیدا کی ہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران حیاتی بیمہ کے روایتی اداروں کے اثاثے 9.5 فیصد کی شرح سے بڑھے جبکہ خاندانی تکافل کے اداروں میں 22 فیصد نمو ہوئی۔ تکافل کے پریمیم میں اضافے کو ممکنہ پالیسی ہولڈروں کی طرف سے بڑھتی ہوئی طلب اور بڑھتے ہوئے مالی کاروبار خصوصاً اسلامی بینکاری سے مدد ملی۔

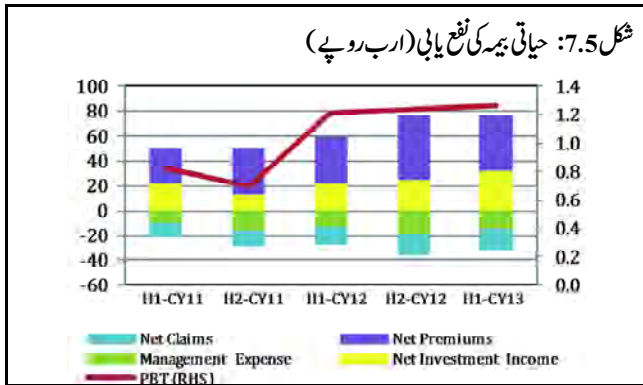
شکل 7.4: حیاتی بیمہ کا ڈھانچہ (مجموعی اثاثوں کا فیصد)



2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران حیاتی بیمہ کے خام پریمیم میں 17.4 فیصد (سال بسال) عمدہ نمو ہوئی۔ خاندانی تکافل کے کاروبار کی خام حصہ داریوں (contributions) میں سالانہ 38.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ روایتی بیمہ کے تحت پریمیم کی نمونہ صرف 16.3 فیصد رہی۔ چنانچہ بیمہ صنعت کے مجموعی پریمیم میں تکافل کاروبار کا حصہ بڑھ کر 5.5 فیصد ہو گیا۔

اعتبار اور بھروسے کا ایک پیمانہ حاملین پالیسی کا امساک ہے، جو پریمیم کی نمونہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دوسرے سال کے اور اس کے بعد کے پریمیم میں 33.8 فیصد کی (سال بسال) مشترکہ نمو دیکھی گئی جس سے اس کا حصہ بڑھ کر 55.6 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح نئی کورٹج سے پریمیم میں 12.2 فیصد اضافہ ہوا جو بیمہ کے اثرات بڑھنے کا ایک اظہار ہے (شکل 7.3)۔ دریں اثنا دعووں کا جو تناسب 2012ء کی پہلی ششماہی کے دوران 36.6 فیصد تھا وہ مزید بگڑ کر زبردست عرصے کے دوران 39.9 فیصد ہو گیا۔ دعووں میں پیشتر

شکل 7.5: حیاتی بیمہ کی نفع یابی (ارب روپے)



اضافے کی ذمہ دار اموات اور دستبرداریاں (surrenders) تھیں۔ تاہم دعووں کا تناسب بڑھنے کے باوجود 9 میں سے 8 کمپنیوں کی ذمہ نویسی میں فاضل رقم آئی۔⁷¹

حیاتی بیمہ کاروبار کی نوعیت طویل مدتی معاہدے کی ہوتی ہے جسے دیکھتے ہوئے اس کے پیشتر اثاثے طویل مدتی سرکاری ہمتوں میں لگائے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ شعبہ بینکاری کے بعد حیاتی بیمہ سرکاری بانڈز میں سرمایہ لگانے والا دوسرا سب سے بڑا سرمایہ کار ہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران حیاتی بیمہ کے مجموعی اثاثوں میں سرکاری بانڈز کا حصہ گذشتہ سال کی نسبت ایک فیصد اضافے کے بعد 68 فیصد ہو گیا (شکل 7.4)۔

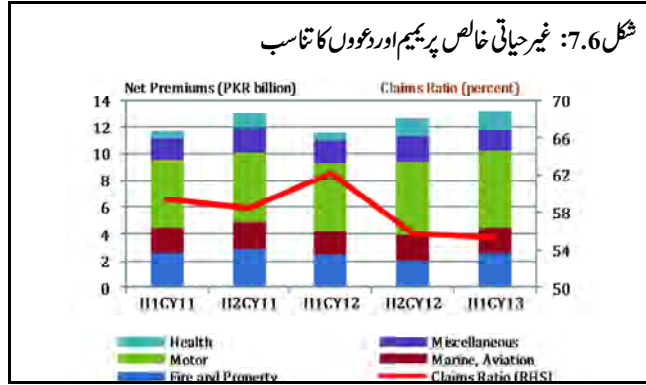
71 ذمہ نویسی کی فاضل رقم خالص پریمیم کی وہ اضافی رقم ہے جو خالص دعووں، ذمہ نویسی کے اخراجات اور دیگر کمپنیوں/ایجنٹوں کا کمیشن منہا کرنے کے بعد بچتی ہے۔

جدول 7.1: حیاتی بیمہ اداروں کا استحکام				
فیصد				
شش 1، 2013ء	شش 2، 2012ء	شش 1، 2012ء	2011ء	
1.9	2.0	1.9	2.1	سرمایہ پر نسبت اثاثہ
387.0	401.7	365.4	336.5	دعوے پر نسبت سرمایہ
39.3	35.1	36.1	37.1	دعووں کا تناسب
32.1	35.3	32.6	38.5	اخراجات کا تناسب
71.4	70.4	68.7	75.6	مشترکہ تناسب
97.8	98.1	97.1	96.9	پر بیمہ کا اسماک
17.1	14.2	14.0	13.2	سرمایہ کاری پر منافع
0.5	0.9	0.3	0.4	اثاثوں پر منافع

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران حیاتی بیمہ کی نفع یابی 4.1 فیصد اضافے سے 1.26 ارب روپے ہو گئی (شکل 7.5)۔ اس بہتری میں بڑا حصہ سرمایہ کاری آمدنی سے آیا جس نے سرمایہ کاری پر منافع کو 17.1 فیصد تک پہنچا دیا۔ سرکاری بانڈز پر گرتی ہوئی شرح سود کے ماحول کے باوجود یہ شاندار بہتری دراصل سرمایہ کاریوں کی فروخت اور ایکویٹیز میں سرمایہ کاری پر بلند منافع کا نتیجہ تھی۔ تاہم نو بیمہ لاگت اور خالص دعووں سے اخراجات بڑھنے کی وجہ سے خالص آمدنی میں اضافہ اور بحیثیت مجموعی نفع یابی تیزی سے نہ بڑھ سکی۔ چنانچہ شعبہ بیمہ کا اثاثوں پر منافع زیر جائزہ عرصے کے دوران متاثر ہوا۔

حیاتی بیمہ صنعت کی مالی اصابت کا جائزہ لیا جائے تو ملی جلی تصویر بنتی ہے (جدول 7.1)۔

کفایت سرمایہ یعنی سرمایہ پر نسبت اثاثہ معمولی سا کم ہوا کیونکہ ایکویٹی میں نمونہ منافع میں کمی کے باعث معتدل ہو گئی۔ حیاتی بیمہ کرنے والے ادارے اخراجات کا تناسب کم رکھنے میں کامیاب رہے، تاہم دعووں کے تناسب میں نمونہ سے مشترکہ تناسب بڑھ گیا۔ موجودہ حالت میں حیاتی بیمہ کاروبار تقریباً پورے کا پورا خود ان اداروں نے رکھا ہوا ہے (یعنی نو بیمہ کا فقدان ہے) جس کے باعث کسی شدید دھچکے کی صورت میں حیاتی بیمہ اداروں کے سرمائے پر دباؤ پڑ سکتا ہے۔



غیر حیاتی بیمہ

غیر حیاتی بیمہ کو دعووں کے کم تناسب اور ایکویٹی

منڈی کے بڑھتے ہوئے نفع کا فائدہ پہنچا

صارفنی مالکاری خصوصاً کاروبار کی بحالی اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے

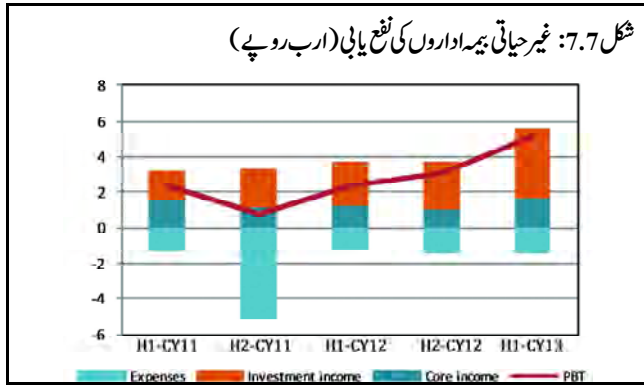
اشاریے کے مطابق اقتصادری سرگرمیوں میں تھوڑی بہتری آنے سے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر حیاتی بیمہ کاروبار میں تیزی آئی۔ خام پر بیمہ میں 16.6 فیصد کی سال بسال عمدہ نمو ہوئی، جبکہ نو بیمہ کو منہا کر کے پر بیمہ کی نمو 11.4 فیصد رہی۔ اس بہتری میں زیادہ تر کردار بیمہ صحت کے کاروبار میں بڑھوتری نے ادا کیا جس میں زیر جائزہ عرصے کے

جدول 7.2: غیر حیاتی بیمہ اداروں کا استحکام				
فیصد				
شش 1، 2013ء	شش 2، 2012ء	شش 1، 2012ء	2011ء	
49.5	50.7	52.6	52.8	سرمایہ پر نسبت اثاثہ
55.3	55.6	62.1	58.9	دعووں کا تناسب
13.3	13.5	10.4	27.1	اخراجات کا تناسب
68.6	69.1	72.5	86.0	مشترکہ تناسب
48.9	49.5	51.9	52.7	پر بیمہ کا اسماک
13.2	9.8	9.3	6.8	سرمایہ کاری پر منافع
4	4.9	3.9	2.7	اثاثوں پر منافع

دوران 100 فیصد نمو ہوئی (شکل 7.6)۔ دریں اثنا پر بیمہ اکٹھا کرنے میں گاڑیوں کی انشورنس سب سے آگے رہی جس کا حصہ بڑھ کر 43 فیصد ہو گیا۔

پر بیمہ میں بہتری کے علاوہ دعوے مطلق معنوں میں تقریباً اسی سطح پر رہے جس سطح پر وہ گذشتہ سال کے اس عرصے میں رہے تھے جس سے دعووں کا تناسب کم ہو کر 55.3 فیصد رہ گیا۔ بڑی حد تک یہ کمی غیر حیاتی بیمہ کاروبار پر بلند نو بیمہ کو رتن کا نتیجہ تھی۔ جہاں تک دعوے کی تفصیلات کا تعلق ہے تو بیمہ صحت سے متعلق دعوے بلند یعنی 89.2 فیصد پر رہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شعبہ کمپنیوں کے لیے پُر خطر ہے اور انہیں صحت کے پر بیمہ کی قیمت بندی میں غلطی (mispricing) کے تکنیکی

خطرے کا سامنا ہے۔ اسی طرح موٹروں اور بحری کاروبار میں بھی دعووں کا تناسب بالترتیب 57.9 فیصد اور 51.8 فیصد رہا جس سے ذمہ نویسی کی آمدنی گھٹ گئی، درحقیقت دس کمپنیوں کو ذمہ نویسی میں خسارہ ہوا۔ تاہم سرمایہ کاری آمدنی سے منافع میں بہتری آئی اور کفایت سرمایہ مستحکم ہوا۔



غیر حیاتی بیمہ کی کارکردگی کی ایک اہم خصوصیت اس کی نفع یابی میں ہونے والی زبردست نمو تھی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر حیاتی بیمہ کی آمدنی (سال بسال) 118 فیصد اضافے سے 5.1 ارب روپے ہو گئی، جس سے اثاثوں پر منافع دگنا ہو کر 8.2 فیصد ہو گیا (جدول 7.2)۔ غیر حیاتی بیمہ اداروں کی نفع یابی میں عمدہ نمو ہوئی جس کا سبب ایکویٹی مارکیٹ سرمایہ کاریوں اور میوچل فنڈز پر ملنے والا عمدہ منافع تھا۔ مزید برآں، نفع یابی بڑھنے میں بینک امانتوں پر منافع اور منافع منقسمہ سے آمدنی کا بھی نمایاں حصہ رہا (شکل 7.7)۔

غیر حیاتی بیمہ خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے استحکام کے اظہار یہ نسبتاً مستحکم صورتحال بتا رہے ہیں۔ سال کے دوران بہتر آمدنی سے ان اداروں کی ایکویٹی میں اضافہ ہوا جس سے سرمایہ بہ نسبت اثاثہ 40 بی پی ایس بڑھ گیا۔ دریں اثنا دعویوں کا تناسب گرنے سے اخراجات کا تناسب بھی کم ہو کر 68.6 فیصد تک آ گیا۔

نو بیمہ

اثاثے گرنے کے باوجود منافع بڑھ گیا

جدول 7.3: نو بیمہ کا خاکہ

ارب روپے	شش 1، 2013ء	شش 2، 2012ء	شش 1، 2012ء	2011ء
ایکویٹی	6.0	6.3	5.9	6.4
سرمایہ کاریاں	6.1	6.4	5.2	5.8
خام پر بیمہ	3.4	5.1	3.1	6.9
خالص پر بیمہ	2.2	2.1	2.1	3.5
خالص دعوے	1.1	1.0	1.0	2
اخراجات	0.7	0.6	0.6	0.4
منافع	0.8	0.6	0.6	0.8
اثاثے	14.6	16.1	12.5	12.9

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر حیاتی نو بیمہ کے اثاثوں میں 9.3 فیصد کمی ہوئی جس کا بڑا سبب زیر جائزہ عرصے کے دوران دیگر انشورنس اداروں اور منافع منقسمہ کی ادائیگی کی بنا پر رقوم کا تصفیہ ہے۔ کمپنی نے اپنے حصص یافتگان کو 2012ء کا سالانہ نقد منافع منقسمہ 900 ملین روپے تقسیم کیا جس سے سرمایہ کاریوں کے جزوی تصفیہ حساب کے ذریعے کمپنی کی ایکویٹی میں 4.7 فیصد کمی آگئی۔ تاہم غیر حیاتی بیمہ کاروبار میں عمدہ نمو کی بنا پر خام پر بیمہ 9.7 فیصد (سال بسال) بہتر ہو گیا۔

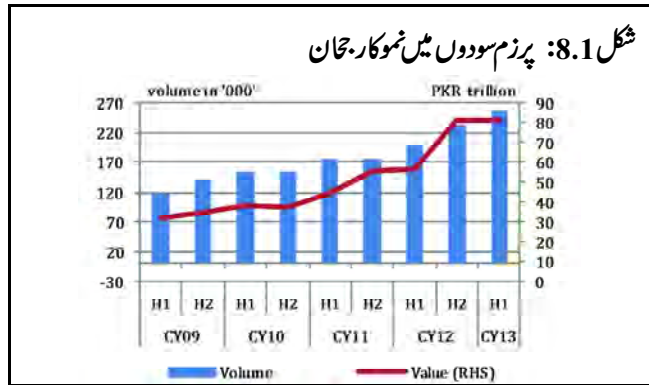
2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمپنی کی آپریٹنگ کارکردگی میں بہتری آئی اور کمپنی کو 33 فیصد زائد آمدنی (سال بسال) ملی۔ اگرچہ دعوے اور پر بیمہ سے منسلک اخراجات بڑھنے سے ذمہ نوبیسی کی آمدنی کم ہوئی تاہم کمپنی کا منافع سرمایہ کاری سے بھاری منافع ملنے کے سبب بڑھ گیا جس سے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اثاثوں پر منافع میں اضافہ ہوا اور وہ 10.4 فیصد ہو گیا جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں 9.4 فیصد تھا (جدول 7.3)۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران نظام ادائیگی بڑی قدر کی حامل اور خوردہ لین دین دونوں کا مؤثر انتظام کرنے میں کامیاب رہا۔ لین دین کا وقت کم ہوا جبکہ اس میں کوئی اہم تعطل بھی نہیں دیکھا گیا۔ پاکستان بروقت بین البینک چکٹائی نظام (PRISM) نے بازار میں سیالیت پر دباؤ کے باوجود بلند تر قدر اور حجم کے سودوں کی چکٹائی کے علاوہ سیالیتِ امروز کی سہولت (آئی ایل ایف) کے ذریعے درکار سیالیت فراہم کی۔ خوردہ بینکاری میں بھی اضافہ ہوا جس کا سبب آگاہی میں اضافے اور انفراسٹرکچر میں بہتری کے باعث ترقی کرتی ای بینکاری تھی۔ نئے اداروں کی شمولیت سے بلادفتر بینکاری (BB) میں بھی ششماہی کے دوران بلند نمو اور تنوع دیکھا گیا۔

جدول 8.1: نظام ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

پہلی ششماہی 2013ء		دوسری ششماہی 2012ء	
قدر	حجم	قدر	حجم
حجم ہزاروں اور قدر کھرب روپے میں			
811	256.1	809	231.9
پرزم			
696	347,859	665	331,600
خردہ ادائیگیاں			
539	177,599	525	180,800
کانغذ پر مبنی			
157	170,260	140	150,800
ای سودے			

نظام ادائیگی کے ضابطہ کار کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک کے اہم مقاصد میں سے ایک محفوظ و مؤثر نظام ادائیگی کی دستیابی کو یقینی بنانا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ملک کے موجودہ نظام ادائیگی کی کارکردگی اور پائیداری میں مزید بہتری لانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی کوششوں کو گذشتہ برسوں کے دوران مالی اداروں خصوصاً بینکوں کی جانب سے آئی ٹی انفراسٹرکچر میں بڑے پیمانے کی سرمایہ کاری کے نتیجے میں ادائیگی کے نظام میں اختراع، مستحکم اور مؤثر فراہمی کے متبادل ذرائع (ADCs) بڑھنے سے تقویت حاصل ہوئی ہے۔ خصوصاً بنیادی بینکاری کی نئی اختراعات سے عملی کارکردگی، خدمات میں بہتری اور ان کی زیادہ متنوع انداز میں فراہمی اور نظاموں کی پائیداری کی بلند سطح شامل ہیں۔



بڑی قدر کی ادائیگی (LVP) کی بنیاد کے طور پر پاکستان بروقت بین البینک چکٹائی کا نظام زیر جائزہ ششماہی کے دوران مؤثر انداز میں بلند قدر اور حجم کے بڑے سودے انجام دیتا رہا۔⁷² اس کے ذریعے 811 کھرب روپے مالیت کے 256 ہزار سودے کیے گئے جو قدر اور حجم میں گذشتہ ششماہی کے مقابلے میں بالترتیب 0.3 فیصد اور 10.4 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے (جدول 8.1 اور شکل

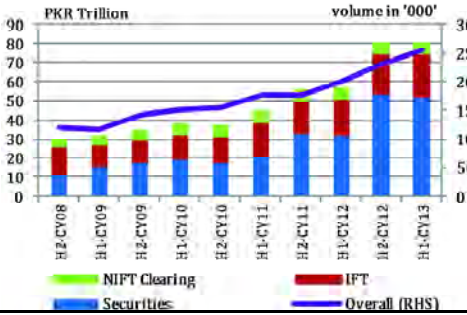
8.1)۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیالیت کی سخت صورتحال کے باعث اسٹیٹ بینک نے مزید 41 کھرب روپے کی سیالیت امروز (مجموعی قدر کا 5.1 فیصد) فراہم کی جو گذشتہ برس سے تقریباً 8.8 فیصد زائد ہے۔ خوردہ نظام ادائیگی نے بھی اہم کردار ادا کیا اور اس کے ذریعے 696 کھرب روپے مالیت کے 347.9 ملین سودے کیے گئے جن میں قدر اور حجم کے لحاظ سے بالترتیب 4.6 فیصد اور 4.9 فیصد نمو ہوئی۔ اگرچہ خوردہ ادائیگیوں میں کانغذی سودے ابھی تک سرفہرست ہیں تاہم ای بینکاری کے حصے میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بازار میں 3 نئے فریقوں (تمام بینک) کے داخلے سے بلادفتر بینکاری میں تیزی سے نمو ہوئی۔

⁷² سودے کے اوسط بلندی کی وجہ سے پرزوم کے سودوں کی درجہ بندی بڑی قدر کے سودوں میں کی جاتی ہے تاہم سودے کی کوئی ٹیلی حد نہیں ہے۔

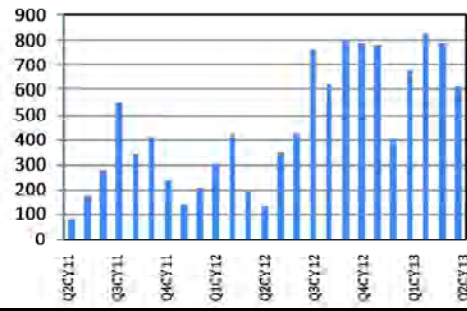
باکس 8.1: پرزمنے اپنے آپریٹرز کا آغاز جولائی 2008ء میں بین الاقوامی بازار کے سودوں اور بازار مبادلہ کے اندرون ملک آپریٹرز کی چھٹائی کے لیے شروع کیا تھا۔ تب سے، پرزمنے کی وسعت کوئی خدمات فراہم کرنے تک توسیع دی جا چکی ہے: (الف) حکومتی تمسکات کی چھٹائی (ب) سیالیت امور کی سہولت (ج) اسٹیٹ بینک کا اندرونی لین دین جیسے بازار کے سودے / بنیادی چھٹائی (د) فنڈ کے ذریعے پھرنے میں موصول ہونے والی بین الاقوامی فنڈ منٹھلی کی چھٹائی (ہ) بینک کے اپنے کھاتے سے منتقلی اور (و) چھٹائی بینکوں کے ذریعے اسٹاک ایکس چینج رکن تک رسائی۔

پرزمنے دو اہم ایپلی کیشنز پر مشتمل ہوتا ہے: آر ٹی ایس / ایکس اور ڈیپو / ایکس۔ پہلی فنڈ منٹھلی کی ایپلی کیشن ہے جسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے شراکے احاطے میں نصب سافٹ ویئر کے لیے ذریعے انشال کیا جاتا ہے۔ ڈیپو / ایکس تمسکات کی چھٹائی کی ایک ویب پر مبنی ایپلی کیشن ہے جسے آر ٹی ایس / ایکس کے ساتھ بروقت منسلک کیا جاتا ہے تاکہ فراہمی بمقابلہ ادائیگی (ڈی وی پی) کی بنیادوں پر لین دین یقینی بنایا جاسکے۔

شکل 8.2: پرزمنے سودوں کے اجزاء



شکل 8.3: پرزمنے میں سیالیت امور سہولت کا استعمال (ارب روپے)

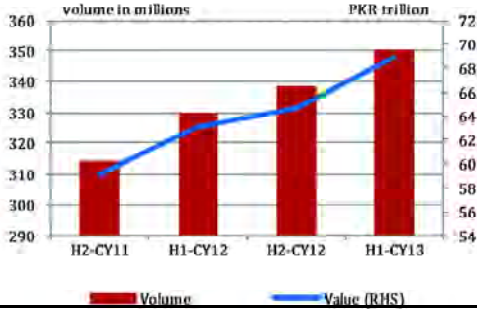


بڑی قدر کے سودوں میں خاصی نمو ہوئی۔۔۔۔۔
 پرزمنے کا قیام چھٹائی کے خطرے سے نمٹنے کے لیے عمل میں آیا تھا تاکہ بڑی قدر کی حامل حکومتی تمسکات کے سودوں کی بروقت چھٹائی کو یقینی بنایا جاسکے (یعنی چھٹائی کا خطرہ کم کیا جاسکے)۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ اس کے استعمال اور طریقوں میں وسعت آئی ہے (باکس 8.1)۔ پرزمنے کے ذریعے انجام دیے جانے والے کثیر سودوں کے اجتماعی ڈیٹا سے نشانہ دہی ہوتی ہے کہ بڑی قدر کی ادائیگی (ایل وی پی) کے طریقہ کار کے ذریعے 811 کھرب روپے مالیت کے 256 ہزار سودوں کا تصفیہ کیا گیا تھا۔⁷³ حجم (10.4 فیصد) میں ہونے والی ساری نمو بین الاقوامی فنڈ ٹرانسفر (آئی ایف ٹی) اور خوردہ چیک کیئرنگ (آر سی سی) کے لین دین میں ریکارڈ کی گئی۔⁷⁴ تاہم سودوں کی قدر معمولی نمو (0.3 فیصد) کو ظاہر کرتی ہے، جس کا اہم سبب ششماہی کے دوران تمسکات کی چھٹائی کی قدر میں کمی تھی۔ پرزمنے کے ذریعے بلند حجم کم قدر کی چھٹائی نے پہلی ششماہی میں سودے کا اوسط حجم 8.9 فیصد کی ساتھ 317 ملین روپے کر دیا (شکل 8.2)۔⁷⁵

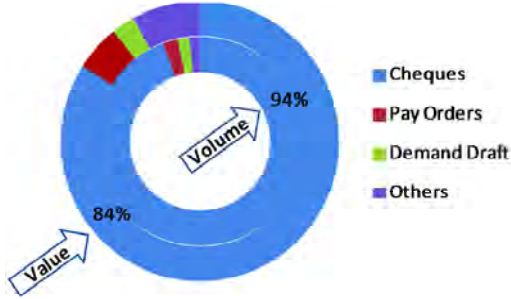
سیالیت امورز بلند سطح پر رہی۔۔۔۔۔
 بالفرض کسی بینک کو فنڈ زکی قلت کا سامنا ہو تو اسٹیٹ بینک سیالیت امورز کی سہولت (آئی ایل ایف) فراہم کرتا ہے۔ یہ سیالیت کی ایک مکمل طور پر ضمانت شدہ سہولت ہے جسے منظور شدہ حکومتی تمسکات پر دیا جاتا ہے تاکہ نظام ادائیگی کے ہموار کام کو یقینی بنایا جاسکے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی سیالیت امورز 8.8 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 41 کھرب روپے تک پہنچ گئی (شکل 8.3)۔ اس سے بینکوں کو لین دین کی مؤثر چھٹائی اور لمبی قطاروں اور نظام میں تعطل⁷⁶ ہونے جیسے واقعات سے بچنے میں مدد ملی۔ سیالیت امورز کے تناسب کی شدت اور پرزمنے کے سودوں کی قدر 40 بی پی ایس اضافے کے ساتھ بڑھ کر 5.1 فیصد تک پہنچ گئی۔ سیالیت امورز کی قدر میں 2008ء میں پرزمنے کے آغاز سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ گزشتہ چند برسوں میں بھی یہ بڑھا ہے، جب بازار میں سیالیت کی صورتحال سخت تھی۔

73 حجم میں سیالیت امورز کی سہولت شامل نہیں ہے جسے پرزمنے کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔
 74 بین الاقوامی فنڈ منٹھلی (آئی ایف ٹی) اور خوردہ چیک کیئرنگ (آر سی سی) تمسکات کی چھٹائی کے سودوں کی نمونہ میں سے تجاویز کی تھی۔
 75 آئی ایف ٹی بلند شدت لین کم قدر کا حال لین دین ہوتا ہے۔ اگر آئی ایف ٹی کے سودوں کو منہا کر دیا جائے تو 2013ء کی پہلی ششماہی میں پرزمنے کے ذریعے طے پانے والے اوسط سودے کا حجم بڑھ کر 1,045 ملین روپے (2012ء کی پہلی ششماہی میں 666 ملین روپے) تک پہنچ جائے گا۔
 76 اگر ایک بینک کو فنڈنگ لین کم قدر کا حال لین دین ہوتا ہے وصول کنندہ بینک کے لیے فنڈ زکی قلت پیدا کر سکتا ہے۔ پورے نظام میں ایک ایسی صورتحال جس میں بینک کے بعض سودے طے پانے سے رک جائیں، اسے تعطل کی صورتحال (Grid lock situation) کہا جاتا ہے۔ پرزمنے کا نظام تعطل کی صورتحال سے نکلنے کے طریقہ کار سے طے ہے، جسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے فعال کرنے کے بعد مختلف قسم کے الگورتھمز (algorithms) استعمال کرتے ہوئے قطار میں ادائیگیوں کی ترجیحات کے دوبارہ یقین سے انفرادی بنیادوں پر بڑی تعداد میں سودوں سے نمٹنا جاسکتا ہے۔

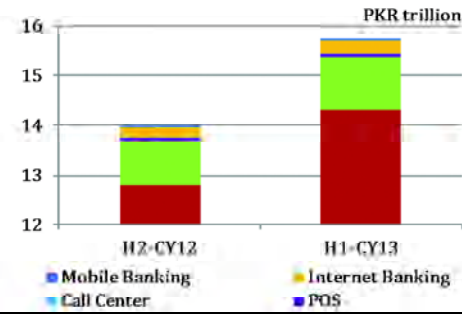
شکل 8.4: خردہ ادائیگی کا رجحان



شکل 8.5: 2013ء پہلی ششماہی خردہ سودوں کے کاغذ پر مبنی اجزائے ترکیبی



شکل 8.6: ای بی پی کارڈی سودے



جدول 8.2: 2013ء کی پہلی ششماہی میں چیکوں کے سودے

نقد	متغلی	کلیرنگ	باز ادائیگی
تعداد (لاکھوں میں)	رقم (ارب روپے)	تعداد (لاکھوں میں)	رقم (ارب روپے)
83.1	7,980.8	55.6	25,928.9
31.1	12,358.6	0.0	28.4
0.0	0.0	0.1	0.1
17.2 فیصد	48.9 فیصد	56.0 فیصد	26.7 فیصد

نقد رقم کو نکالنے کے لیے کیا گیا حجم میں ان رقم کا حصہ صرف 16.8 فیصد ہے۔ اس کے مقابلے میں رقم کی منتقلی کے لیے چیک سے ادائیگیوں کا حجم میں حصہ صرف 31.5 فیصد جبکہ قدر میں حصہ 55.1 فیصد بنتا ہے (جدول 8.2)۔

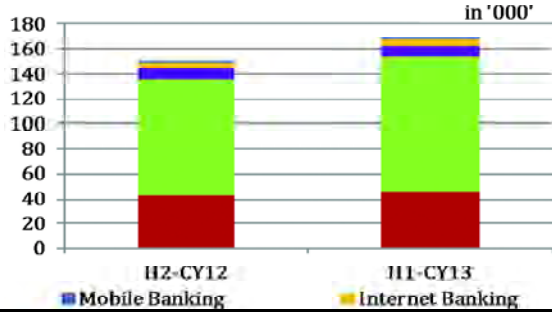
خردہ ادائیگی کے نظام میں نقد کو بالادستی حاصل ہے۔۔۔

خردہ نظام ادائیگی کا طریقہ کار لین دین کے کاغذی وغیر کاغذی طریقوں دونوں پر مشتمل ہے۔ خردہ سودوں میں نقد کو بالادستی حاصل رہی جن میں زیادہ تر پرسن ٹو پرسن (P2P) ادائیگیاں ہیں۔ نقد سودوں کے ساتھ منسلک بعض مسائل کے باوجود ہاتھ سے گنتی کے باعث بلند معاشی لاگت، نوٹوں کی توثیق اور ذخیرہ کاری، چوری/ نقصان کا خطرہ وغیرہ) نقد کی بالادستی کی کئی وجوہات ہیں جن میں متبادل طریقوں کے متعلق آگاہی میں کمی، سیالیت کو ترجیح دینا، کرنسی پر عوام کا واضح اعتماد، ثقافتی مسائل، مالی شمولیت کی پست سطح اور ٹیکس چوری کے لیے ریکارڈ رکھنے سے جان بوجھ کر گریز شامل ہیں۔ نقد بنیاد پر سودوں کے علاوہ بقیہ خردہ ادائیگیوں میں چیک پر مبنی لین دین شامل ہے جس کے بعد ابھرتا ہوا ای بی پی کارڈی لین دین ہے، جس میں نوکوٹیکنا لوجی کی حالیہ برسوں میں ترقی سے تقویت ملی ہے (شکل 8.4)۔

کاغذ پر مبنی بیشتر خردہ ادائیگیاں چیک سے کی گئیں۔۔۔ کلیرنگ اور چیکٹائی کے عمل کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک مالی آلات کی معیار بندی پر کام کر رہا ہے جس میں ابتدائی طور پر چیکوں کی معیار بندی پر زور دیا گیا ہے (جسے چیکوں کے اختصار کا نام بھی دیا جاتا ہے) جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ان کی سیکورٹی خصوصیات کو بھی بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اس قدم کا مقصد چیک کی کلیرنگ کے مجموعی عمل میں تیزی لانا اور دھوکہ دہی کی سرگرمیوں کو کم سے کم کرنا ہے۔

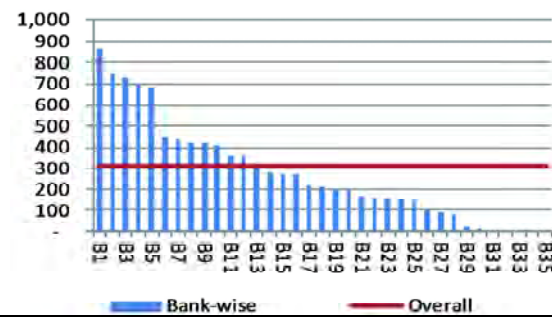
مجموعی طور پر، کاغذ پر مبنی خردہ ادائیگی کے طریقہ کار سے 539 کھرب روپے مالیت کے 177.6 ملین سودوں کی چیکٹائی کی گئی جو گذشتہ ششماہی کے مقابلے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران قدر کے لحاظ سے 2.7 فیصد اضافے اور حجم کے لحاظ سے 1.8 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ نتیجتاً زیر جائزہ مدت کے دوران سودے کا اوسط حجم تیزی سے بڑھ کر 303.2 ہزار روپے ہو گیا جو گذشتہ ششماہی میں 290.1 ہزار روپے تھا۔ جزو اور درجہ بندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ خردہ ادائیگیوں میں بذریعہ چیک سودوں کا حصہ قدر کے لحاظ سے 84.5 فیصد (455 کھرب روپے) اور حجم کے لحاظ سے 94.1 فیصد ہے، دوسرا نمبر پے آرڈرز کا ہے (شکل 8.5)۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ 49.5 فیصد بذریعہ چیک لین دین جن

شکل 8.7: ای بیٹکاری سودے (تجم کے لحاظ سے)



ای بیٹکاری میں اضافہ جاری رہا۔۔۔ پاکستان میں وقت گزرنے کے ساتھ ای بیٹکاری کو فروغ حاصل ہو رہا ہے جس میں اضافے کا رجحان ہے اور خردہ بیٹکاری میں اسے اہمیت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ ٹیکنالوجی پر مبنی لین دین کے طریقہ کار کے ذریعے صارفین کی ایک بڑی تعداد نے مالی خدمات کی فراہمی کے غیر روایتی ذرائع (ADCs) کو استعمال کرتے ہوئے موثر، قابل بھروسہ اور متنوع بیٹکاری خدمات سے استفادہ کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں ای بیٹکاری میں خردہ ادائیگیوں کے مجموعی سودے آخر جون 2013ء تک بڑھ کر 22.2 فیصد تک پہنچ گئے (جو آخر دسمبر 2012ء تک 20.6 فیصد تھے)۔ ششماہی کے دوران ای بیٹکاری کے تقریباً 170.2 ملین سودے کیے گئے جو اس میں 12.9 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح قدر بھی 10.6 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 155 کھرب روپے تک پہنچ گئی (شکل 8.6 اور 8.7)۔ نظام ادائیگی کا بنیادی انفراسٹرکچر خاصی بہتری کی عکاسی کرتا ہے جس میں نئی ریٹیل ٹائم آن لائن برانچز (RTOBs)، اے ٹی ایبز اور پلاسٹک کارڈز میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔

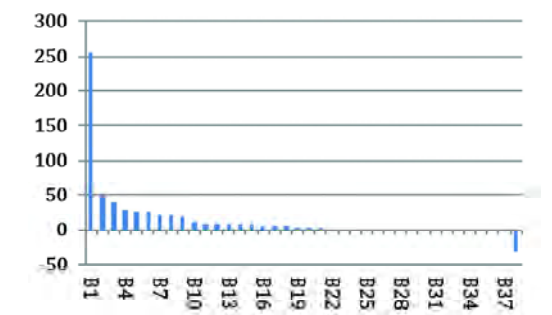
شکل 8.8: پہلی ششماہی 2013ء: آر ٹی او بیز کے اوسط سودے



ای بیٹکاری میں آر ٹی او بیز کی بالادستی۔۔۔

نیٹ ورک میں 117 شاخوں کے اضافے کے ساتھ آن لائن بینک برانچز کی تعداد بڑھ کر 10,013 تک پہنچ گئی ہے جو کہ ملک بھر میں مجموعی بینک برانچوں کا 94.6 فیصد بنتا ہے۔ آر ٹی او بیز کے ذریعے ادائیگیوں کی مجموعی قدر اور حجم میں بالترتیب 11.7 فیصد اور 5.9 فیصد نمو ہوئی جس سے 2013ء کی پہلی ششماہی میں اوسط سودے کا حجم بڑھ کر 0.312 ملین روپے تک پہنچ گیا جو پچھلی ششماہی میں 0.295 ملین روپے تھا۔ چند بینک ایسے تھے جن کے سودوں کا اوسط حجم صنعت کی مجموعی اوسط سے زیادہ تھا تاہم لین دین کی مجموعی قدر میں ایسے بینکوں کا حصہ کم تھا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران آر ٹی او بی ادائیگیوں کا قدر میں بینک وار حصہ صرف چند بینکوں تک محدود تھا، جو صنعت میں ان کے اثاثے کے اضافی حصے سے بہت زیادہ ہے (شکل 8.8)۔

شکل 8.9: پہلی ششماہی 2013ء: اے ٹی ایبز کی تعداد میں بینک وار اضافہ



اے ٹی ایم میں نمو متاثر کن تھی۔۔۔

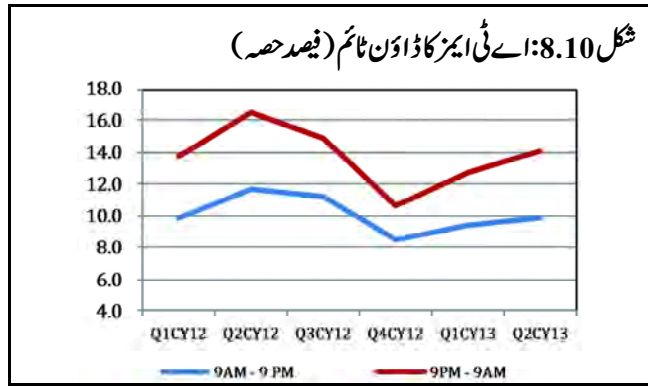
8.4 فیصد نمو کے ساتھ بعض بینکوں کی جانب سے مجموعی طور پر 525 مزید اے ٹی ایبز کا اضافہ کیا گیا (زیادہ تر 2013ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا)۔ اس طرح نصب شدہ اے ٹی ایبز کی مجموعی تعداد بڑھ کر 6,757 تک پہنچ گئی۔ 77 بینک وار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اے ٹی ایبز کی تعداد بڑھنے میں سب سے بڑا حصہ سرفہرست پانچ بینکوں کا تھا (اثاثوں کے لحاظ سے) جبکہ درمیانے درجے اور چھوٹے بینکوں کا حصہ کم رہا (شکل 8.9)۔ بیٹکاری شعبے نے اے ٹی ایم کے ذریعے 10.7 کھرب روپے کے 107.3 ملین سودے کیے جو قدر اور حجم میں بالترتیب 18.6 فیصد اور 16.1 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں، بعض بینکوں کی جانب سے نئی اے ٹی ایم کارڈوں کی تعداد رقم نکلوانے کی حد میں اضافے کے باعث اے ٹی

77 اے ٹی ایبز کی تعداد میں اضافہ جزوی طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے 2013ء سے کھلنے والی ہرنی شاخ پر ایک اے ٹی ایم نصب کرنے اور آئندہ پانچ برسوں کے دوران موجودہ شاخوں کی تعداد اور اے ٹی ایبز کے درمیان فرق ختم کرنے کی ہدایت کا نتیجہ تھا (پی آر ڈی سرکلر نمبر 03، 2013ء)۔

جدول 8.3: ای بی کارڈی انفراسٹرکچر کی پوزیشن			
2013ء کی پہلی ششماہی میں نمو	پہلی ششماہی 2013ء	2012ء	
12.9 فیصد	6,757	5,987	اے ٹی ایبز
6.4 فیصد	10,013	9,412	آن لائن براؤزر نیٹ ورک
-1.4 فیصد	33,748	34,229	پی او ایس
-14.6 فیصد	1,088	1,274	کریڈٹ کارڈز (ہزاروں میں)
15.2 فیصد	20,267	17,588	ڈیبٹ کارڈز (ہزاروں میں)
19.3 فیصد	962	806	صرف اے ٹی ایبز کارڈ (ہزاروں میں)

ایبز کے لین دین کا اوسط حجم زیرہ جائزہ مدت کے دوران 9,794 روپے سے بڑھ کر 10,007 روپے تک پہنچ گیا۔ تاہم، بینک وار تفصیلی ڈیٹا سے بینکوں کے درمیان اے ٹی ایبز کے اوسط حجم میں خاصے پھیلاؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔

ای بی کارڈی دنیا میں اے ٹی ایبز کے ذریعے کی وسعت میں ماضی قریب میں خاصی توسیع ہوئی ہے۔ اب اے ٹی ایبز چوبیس گھنٹے نقد رقم نکلوانے اور امانتیں، یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگیوں، ملکی و سرحد پار فنڈ کی منتقلی اور کریڈٹ کارڈ ادائیگیوں کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ کم از کم وقت میں ان خدمات کی مسلسل دستیابی اے ٹی ایبز کی کارگزاری کے لیے ضروری ہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران کام کے اوقات (صبح 9 بجے تا رات 9 بجے) میں اے ٹی ایبز کا ڈاؤن ٹائم معمولی کمی کے ساتھ 9.6 فیصد تک پہنچ گیا جو پچھلی سہ ماہی میں 9.9 فیصد تھا۔ 78 تاہم کام نہ کرنے کے اوقات (رات 9 بجے تا صبح 9 بجے) میں ڈاؤن ٹائم گزشتہ ششماہی کے 12.7 فیصد سے بڑھ کر 13.4 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 8.10)۔ ڈاؤن ٹائم بڑھانے کے مسائل میں نئے سافٹ ویئر پر منتقلی، بجلی میں اکثر قفل، کثیر تجارتی اے ٹی ایبز سافٹ ویئر متعارف کرانا، سسٹم لنک میں بریک ڈاؤن، سیکورٹی خدشات وغیرہ شامل ہیں۔



کریڈٹ کارڈ کے کاروبار میں کمی کے باعث پی او ایس میں کمی واقع ہوئی۔۔۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے خاتمے پر کریڈٹ کارڈز کی تعداد 13.8 فیصد کمی کے ساتھ 1.08 ملین رہ گئی۔ اسی رجحان کے مطابق پی او ایس ٹرمینل بھی آخر جون 2013ء تک 2.8 فیصد (976) کمی کے ساتھ ملک گیر سطح پر 33,748 پی او ایبز پر آگئے تاہم، مادی انفراسٹرکچر میں کمی کے باوجود پی او ایس پر مبنی ادائیگیوں کی قدر اور حجم میں بالترتیب 7.4 فیصد اور 1.3 فیصد کی مثبت نمو ہوئی۔ کم پی او ایس سے بلند قدر کے سودوں کے نتیجے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودے کا اوسط حجم 5,112 روپے ہو گیا جو گزشتہ ششماہی میں 4,824 روپے تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ خصوصاً چند برسوں کے دوران بینک صارفی مالکاری خاص طور پر اس جزیں خطرہ قرض کی بلند سطح اور خطرے سے پاک حکومتی تسکات کی مالکاری کے متبادل ذریعے کے طور پر دستیابی کے سبب دور رہے ہیں۔

انٹرنیٹ بینکاری کی اہمیت میں اضافہ ہوتا رہا۔۔۔

آر ٹی او بی اور اے ٹی ایبز کے بعد ای بی کارڈی کا تیسرا بڑا جز انٹرنیٹ بینکاری ہے جس میں متاثر کن رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے اور یہ خوردہ نظام ادائیگی میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ باسہولت اور بہتر سیکورٹی جیسی اہم خصوصیات کی وجہ سے انٹرنیٹ بینکاری کا حجم گزشتہ دو برسوں میں دوگنا ہو گیا ہے۔ زیر جائزہ ششماہی کے دوران انٹرنیٹ بینکاری کی قدر اور حجم میں بالترتیب 18.6 فیصد اور 26.7 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس ذریعے سے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 271 ارب روپے مالیت کے 5.35 ملین سودے ہوئے جبکہ سودے کا اوسط حجم 50,493 روپے رہا۔

بلا دفتر بینکاری میں نمو۔۔۔

تیزی سے ترقی کرتی ٹیکنالوجی کی اختراعات کے باعث مالی اداروں (خصوصاً بینکوں) نے بلا دفتر بینکاری خدمات کی موثر، قابل بھروسہ اور یوزر فرینڈلی (user friendly) مالی خدمات کی وسیع رینج کی پیشکش کے لیے ٹیلی کمیونی کیشن شعبے کے ساتھ اشتراک کر لیا ہے۔ ادائیگی کے اس طریقہ کار کا نتیجہ نہ صرف مالی خدمات سے محروم صارفین (مالی 78 دوسرے مایوں کے اوسط ڈاؤن ٹائم سے پوری ششماہی کے لیے ڈاؤن ٹائم نکالا جاتا ہے۔

جدول 8.4: بلا دفتر بینکاری کی اہم جھلکیاں			
پہلی ششماہی 2013ء میں نمو	پہلی ششماہی 2013ء	دوسری ششماہی 2012ء	پہلی ششماہی 2012ء
ایجنٹوں کی تعداد	29,525	41,567	93,862
کھاتوں کی تعداد (ہزاروں میں)	1,447	2,112	2,643
تاریخ کے مطابق امانتیں (ملین روپے)	753	1,055	2,391
سودے (تعداد بلین میں)	54	67	86
سودوں کی قدر (ارب روپے)	200	292	344
سودے کا اوسط حجم (روپے)	3,732	4,343	4,005
یومیہ سودوں کی اوسط تعداد (ہزاروں میں)	298	373	477

شمولیت) کی رسائی بڑھنے کی صورت میں نکلا ہے بلکہ لاگت کی اثر انگیزی کی لحاظ سے بھی بینکوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ بلا دفتر بینکاری کے ذریعے پاکستان میں حکومت سے افراد (G2P) اور فرد سے حکومت (P2G) کو ادائیگیوں کی صورت میں شاندار مواقع بھی فراہم کیے جاسکتے ہیں۔

بلا دفتر بینکاری کا سب سے پہلے آغاز تعمیر مائیکرو فنانس بینک نے 2009ء میں اپنے ایزی پیسہ ماڈل اور یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ (یو بی ایل) نے 2010ء میں اونمی کے ذریعے کیا تھا۔ ان کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے بینکوں اور ٹیلی کام کمپنیوں سمیت چھ مزید فریق بھی بلا دفتر بینکاری کے شعبے میں داخل ہو چکے ہیں جس سے بلا دفتر بینکاری خدمات کی مجموعی نمونہ فروغ حاصل ہوا ہے۔ 2013ء کی پہلی

ششماہی کے دوران بلا دفتر بینکاری ایجنٹوں کی تعداد میں خاصی نمو ہوئی ہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں بلا دفتر بینکاری کے ذریعے 344 ارب روپے مالیت کے 86 ملین سودے ہوئے جن میں قدر اور حجم کے لحاظ سے بالترتیب 27.8 فیصد اور 17.9 فیصد نمو ہوئی (جدول 8.4)۔ بلا دفتر بینکاری میں اور دی کاؤنٹر لین دین یعنی ایک کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ سے دوسرے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو منتقلی جس میں موبائل والٹ کی ضرورت نہیں ہوتی، کا غلبہ رہا جس کا بلا دفتر بینکاری میں حصہ تقریباً 83 فیصد بنتا ہے۔ دوسری جانب، ایم والٹس سودے 12 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے۔ اوسطاً، ایجنٹوں کی جانب سے یومیہ 477 ہزار سودے کیے گئے جن میں ایک سودے کا اوسط حجم 4,005 روپے تھا۔ بلا دفتر بینکاری کھاتوں میں زیر جائزہ ششماہی کے دوران 25.1 فیصد نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 2.64 ملین تک پہنچ گئے۔ اسی طرح، بلا دفتر بینکاری خدمات فراہم کرنے والے ایجنٹوں کی تعداد 93,000 سے تجاوز کر گئی ہے۔

توقع ہے کہ نئے فریقوں کی آمد سے بلا دفتر بینکاری کی صنعت میں مسابقت بڑھے گی اور یہ زیادہ جاذب لاگت ہو جائے گی۔ گذشتہ دو سہ ماہیوں کے دوران مولی کیش، ٹائم پے اور ایچ بی ایل ایکسپریس نے بھی اپنے بلا دفتر بینکاری آپریشنز شروع کر دیے ہیں جبکہ یو مائیکرو فنانس بینک نے بھی اگست 2013ء میں یو پیسہ برانڈ کے نام سے اپنی بلا دفتر بینکاری سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔

ضمیمہ جات

ضمیمہ جات کی فہرست

65	1۔ بینکوں کی بحیثیت مجموعی شماریات
66	جدول 1.1: بینکاری نظام: بینلنس شیٹ اور نفع و نقصان گوشوارے کے اہم متغیرات
66	جدول 1.2: بینکاری نظام: کلیدی متغیرات اور مالی صحت کے کلیدی اظہاریوں کی شرح ہائے نمو
67	جدول 1.3: بینکوں کے گروپ وار بینلنس شیٹ اور آمدنی گوشوارے
68	جدول 1.4: بینکاری نظام کی مالی صحت کے اظہاریے
71	جدول 1.5: بینکوں کے زمرہ وار کلیدی متغیرات
73	جدول 1.6: بینکاری نظام میں ارتکاز
74	جدول 1.7: بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے
76	جدول 1.8: جزوار قرضے اور غیر فعال قرضے
76	جدول 1.9: شعبہ وار قرضے اور غیر فعال قرضے
77	جدول 1.10: بینکاری نظام کی زمرہ وار نفع آوری
77	جدول 1.11: بینکاری نظام کے نفع آوری کے زمرہ وار اظہاریے
78	جدول 1.12: بینکاری نظام: مارک اپ آمدنی ریکسوپہ سود
78	جدول 1.13: شرح کفایت سرمایہ کے لحاظ سے بینکوں کی تقسیم
79	جدول 1.14: تمام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ جاتی ساخت اور شرح کفایت سرمایہ
80	جدول 1.15: بینکاری نظام کے دباؤ کی جانچ کے نتائج
82	جدول 1.16: بینکوں کی گروپ وار ہیئت ترکیبی
85	2۔ اسلامی بینکاری
86	جدول 2.1: اسلامی بینکوں/ برانچوں کی گروپ وار بینلنس شیٹ اور گوشوارہ آمدنی
87	جدول 2.2: اسلامی بینکاری مالی اصابت کے اظہاریے
88	جدول 2.3: اسلامی بینکاری ادارے
89	3۔ غیر بینک مالی ادارے
90	جدول 3.1: ترقیاتی مالی اداروں کی بینلنس شیٹ اور گوشوارہ آمدنی
91	جدول 3.2: ترقیاتی مالی اداروں کے مالی اصابت کے اظہاریے
92	جدول 3.3: ترقیاتی مالی ادارے
93	جدول 3.4: غیر بینک مالی کمپنیاں زمرہ وار اہم متغیرات
94	جدول 3.5: غیر بینک مالی اداروں کی فہرست
97	4۔ شعبہ بیمہ
98	جدول 4.1: شعبہ بیمہ۔ زمرہ وار اہم متغیرات
99	جدول 4.2: بیمہ کمپنیوں کی فہرست

1- بیٹکوں کی بحیثیت مجموعی شماریات

جدول 1.1: بینکاری نظام: بیلنس شیٹ اور نفع و نقصان گوشوارے کے اہم متغیرات									
ارب روپے									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
10,090	9,711	8,653	8,171	7,117	6,516	5,628	5,172	4,353	مجموعی اثاثے
4,253	4,013	3,275	3,055	2,157	1,737	1,087	1,276	833	سرمایہ کاری (خالص)
3,727	3,804	3,573	3,349	3,358	3,240	3,173	2,688	2,428	قرضے (خالص)
7,756	7,294	6,803	6,244	5,451	4,786	4,218	3,854	3,255	امانتیں
901	882	808	784	695	660	563	544	402	ایکویٹی
82	178	99	170	105	81	63	107	124	منافع قبل از ٹیکس (سال تا حال)
55	118	64	112	65	54	43	73	84	منافع بعد از ٹیکس (سال تا حال)
18	40	11	50	75	97	106	60	22	تموینی چارجز
616	615	635	592	556	446	359	218	177	غیر فعال قرضے
165	176	214	182	185	134	109	30	39	غیر فعال قرضے (خالص)

نوٹ: منافع کے اعداد و شمار سال تا حال (ytd) بنیاد پر ہیں۔

جدول 1.2: بینکاری نظام: کلیدی متغیرات اور مالی صحت کے کلیدی اظہاریوں کی شرح ہائے نمونہ									
فیصد									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء		2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	شرح نمونہ
سال بسال	سہ ماہی پدہ ماہی	سال بسال	سال بسال	سال بسال	سال بسال	سال بسال	سال بسال	سال بسال	
16.6	3.7	18.9	12.2	3.2	14.8	9.2	15.8	8.8	18.8
4.3	(0.1)	12.9	5.6	4.2	(0.3)	3.7	2.1	18.0	10.7
14.0	7.2	16.8	14.0	7.7	14.5	13.9	13.5	9.4	18.4
29.8	2.2	31.4	25.0	2.7	41.6	24.2	59.9	(14.8)	53.1
11.5	4.3	12.5	11.8	2.6	12.9	5.2	17.3	3.4	35.3
جون 13ء	2012ء	جون 12ء		2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	مالی صحت کے کلیدی اظہاریے
	15.5	15.6	15.1	15.1	13.9	14.0	12.2	12.3	شرح کفایت سرمایہ
	8.9	9.1	9.3	9.6	9.8	10.1	10.0	10.5	سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب
	14.8	14.5	15.9	15.7	14.9	12.6	10.5	7.6	غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب (مجموعی)
	4.4	4.6	6.0	5.4	5.5	4.1	3.4	1.1	خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب
	1.7	2.0	2.4	2.2	1.5	1.3	1.2	2.2	اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس)
	18.5	21.4	25.9	23.0	15.5	13.2	11.4	22.6	ایکویٹی پر منافع* (قبل از ٹیکس)
	63.7	64.5	54.3	59.5	47.1	44.5	37.7	45.1	سیال اثاثے/مجموعی امانتیں
	48.1	52.2	52.5	53.6	61.6	67.7	75.2	69.7	قرضوں اور امانتوں کا تناسب

* مبنی بر اوسط ایکویٹی صبح نو قدر پیمائی پر فاضل

جدول 1.3: بینکوں کے گروپ وار بیننس شیٹ اور آمدنی گوشوارے								
30 جون 2013ء (غیر آڈٹ شدہ) بلین روپے								
مالی کیفیت	نئی شے کے کرشل بینک	مٹائی نئی بینک	غیر ملکی بینک	کرشل بینک	خصوصی بینک	تمام بینک	مطلق تبدیلی	سال بسال
							سرمایہ پر سرمایہ	
۴۱							-	-
ٹریڈری بینکوں میں نقد اور بیننس	115,635	638,208	38,883	792,726	4,359	797,085	112,420	82,277
دیگر بینکوں میں بیننس	25,613	99,308	1,769	126,690	11,405	138,094	(23,443)	1,610
مالی اداروں کو قرض گاری	132,474	175,755	26,596	334,826	1,553	336,379	131,756	164,049
سرمایہ کاری - خاص	563,667	3,549,227	113,150	4,226,045	27,063	4,253,108	93,436	977,638
قرضے - خاص	849,470	2,723,378	51,639	3,624,487	102,251	3,726,738	(4,542)	153,976
عملی معین ۴۱	34,464	209,678	1,498	245,640	5,985	251,625	1,933	9,374
مؤخر ٹیکس ۴۱	26,763	47,548	4,041	78,351	572	78,923	(1,799)	(3,794)
دیگر ۴۱	159,620	327,169	8,268	495,057	13,270	508,327	45,627	52,264
کل ۴۱	1,907,706	7,770,270	245,845	9,923,822	166,457	10,090,279	355,389	1,437,393
واجبات	-	-	-	-	-	-	-	-
قابل ادائیگی بل	19,731	131,377	7,484	158,593	468	159,061	45,253	55,649
مالی اداروں سے قرض گیری	26,400	668,927	56,385	751,712	82,829	834,541	(200,375)	326,076
امانتیں اور دیگر گنجانے	1,563,995	6,046,280	127,023	7,737,297	18,360	7,755,658	519,529	952,761
حقیقی قرضے	-	49,734	-	49,734	3,405	53,139	(2,805)	(4,750)
۴۱ ٹوں پر واجبات ٹانس لیز سے شروط	41	-	7	47	9	56	20	(27)
مؤخر ٹیکس واجبات	7,046	15,320	56	22,422	352	22,774	3,914	8,584
دیگر واجبات	107,317	198,019	14,878	320,214	43,519	363,733	(47,547)	5,788
مجموعی واجبات	1,724,529	7,109,656	205,834	9,040,019	148,942	9,188,961	317,988	1,344,080
خاص ۴۱	183,177	660,614	40,011	883,802	17,515	901,318	37,401	93,313
خاص ۴۱ ٹوں کی نمائندگی از:	-	-	-	-	-	-	-	-
سرمایہ شخص	47,059	367,866	41,040	455,965	15,351	471,316	5,049	12,348
ذخائر	51,196	110,270	155	161,621	11,312	172,933	2,063	26,911
غیر محصولی	42,304	111,655	(1,286)	152,673	(16,436)	136,237	13,696	6,919
حصہ داروں کی ایکویٹی	140,559	589,791	39,909	770,259	10,227	780,486	20,809	46,178
۴۱ ٹوں کی باقاعدہ پیمائی پر فاضل ذخائر	42,618	70,823	102	113,543	7,288	120,831	16,593	47,135
کل	183,177	660,614	40,011	883,802	17,515	901,318	37,401	93,313
نفع نقصان گوشوارہ								
کسٹومر مارک اپ آمدنی رسود	69,221	301,629	8,332	379,181	8,141	387,323	(4,500)	
مارک اپ آمدنی رسود اخراجات	45,295	174,994	3,839	224,128	2,436	226,564	3,207	
خاص مارک اپ رسودی آمدنی	23,926	126,634	4,492	155,053	5,705	160,758	(7,707)	
تعمیر اور معائنہ کردہ خراب قرضے (براہ راست ریورسل)	5,229	12,414	(362)	17,281	509	17,790	6,602	
تعمیر کے بعد خاص مارک اپ رسودی آمدنی	18,697	114,221	4,855	137,772	5,196	142,968	(14,309)	
فیس کمیشن اور بروکرینج آمدنی	6,121	23,040	702	29,863	46	29,909	3,695	
منتقلہ آمدنی	1,732	4,253	-	5,986	144	6,129	(4,786)	
بیرونی کرنسی لین دین سے آمدنی	2,090	5,560	345	7,995	1	7,996	(3,212)	
دیگر آمدنی	5,743	16,336	213	22,292	2,458	24,750	8,437	
کل بان مارک اپ رسودی آمدنی	15,686	49,190	1,260	66,136	2,649	68,784	4,134	
	34,383	163,410	6,115	203,908	7,844	211,752	(10,175)	
انتظامی اخراجات	21,976	97,445	3,823	123,244	4,790	128,034	6,507	
دیگر اخراجات	407	1,165	22	1,594	(4)	1,590	702	
کل بان مارک اپ رسودی اخراجات	22,383	98,610	3,845	124,838	4,786	129,623	7,209	
مناقصہ قس ارننگس اور غیر معمولی مددات	12,000	64,801	2,270	79,070	3,059	82,129	(17,384)	
غیر معمولی مددات - فائدہ (نقصان)	-	-	-	-	0.41	0.41	(915)	
مناقصہ (نقصان) قس ارننگس	12,000	64,801	2,270	79,070	3,058	82,129	(16,469)	
مناقصہ: ٹیکس	3,909	21,646	771	26,326	920	27,246	(7,688)	
مناقصہ (نقصان) بعد از ٹیکس	8,091	43,154	1,499	52,744	2,138	54,882	(8,781)	

جدول 1.4: بینکاری نظام کی مالی صحت کے اظہار پرے *

فیصد									
اظہار پرے	2006ء	2007ء	2008ء	2009ء	2010ء	2011ء	جون 12ء	2012ء	جون 13ء
کفایت سرمایہ									
خطرہ بدوزن شرح کفایت سرمایہ *									
سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	15.2	16.1	13.4	15.1	14.7	16.5	14.4	16.7	15.8
مقامی نجی بینک	12.7	11.8	11.9	13.9	13.6	14.4	14.9	14.9	15.0
غیر ملکی بینک	15.0	14.6	21.8	23.0	23.8	31.3	31.0	30.7	26.4
کمرشل بینک	13.3	12.8	12.6	14.5	14.1	15.3	15.2	15.6	15.5
تخصیصی بینک	-8.3	-6.2	-4.9	-1.5	4.7	8.9	10.9	12.3	13.7
تمام بینک	12.7	12.3	12.2	14.0	13.9	15.1	15.1	15.6	15.5
سرخ اول سرمایہ و خطرہ بدوزن اثاثے									
سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	11.1	12.2	10.9	12.6	12.2	14.4	12.3	13.9	12.7
مقامی نجی بینک	10.4	9.9	10.0	11.4	11.4	12.3	12.7	12.4	12.7
غیر ملکی بینک	14.3	14.0	21.3	22.5	23.5	31.1	30.8	30.5	26.2
کمرشل بینک	10.8	10.5	10.6	12.0	12.0	13.3	13.2	13.2	13.1
تخصیصی بینک	-13.3	-12.5	-10.1	-5.8	-0.9	3.4	5.4	6.8	7.8
تمام بینک	10.0	10.0	10.1	11.6	11.6	13.0	13.0	13.0	13.0
سرمایہ وکل اثاثے									
سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	12.2	13.7	10.7	11.3	11.7	10.6	10.1	10.3	9.6
مقامی نجی بینک	9.2	10.2	10.0	9.9	9.3	9.2	8.9	8.6	8.5
غیر ملکی بینک	10.1	11.2	14.5	14.8	14.8	16.7	17.6	16.5	16.3
کمرشل بینک	9.9	10.9	10.3	10.4	9.9	9.7	9.4	9.1	8.9
تخصیصی بینک	-8.0	-5.4	-3.2	-1.7	1.2	5.4	7.6	8.3	10.5
تمام بینک	9.4	10.5	10.0	10.1	9.8	9.6	9.3	9.1	8.9
اثاثہ جاتی معیار									
غیر فعال قرضے وکل قرضے									
سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	9.0	8.4	16.3	16.9	22.9	21.1	22.7	16.9	17.1
مقامی نجی بینک	5.2	6.5	8.7	11.1	12.5	13.8	13.4	13.3	13.5
غیر ملکی بینک	1.0	1.6	2.9	6.7	9.5	10.4	11.1	13.4	11.3
کمرشل بینک	5.7	6.7	9.9	12.1	14.5	15.3	15.5	14.1	14.3
تخصیصی بینک	39.1	34.3	28.8	25.5	28.7	30.1	30.4	27.6	30.7
تمام بینک	6.9	7.6	10.5	12.6	14.9	15.7	15.9	14.5	14.8
عمومین و غیر فعال قرضے									
سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	84.5	89.0	66.9	67.8	52.4	58.2	50.0	62.8	65.2
مقامی نجی بینک	78.7	88.5	70.2	71.0	73.2	74.6	74.9	75.2	77.8
غیر ملکی بینک	191.7	157.0	81.9	75.2	86.6	89.3	88.7	94.0	95.9
کمرشل بینک	81.5	89.1	69.3	70.1	66.9	69.9	66.9	72.0	74.5
تخصیصی بینک	64.1	68.6	72.4	65.7	63.4	59.1	55.5	61.3	53.2
تمام بینک	77.8	86.1	69.6	69.9	66.7	69.3	66.3	71.5	73.2
خالص غیر فعال قرضے وکل قرضے									
سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	1.5	1.0	6.1	6.1	12.4	10.1	12.8	7.1	6.7

ضمیمہ جات

3.3	3.6	3.7	3.9	3.7	3.5	2.7	0.8	1.1	متائی ٹی بینک
0.5	1.0	1.4	1.2	1.4	1.8	0.5	-0.9	-1.0	غیر ملکی بینک
4.1	4.4	5.7	5.1	5.3	4.0	3.3	0.8	1.1	کمرشل بینک
17.2	12.9	16.2	14.9	12.8	10.5	10.0	14.0	18.7	تخصیصی بینک
4.4	4.6	6.0	5.4	5.5	4.1	3.4	1.1	1.6	تمام بینک
									خالص غیر فعال قرضے و سرمایہ
31.0	32.2	60.0	41.8	48.8	27.4	30.3	3.4	6.4	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
13.7	15.9	16.8	17.1	18.9	17.4	15.9	4.1	7.1	متائی ٹی بینک
0.7	1.4	2.1	1.9	2.6	4.4	1.6	-4.1	-5.1	غیر ملکی بینک
16.7	18.7	24.9	21.6	25.0	18.8	17.9	3.7	6.2	کمرشل بینک
-	1.0	-	-	-					تخصیصی بینک
18.3	19.9	26.5	23.1	26.7	20.4	19.4	5.6	9.7	تمام بینک
									آمدنی
									اٹاٹوں پر منافع (قبل از ٹیکس)
1.3	1.6	1.8	2.0	1.8	1.5	0.6	3.5	4.0	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
1.7	2.1	2.5	2.3	1.5	1.3	1.3	2.0	3.1	متائی ٹی بینک
1.9	0.4	1.4	2.3	0.9	-0.3	0.0	1.5	3.2	غیر ملکی بینک
1.6	2.0	2.3	2.2	1.5	1.3	1.1	2.3	3.2	کمرشل بینک
3.4	2.7	3.1	2.4	2.0	3.1	3.2	1.4	-1.3	تخصیصی بینک
1.7	2.0	2.4	2.2	1.5	1.3	1.2	2.2	3.1	تمام بینک
									اٹاٹوں پر منافع (بعد از ٹیکس)
0.9	1.2	1.1	1.4	1.3	1.3	0.5	2.5	2.7	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
1.1	1.4	1.6	1.5	0.9	0.9	0.9	1.4	2.1	متائی ٹی بینک
1.2	(0.1)	0.6	1.5	0.4	(0.3)	0.3	0.7	2.1	غیر ملکی بینک
1.1	1.3	1.5	1.5	0.9	0.9	0.8	1.6	2.2	کمرشل بینک
2.2	1.8	2.1	1.6	1.2	1.2	1.8	0.7	(1.8)	تخصیصی بینک
1.1	1.3	1.6	1.5	1.0	0.9	0.8	1.5	2.1	تمام بینک
									ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل قبل از ٹیکس)
13.3	15.6	16.9	18.0	15.2	13.3	5.2	27.2	32.4	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
20.1	24.1	27.9	24.7	15.6	13.2	12.9	20.4	36.2	متائی ٹی بینک
11.2	2.2	8.4	14.5	5.8	(2.4)	0.0	13.1	30.0	غیر ملکی بینک
18.2	21.2	24.5	22.7	15.0	12.4	10.6	21.8	34.7	کمرشل بینک
-	1.0	-	-	-	-	-	-	-	تخصیصی بینک
18.5	21.4	25.9	23.0	15.5	13.2	11.4	22.6	35.2	تمام بینک
									ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل بعد از ٹیکس)
9.0	11.2	11.0	12.2	11.2	11.4	4.4	19.5	21.7	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
13.4	15.9	18.1	16.1	9.3	8.6	8.5	13.8	25.0	متائی ٹی بینک
7.4	(0.5)	3.5	9.5	2.7	(2.3)	2.2	6.0	20.4	غیر ملکی بینک
12.2	14.0	15.8	14.9	9.4	8.6	7.3	15.0	23.7	کمرشل بینک
-	4.0	-	-	-	-	-	-	-	تخصیصی بینک

12.4	14.2	17.3	15.1	9.6	8.9	7.8	15.4	23.8	تمام بینک
این آئی آئی کل آمدنی									
60.4	64.1	66.7	69.4	69.1	63.0	65.4	65.9	69.5	سرکاری شعبے کے کئی بینک
72.0	73.0	73.7	77.9	77.2	75.9	73.2	70.7	73.5	مقامی کئی بینک
78.1	69.0	73.3	72.2	67.6	64.8	61.3	59.1	65.8	غیر ملکی بینک
70.1	71.3	72.6	76.2	75.4	73.3	71.2	69.2	72.1	کمرشل بینک
66.4	63.7	62.7	67.3	51.0	44.7	46.6	42.8	40.1	تنحصہ جی بینک
70.0	71.1	72.3	76.0	74.7	72.4	70.3	68.2	70.9	تمام بینک
لاگت آمدنی کا تناسب									
56.5	55.4	57.7	49.9	49.1	47.5	39.1	30.2	31.8	سرکاری شعبے کے کئی بینک
56.1	52.6	50.8	50.8	52.5	50.1	51.6	45.4	40.7	مقامی کئی بینک
66.8	75.8	61.0	59.3	65.2	77.5	69.6	57.0	49.8	غیر ملکی بینک
56.4	53.8	52.3	50.9	52.4	50.9	50.0	42.8	39.4	کمرشل بینک
56.6	62.4	59.5	60.4	61.3	61.3	52.1	53.2	62.6	تنحصہ جی بینک
56.4	54.1	52.5	51.1	52.7	51.2	50.1	43.2	40.3	تمام بینک
سیالیت									
سیال اثاثے کل اثاثے									
37.0	38.0	32.6	40.9	34.6	31.1	30.6	37.0	33.9	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
51.7	50.8	44.7	46.2	35.7	32.3	26.8	32.5	31.1	مقامی کئی بینک
72.7	69.4	67.4	68.6	64.6	55.0	45.2	41.6	41.0	غیر ملکی بینک
49.4	48.8	43.1	45.9	36.4	32.9	28.3	33.8	32.2	کمرشل بینک
24.1	23.7	23.8	23.5	19.6	19.8	24.5	27.9	23.0	تنحصہ جی بینک
49.0	48.4	42.7	45.5	36.1	32.7	28.2	33.6	31.9	تمام بینک
سیال اثاثے کل اثاثے									
45.1	49.4	40.5	51.3	43.5	40.1	38.9	47.1	42.6	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
66.5	66.5	55.8	59.5	45.8	43.4	35.0	42.9	40.6	مقامی کئی بینک
140.8	108.0	101.6	104.3	96.4	82.4	71.6	61.1	61.1	غیر ملکی بینک
63.4	64.1	54.0	59.1	46.8	44.0	37.1	44.3	42.0	کمرشل بینک
218.4	214.0	202.1	202.0	149.4	167.1	229.4	247.7	205.4	تنحصہ جی بینک
63.7	64.5	54.3	59.5	47.1	44.5	37.7	45.1	42.7	تمام بینک
قرضے و اثاثے									
54.3	60.9	59.0	55.2	58.0	65.2	68.4	60.0	64.6	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
45.0	48.8	49.7	52.0	61.3	66.6	75.1	70.1	74.5	مقامی کئی بینک
40.7	37.4	39.7	39.6	42.0	56.1	68.9	75.2	80.1	غیر ملکی بینک
46.8	50.9	51.2	52.3	60.1	66.0	73.6	73.8	72.7	کمرشل بینک
556.9	556.9	535.9	540.1	491.5	560.8	577.0	507.3	528.4	تنحصہ جی بینک
48.1	52.2	52.5	53.6	61.6	67.7	75.2	69.7	74.6	تمام بینک

* آئی ڈی بی پی، پی پی سی ایل، اور ایس ایم ای کے اعداد و شمار باڈل اول ہر مہینے ہیں۔

تمام بینک							
جدول 1.5: بینکوں کے زمرہ وار کلیدی متغیرات							
ارب روپے							
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	
471	428	459	405	358	325	281	اداشدہ سرمایہ
901	882	808	784	695	660	563	ایکویٹی
7,756	7,294	6,803	6,244	5,451	4,786	4,218	امانتیں
9,189	8,829	7,845	7,386	6,422	5,856	5,065	واجبات
3,727	3,804	3,573	3,349	3,358	3,240	3,173	قرضے (منہاتمویں)
4,253	4,013	3,275	3,055	2,157	1,737	1,087	سرمایہ کاری (منہاتمویں)
10,090	9,711	8,653	8,171	7,117	6,516	5,628	اثاثے
456	930	456	856	721	690	582	آمدنی
374	752	358	686	617	609	519	اخراجات
82	178	99	170	105	81	63	منافع قبل از ٹیکس
55	118	64	112	65	54	43	منافع بعد از ٹیکس

سرکاری شعبے کے کرنل بینک							
ملین روپے							
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	
47,059	61,284	43,096	41,414	34,030	21,339	18,544	اداشدہ سرمایہ
183,177	188,541	163,828	166,172	159,790	139,219	111,986	ایکویٹی
1,563,995	1,414,547	1,302,371	1,248,199	1,087,506	952,373	819,683	امانتیں
1,724,529	1,649,868	1,454,196	1,396,686	1,205,801	1,090,831	930,324	واجبات
849,470	861,295	768,577	689,423	630,704	620,596	560,666	قرضے (منہاتمویں)
563,667	588,623	456,008	479,609	383,310	297,689	204,784	سرمایہ کاری (منہاتمویں)
1,907,706	1,838,410	1,618,023	1,562,858	1,365,591	1,230,050	1,042,310	اثاثے
84,907	168,541	81,519	121,753	108,949	119,979	103,421	آمدنی
72,907	140,935	67,604	151,113	131,722	103,218	96,855	اخراجات
12,000	27,606	13,915	29,359	22,773	16,762	6,566	منافع قبل از ٹیکس
8,091	19,803	9,083	19,833	16,798	14,372	5,644	منافع بعد از ٹیکس

مقامی ٹیک							
ملین روپے							
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	
367,866	309,642	360,079	309,306	274,587	253,015	214,571	اداشدہ سرمایہ
660,614	639,646	589,875	567,665	498,613	487,719	421,074	ایکویٹی
6,046,280	5,702,710	5,321,893	4,810,209	4,188,181	3,655,994	3,236,220	امانتیں
7,109,656	6,826,456	6,047,823	5,635,806	4,875,191	4,417,543	3,799,764	واجبات
2,723,378	2,784,738	2,642,507	2,499,799	2,568,695	2,435,792	2,429,934	قرضے (منہاتمویں)
3,549,227	3,312,668	2,697,062	2,442,332	1,679,542	1,373,082	847,045	سرمایہ کاری (منہاتمویں)
7,770,270	7,466,101	6,637,698	6,203,471	5,373,804	4,905,262	4,220,838	اثاثے
350,818	717,584	351,582	528,855	470,401	524,275	437,498	آمدنی
286,018	572,018	271,255	660,306	547,425	463,734	385,022	اخراجات
64,801	145,566	80,327	131,451	77,024	60,541	52,477	منافع قبل از ٹیکس
43,154	95,896	52,095	85,716	45,646	39,265	34,704	منافع بعد از ٹیکس

غیر ملکی ٹیک							
ملین روپے							
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	
41,040	41,149	40,285	38,720	33,992	34,885	32,130	اداشدہ سرمایہ
40,011	40,783	42,446	42,530	34,509	35,739	33,971	ایکویٹی
127,023	158,703	160,354	167,870	156,331	160,936	147,938	امانتیں
205,834	205,908	199,377	212,744	198,745	205,297	200,590	واجبات
51,639	59,322	63,724	66,411	65,628	90,325	101,921	قرضے (منہاتمویں)
113,150	85,519	90,755	113,382	79,809	52,373	22,593	سرمایہ کاری (منہاتمویں)
245,845	246,690	241,823	255,274	233,253	241,037	234,562	اثاثے
9,592	25,143	13,194	22,979	23,100	27,741	24,005	آمدنی
7,322	24,227	11,405	28,579	25,147	28,591	23,998	اخراجات
2,270	916	1,789	5,601	2,046	(850)	7	منافع قبل از ٹیکس
1,499	(227)	740	3,660	960	(809)	651	منافع بعد از ٹیکس

تخصیصی ٹیک							
ملین روپے							
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	
15,351	15,508	15,508	15,508	15,507	15,507	15,506	اداشدہ سرمایہ
17,515	13,239	11,855	7,990	1,791	(2,424)	(4,163)	ایکویٹی
18,360	17,738	18,279	17,327	18,962	16,588	13,883	امانتیں
148,942	146,713	143,486	141,179	142,577	142,414	134,332	واجبات
102,251	98,785	97,954	93,585	93,197	93,031	80,114	قرضے (منہاتمویں)
27,063	26,430	31,644	19,546	14,495	13,819	12,147	سرمایہ (منہاتمویں)
166,457	159,952	155,341	149,169	144,367	139,990	130,178	اثاثے
10,790	19,053	10,178	12,022	14,063	17,612	17,039	آمدنی
7,732	14,962	7,611	15,540	16,909	13,392	12,888	اخراجات
3,058	4,091	2,567	3,518	2,846	4,220	4,151	منافع قبل از ٹیکس
2,138	2,760	1,745	2,388	1,665	1,617	2,317	منافع بعد از ٹیکس

جدول 1.6: بینکاری نظام میں انکاز

30 جون 2013ء (نیر آڈٹ شدہ)

شعبہ	تخصیصی بینک	غیر ملکی بینک	21-28 بینک	11-20 بینک	6-10 بینک	5 بڑے بینک	اٹھارے
							اٹھارے
100	1.6	2.4	3.8	17.7	21.2	53.2	کل اثاثوں میں حصہ
100	0.6	2.6	3.5	16.9	21.5	54.9	کل سرمایہ کاری میں حصہ
87	84.8	100.0	86.0	86.5	85.7	86.3	جن میں حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری
							قرضے
100.0	0.1	0.2	3.1	15.7	14.3	66.6	قرضے: سرکاری
100.0	3.7	1.7	4.2	20.8	22.0	47.6	قرضے: نجی
							قرضوں کی شعبہ جاتی تقسیم
100.0	0.2	1.9	4.2	22.0	21.7	50.1	کارپوریٹ شعبہ
100.0	4.0	0.2	2.7	29.9	23.0	43.0	ایس ایم ایز
100.0	49.1	0.0	0.5	8.3	4.6	37.5	زراعت
100.0	0.0	0.6	7.9	16.4	15.2	59.8	صارفی ماکاری
100.0	0.0	0.0	3.6	13.9	25.4	57.0	اجناسی ماکاری
100.0	3.1	2.0	4.2	19.7	11.9	59.1	اشاف قرضے
100.0	0.4	3.6	0.4	0.9	3.4	91.3	دیگر
100.0	2.9	1.4	4.0	19.7	20.3	51.7	کل
14.8	30.7	11.3	12.3	18.7	15.8	12.2	غیر فعال قرضے کل قرضے
18.3	100.1	0.7	17.4	41.6	34.5	7.3	غیر فعال قرضے سرمایہ
							واجبات
100.0	0.2	1.6	3.9	18.1	21.3	54.9	کل اثاثوں میں حصہ
100.0	0.1	2.4	5.2	20.1	20.5	51.7	صارفی معینہ اثاثیں
100.0	0.3	1.4	3.5	17.4	21.6	55.8	صارفی سی اے ایس اے
100.0	0.4	1.3	3.1	26.0	37.3	32.0	صارفی اثاثیں دیگر
100.0	0.4	0.5	2.5	22.7	29.2	44.7	مالی اداروں کی نفع آور اثاثیں
100.0	0.0	1.2	0.7	1.9	2.6	93.6	مالی اداروں کی غیر نفع آور اثاثیں
							کفایت سرمایہ
15.5	13.7	26.4	19.6	11.8	13.7	16.5	سرمایہ خطرہ بیوزن اثاثے (شرح کفایت سرمایہ)
13.0	7.8	26.2	19.9	10.4	10.7	13.7	سرخ اول سرمایہ خطرہ بیوزن اثاثے
8.9	10.5	16.3	11.3	6.8	6.9	9.9	خالص قدر کل اثاثے
100.0	2.6	2.9	3.9	18.4	18.2	54.0	خطرہ بیوزن اثاثوں کا حصہ
							آمدنی و نفع آوری
100.0	3.7	2.8	-0.7	-1.1	21.1	74.2	نفع رفتسان (قبل ازنگین)
70.0	68.3	78.1	77.5	67.4	67.6	70.8	خالص سودی آمدنی کل آمدنی
30.0	31.7	21.9	22.5	32.6	32.4	29.2	غیر سودی اخراجات کل آمدنی
7.8	6.1	-6.3	17.1	22.3	2.3	6.0	تعمیری اخراجات کل آمدنی
							سیالیت
49.0	24.1	72.7	44.7	44.7	48.9	50.0	سیال اثاثے کل اثاثے
63.7	218.4	140.8	57.5	57.0	63.5	63.5	سیال اثاثے کل اثاثیں
48.1	556.9	40.7	51.0	51.3	46.4	45.4	قرضوں اور اثاثوں کا تناسب

جدول 1.7: بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے									
بینکاری نظام: اثاثہ جاتی معیار کے منتخب اظہاریے									
ملین روپے									
جون 2013ء	2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
4,177,875	4,243,561	3,993,626	3,759,235	3,729,003	3,551,331	3,422,549	2,875,686	2,564,055	قرضے
616,470	614,929	634,790	591,579	555,968	446,005	359,238	217,998	176,766	غیر فعال قرضے
451,136	439,421	420,864	410,016	370,778	311,588	249,914	187,603	137,672	تموین
3,726,738	3,804,140	3,572,762	3,349,219	3,358,225	3,239,744	3,172,636	2,688,087	2,427,719	قرضے (خالص)
165,334	175,541	213,926	181,563	185,190	134,417	109,324	30,395	39,094	خالص غیر فعال قرضے

بینکاری نظام: غیر فعال قرضوں کی تقسیم

ملین روپے									
جون 2013ء	2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
19,811	14,320	17,429	15,521	14,141	12,152	11,558	8,999	12,660	اوائے ای ایم
48,541	46,060	61,056	50,262	53,030	63,905	78,503	36,520	17,718	غیر معیاری
40,598	54,847	55,700	58,346	68,665	77,809	67,877	24,248	17,429	مشکوک
507,520	499,702	500,606	467,450	420,132	292,138	201,301	148,233	128,959	نقصان
616,470	614,929	634,790	591,579	555,968	446,005	359,238	217,999	176,766	کل

قرضوں پر تموین کی تقسیم (مخصوص)

ملین روپے									
جون 2013ء	2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
-	-	-	-	-	-	743	715	176	اوائے ای ایم
8,927	9,172	11,684	9,669	11,787	13,666	17,490	9,366	3,516	غیر معیاری
16,625	19,978	15,940	20,196	31,255	32,386	29,782	12,454	6,670	مشکوک
407,546	393,684	375,971	364,059	311,391	251,691	185,746	144,173	107,147	نقصان
433,097	422,834	403,596	393,924	354,434	297,743	233,761	166,708	117,508	کل

بینکوں کے قرضوں کی زمرہ وار تقسیم

ملین روپے									
جون 2013ء	2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
955,840	963,624	866,735	786,264	716,562	700,902	629,389	526,566	465,065	نئی شے کے کرنشل بینک
3,041,894	3,093,144	2,938,345	2,785,927	2,826,985	2,643,594	2,587,530	2,163,480	1,881,906	مقامی نئی بینک
57,940	67,873	70,715	73,215	71,495	95,113	104,440	90,666	122,626	غیر ملکی بینک
4,055,675	4,124,641	3,875,796	3,645,407	3,615,042	3,439,608	3,321,360	2,780,712	2,469,597	کرنشل بینک
122,200	118,920	117,831	113,828	113,961	111,723	101,189	94,974	94,459	تخصیصی بینک
4,177,875	4,243,561	3,993,626	3,759,235	3,729,003	3,551,331	3,422,549	2,875,686	2,564,055	شعبہ

بینکوں کے غیر فعال قرضوں کی زمرہ وار تقسیم

ملین روپے									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
163,153	163,057	196,399	166,289	163,786	118,400	102,656	44,054	41,841	نئی شعبے کے کمرشل بینک
409,260	409,930	394,720	383,437	352,672	292,780	224,395	139,997	96,475	مقامی نئی بینک
6,572	9,097	7,883	7,623	6,774	6,369	3,077	1,409	1,253	غیر ملکی بینک
578,984	582,085	599,003	557,349	523,232	417,549	330,128	185,460	139,568	کمرشل بینک
37,485	32,845	35,788	34,230	32,736	28,456	29,110	32,538	37,198	تخصیصی بینک
616,470	614,929	634,790	591,579	555,968	446,005	359,238	217,998	176,766	شعبہ

بینکوں کی تومین کی زمرہ وار تقسیم

ملین روپے									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
106,371	102,329	98,158	96,840	85,858	80,305	68,723	39,204	35,349	نئی شعبے کے کمرشل بینک
318,516	308,406	295,838	286,128	258,289	207,803	157,598	123,855	76,080	مقامی نئی بینک
6,301	8,551	6,991	6,804	5,867	4,788	2,519	2,211	2,403	غیر ملکی بینک
431,188	419,285	400,987	389,773	350,014	292,896	228,839	165,271	113,831	کمرشل بینک
19,949	20,135	19,877	20,244	20,764	18,692	21,075	22,332	23,841	تخصیصی بینک
451,136	439,421	420,864	410,016	370,778	311,588	249,914	187,603	137,672	شعبہ

بینکوں کے زمرہ وار قرضے (منہاتومین)

ملین روپے									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
849,470	861,295	768,577	689,423	630,704	620,596	560,666	487,362	429,716	نئی شعبے کے کمرشل بینک
2,723,378	2,784,738	2,642,507	2,499,799	2,568,695	2,435,792	2,429,934	2,039,623	1,807,163	مقامی نئی بینک
51,639	59,322	63,724	66,411	65,628	90,325	101,922	88,455	120,223	غیر ملکی بینک
3,624,487	3,705,355	3,474,808	3,255,634	3,265,028	3,146,713	3,092,522	2,615,440	2,357,102	کمرشل بینک
102,251	98,785	97,954	93,585	93,197	93,031	80,114	72,647	70,617	تخصیصی بینک
3,726,738	3,804,140	3,572,762	3,349,219	3,358,225	3,239,744	3,172,636	2,688,087	2,427,719	شعبہ

بینکوں کے زمرہ وار غیر فعال قرضے (منہاتومین)

ملین روپے									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
56,782	60,729	98,241	69,448	77,928	38,095	33,934	4,850	6,492	نئی شعبے کے کمرشل بینک
90,743	101,524	98,882	97,309	94,382	84,977	66,797	16,142	20,395	مقامی نئی بینک
271	579	892	819	907	1,581	558	(803)	(1,150)	غیر ملکی بینک
147,797	162,832	198,016	167,576	173,218	124,653	101,289	20,189	25,737	کمرشل بینک
17,537	12,709	15,911	13,987	11,972	9,764	8,035	10,206	13,356	تخصیصی بینک
165,334	175,541	213,926	181,563	185,190	134,417	109,324	30,395	39,094	شعبہ

جدول 1.8: جزوار قرضے اور غیر فعال قرضے									
قرم ملین روپے، تناسب فیصدی									
جون 13ء			دسمبر 12ء			جون 12ء			
انکیشن تناسب	غیر فعال قرضے	قرضے	انکیشن تناسب	غیر فعال قرضے	قرضے	انکیشن تناسب	غیر فعال قرضے	قرضے	
15.8	425.9	2,698.3	15.2	418,993	2,760,068	17.0	439,543	2,583,699	کارپوریٹ شعبہ
36.9	90.1	244.2	34.6	95,740	276,684	37.4	96,478	257,815	ایس ایم ای شعبہ
18.5	39.6	213.9	14.5	29,587	203,503	18.2	34,610	190,630	شعبہ زراعت
15.6	40.8	262.4	17.5	43,718	250,264	18.1	44,406	245,191	صارفی شعبہ
16.4	3.6	21.9	21.5	4,983	23,154	21.0	4,873	23,183	i- کرڈٹ کارڈ
8.6	4.4	51.2	10.3	4,653	45,348	10.4	4,731	45,496	ii- گاڑیوں کے قرضے
68.3	0.1	0.1	71.7	90	126	68.9	93	135	iii- صارفی پائیدار
31.1	16.1	51.9	31.4	16,628	52,990	30.4	16,767	55,216	iv- مارگن قرضے
12.1	16.7	137.4	13.5	17,364	128,647	14.8	17,942	121,160	v- دیگر ذاتی قرضے
1.0	5.8	565.5	1.1	5,867	512,847	1.2	6,246	535,897	اجناسی مالکاری
1.4	1.2	85.1	1.9	1,588	84,515	1.8	1,463	80,838	اسٹاف قرضے
12.0	13.0	108.5	10.8	11,750	108,417	12.1	12,045	99,557	دیگر
14.8	616.5	4,177.9	14.5	607,243	4,196,299	15.9	634,790	3,993,626	کل

جدول 1.9: شعبہ وار قرضے اور غیر فعال قرضے									
قرم ملین روپے، تناسب فیصدی									
جون 13ء			دسمبر 12ء			جون 12ء			
انکیشن تناسب	غیر فعال قرضے	قرضے	انکیشن تناسب	غیر فعال قرضے	قرضے	انکیشن تناسب	غیر فعال قرضے	قرضے	
11.6	42.3	364.1	9.1	32,343	354,343	10.6	37,133	350,683	زرعی کاروبار
22.2	12.9	58.1	19.8	11,140	56,329	19.7	11,050	56,011	گاڑیاں نقل و حمل
29.5	15.9	53.8	29.3	17,112	58,351	28.4	17,989	63,352	سینٹ
10.2	15.5	151.7	9.9	14,909	150,101	9.3	14,310	153,278	کمیکل اور ادویات
46.0	24.8	53.9	41.9	23,894	57,003	44.4	24,485	55,164	ایلیکٹرانکس
7.6	8.1	106.2	10.5	8,547	81,725	13.0	10,051	77,027	مالی
14.5	49.7	341.9	16.2	54,106	333,309	16.1	54,166	337,424	افراد
0.4	0.0	0.2	0.2	1	340	0.1	1	684	نیہ
11.8	207.8	1,764.2	11.5	205,755	1,783,342	14.0	229,317	1,638,085	دیگر
4.5	19.9	443.3	3.7	18,265	492,814	4.2	20,377	483,109	توانائی کی پیداوار اور ترسیل
12.1	3.0	24.4	12.8	3,048	23,742	13.7	3,351	24,513	جوتے اور چرمی ملبوسات
5.3	7.1	134.3	10.3	10,898	105,558	9.4	11,544	122,274	شکر
30.7	209.5	681.8	29.6	207,225	699,342	31.8	201,018	632,023	ٹیکسٹائل
14.8	616.5	4,177.9	14.5	607,243	4,196,299	15.9	634,790	3,993,626	کل

جدول 1.10: بینکاری نظام کی زمرہ وار نفع آوری									
ارب روپے									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
منافع قبل از ٹیکس									
12.0	27.6	13.9	29.4	22.8	16.8	6.6	33.2	31.5	نئی شعبے کے کمرشل بینک
64.8	145.6	80.3	131.5	77.0	60.5	52.5	69.5	85.6	متنامی نئی بینک
2.3	0.9	1.8	5.6	2.0	(0.9)	0.0	2.4	6.3	غیر ملکی بینک
79.1	174.1	96.0	166.4	101.8	76.5	59.0	105.2	123.5	کمرشل بینک
3.1	4.1	2.6	3.5	2.8	4.2	4.2	1.7	0.1	تخصیصی بینک
82.1	178.2	98.6	169.9	104.7	80.7	63.2	106.9	123.6	تمام بینک
منافع بعد از ٹیکس									
8.1	19.8	9.1	19.8	16.8	14.4	5.6	23.9	21.2	نئی شعبے کے کمرشل بینک
43.2	95.9	52.1	85.7	45.6	39.3	34.7	47.3	59.1	متنامی نئی بینک
1.5	(0.2)	0.7	3.7	1.0	(0.8)	0.6	1.1	4.3	غیر ملکی بینک
52.7	115.5	61.9	109.2	63.4	52.8	41.0	72.2	84.6	کمرشل بینک
2.1	2.8	1.7	2.4	1.7	1.6	2.3	0.9	(0.5)	تخصیصی بینک
54.9	118.2	63.7	111.6	65.1	54.4	43.3	73.1	84.1	تمام بینک

جدول 1.11: بینکاری نظام کے نفع آوری کے زمرہ وار اظہارے									
فیصد									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
اٹاؤں پر منافع قبل از ٹیکس									
1.3	1.6	1.8	2.0	1.8	1.5	0.6	3.5	4.0	نئی شعبے کے کمرشل بینک
1.7	2.1	2.5	2.3	1.5	1.3	1.3	2.0	3.1	
1.9	0.4	1.4	2.3	0.9	-0.3	0.0	1.5	3.2	غیر ملکی بینک
1.6	2.0	2.3	2.2	1.5	1.3	1.1	2.3	3.2	کمرشل بینک
3.4	2.7	3.1	2.4	2.0	3.1	3.2	1.4	-1.3	تخصیصی بینک
1.7	2.0	2.4	2.2	1.5	1.3	1.2	2.2	3.1	تمام بینک
ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس (ایکویٹی جمع نو قدر پیمائی پر فاضل)									
13.3	15.6	16.9	18.0	15.2	13.3	5.2	27.2	32.4	نئی شعبے کے کمرشل بینک
20.1	24.1	27.9	24.7	15.6	13.2	12.9	20.4	36.2	متنامی نئی بینک
11.2	2.2	8.4	14.5	5.8	-2.4	0.0	13.1	30.0	غیر ملکی بینک
18.2	21.2	24.5	22.7	15.0	12.4	10.6	21.8	34.7	کمرشل بینک
-	1.0	-	-	-	-	-	-	-	تخصیصی بینک
18.5	21.4	25.9	23.0	15.5	13.2	11.4	22.6	35.2	تمام بینک

جدول 1.12: بینکاری نظام: مارک اپ آمدنی (مکسویہ سود)										
رقم ارب روپے میں، حصہ فیصد میں										
جون 13ء		2012ء		جون 12ء		2011ء		2010ء		مد
فیصد	رقم	فیصد	رقم	فیصد	رقم	فیصد	رقم	فیصد	رقم	
50.5	195.7	53.1	420.9	54.1	211.8	56.6	423.5	63.9	398.9	قرضے
47.3	183.3	44.2	350.4	43.3	169.7	39.8	297.8	31.4	196.3	سرمایہ کاری
2.1	8.3	2.7	21.1	2.6	10.3	3.5	26.4	4.8	29.4	امانتیں، ریپو اور دیگر
100.0	387.3	100.0	792.3	100.0	391.8	100.0	747.7	100.0	624.7	کل

جدول 1.13: شرح کفایت سرمایہ کے لحاظ سے بینکوں کی تقسیم									
جون 13ء	2012ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	
5	5	5	5	5	6	9	9	7	10 سے کم
11	9	11	10	13	15	10	12	15	10 سے 15
22	24	22	23	20	19	21	18	17	15 سے زائد
38	38	38	38	38	40	40	39	39	کل

جدول 1.14: تمام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ جاتی ساخت اور شرح کفایت سرمایہ							
30 جون 2013ء (غیر آڈٹ شدہ)، ملین روپے							
ذمی ایف آئی	تمام بینک	خصوصی بینک	غیر ملکی بینک	مقامی بینک	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک	تمام بینک اور ذمی ایف آئی	
							ایکویٹی
48,409	473,442	15,351	41,040	369,531	47,520	521,851	پورا ادا شدہ سرمایہ اسٹیٹ بینک میں جمع سرمایہ
-	(35,262)	-	-	(52,262)	17,000	(35,262)	شیرز پر بیمہ اکاؤنٹ میں بینکس
-	-	-	-	-	-	-	پولس شخص کے اجراء کے لیے ذخائر
6,543	169,391	11,312	155	132,785	25,139	175,934	عمومی ذخائر جو بینکس پر ظاہر کیے گئے (بشمول لازمی ذخائر)
2,376	134,060	(16,436)	(1,286)	110,178	41,604	136,436	غیر معمولی غیر ترمیم شدہ نفع (مجموعی نقصان کال کر)
57,328	741,631	10,227	39,909	562,432	131,262	798,959	ذیلی میزان (1.5:1.1)
							کوتلی
66	42,491	0	269	40,860	1,361	42,557	ساکھ
-	2,253	-	234	1,816	204	2,253	زمرہ بند اثاثوں کے عوض درکار ترمیم میں کمی
43	(8)	(280)	4	201	68	35	اسے ایف ایس سرمایہ کاری کی نو قدر پیمانی کی بنا پر کمی
-	399	-	-	399	-	399	ترسیل شدہ سود سے آنے والے ایکویٹی سرمائے میں اضافہ
6,361	3,410	-	-	2,874	536	9,771	دیگر بینکوں کے ذمی ایف ایس سرمایہ کاری
1,668	16,952	98	-	13,834	3,019	18,620	دیگر کوتلیاں
8,137	65,498	(182)	507	60,913	5,188	73,635	ذیلی میزان (1.12:1.7)
49,190	676,133	10,409	39,403	501,520	126,074	725,324	کل ایف ایس اول سرمایہ (1.6:1.13)
							مطمئن سرمایہ
184	15,639	1,472	162	10,481	3,524	15,823	قرض نقصانات کے لیے عمومی درکار عمومی فنون یا ذخائر - خطرہ بیوزن اثاثوں کے زیادہ سے زیادہ 1.25 فیصد تک
1,392	65,784	3,370	69	40,989	21,357	67,177	نو قدر پیمانی ذخائر 45 فیصد تک اہل
-	34,825	-	-	25,709	9,116	34,825	زمرہ اول اہل اثاثوں کے ذخائر
-	(16)	-	-	(16)	-	(16)	غیر ظاہر شدہ ذخائر
-	30,483	3,204	-	27,278	-	30,483	حقیقی قرض - مجموعی ایکویٹی کے 50 فیصد تک
1,576	146,716	8,046	231	104,441	33,998	148,292	کل سطح دوم مطمئن سرمایہ (2.5:2.1)
							کوتلیاں
1,668	16,952	98	-	13,834	3,019	18,620	دیگر کوتلیاں
1,668	16,952	98	-	13,834	3,019	18,620	کل کوتلیاں
(92)	129,764	7,947	231	90,607	30,979	129,672	کل ایف ایس دوم سرمایہ
							اہل سطح سوم
(92)	129,764	7,947	231	90,607	30,979	129,672	کل مطمئن سرمایہ اہل برائے اہم آرز (کل ایکویٹی کے 100 فیصد تک)
49,098	805,897	18,356	39,634	592,126	157,053	854,996	کل سرمایہ (1.14:2.9)
							خطرہ بیوزن رقم
59,741	4,001,265	115,825	109,305	2,984,018	792,118	4,061,006	کل خطرہ قرض بیوزن اثاثے
15,993	434,808	318	12,418	349,227	72,844	450,801	کل خطرہ بازاری بیوزن اثاثے
14,156	783,879	17,621	28,576	607,191	130,491	798,036	کل آپریشنل خطرہ اثاثے
89,891	5,219,952	133,764	150,300	3,943,061	995,453	5,309,843	کل خطرہ بیوزن رقم
							شرح ہائے کفایت سرمایہ
82.2%	20.1%	15.8%	36.3%	19.8%	19.8%	21.1%	خطرہ قرض شرح کفایت سرمایہ
54.7%	13.0%	7.8%	26.2%	12.7%	12.7%	13.7%	سطح اول سرمایہ اور کل خطرہ بیوزن رقم
54.6%	15.4%	13.7%	26.4%	15.0%	15.8%	16.1%	کل شرح کفایت سرمایہ
							سطح اول و سطح دوم سرمائے سے دیگر کوتلیاں
-	97	97	-	-	-	97	ایکویٹی میں سرمایہ کاری اور آخری ملحقہ سکتا یا دیگر مالی ذیلی اداروں کا ضوابطی سرمایہ جو بینکس شیٹ میں شامل نہیں
849	28,781	100	-	24,325	4,356	29,629	بینکاری سکتا اور دیگر مالی اداروں میں اہم لیتی سرمایہ کاری
2,328	3,994	-	-	2,312	1,683	6,322	ایکویٹی ٹریڈ (آکریٹیت یا اہم اقلیت) - نیم ذیلی ادارے میں (بیر 11.1:1 اطلاق کا دائرہ)
159	384	-	-	384	-	542	کمرشل اداروں میں اہم لیتی اور آخری سرمایہ کاری، بینک کے سرمائے سے 15 فیصد تجاوز
-	648	-	-	648	-	648	ترسیل شدہ نفع کے شرح سے شرط (مہاریات کا بیر 4.3:1)
-	-	-	-	-	-	-	دیگر
3,336	33,903	197	-	27,668	6,038	37,239	کل قابل کوئی رقم جو سطح اول سرمائے سے 50 فیصد اور سطح دوم سرمائے سے 50 فیصد متجاوز نہیں ہیں (5.6:5.1)

جدول 1.15: بینکاری نظام کے دباؤ کی جانچ کے نتائج			
30 جون 2013ء پر مبنی صورت حال (غیر آڈٹ شدہ)			
شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد*	8 فیصد سے کم	8 فیصد سے کم	دھچکے کی تفصیلات
10 فیصد سے زائد	8 فیصد سے کم	10 فیصد سے زائد	
33	1	2	دھچکے سے قبل کی صورتحال
شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد*	8 فیصد سے کم	دھچکے کی نوعیت	قرض کے دھچکے
10 فیصد سے زائد	8 فیصد سے کم		
27	3	7	C-1 10 فیصد فعال قرضوں کا غیر فعال ہو جانا، 50 فیصد غیر معیاری قرضوں کا گر کر مشکوک ہو جانا، 50 فیصد مشکوک کا نقصان میں جانا
29	3	5	C-2 بینکوں کے صف اول کے 3 نجی انفرادی قرض گروہوں کی نادر ہندگی (صرف فنڈ پر مبنی اکتشاف)
27	4	6	C-3 بینکوں کے صف اول کے 3 نجی انفرادی قرض گروہوں کی نادر ہندگی (فنڈ اور غیر فنڈ دونوں پر مبنی اکتشاف)
33	0	4	C-4 غیر معیاری کے تحت تمام غیر فعال قرضوں کا گر کر مشکوک اور تمام مشکوک کا گر کر نقصان میں چلے جانا
31	2	4	C-5 غیر فعال قرضوں پر مبنی میں اضافہ خالص غیر فعال قرضوں کے 25 فیصد کے مساوی
33	0	4	C-6 غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کے تناسب میں اضافہ، اس تناسب میں پچھلے 5 برسوں کے دوران انفرادی بینکوں میں زیادہ سے زیادہ ساہماں اضافے کے مساوی
33	0	4	C-7 تمام بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں 21 فیصد اضافہ جو پچھلے 5 برسوں کے دوران (مارچ 09ء) بینکاری نظام کے غیر فعال قرضوں میں زیادہ سے زیادہ ساہماں اضافے کے مساوی ہے
33	0	4	C-8 بینکوں کے یکساں شے کے غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کے تناسب میں اضافہ، پچھلے تین برسوں کے دوران ان بینکوں میں ساہماں اضافے کے مساوی
33	1	3	C-9 بینکوں کے صارفی شے کے غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کے تناسب میں اضافہ، پچھلے تین برسوں کے دوران ان بینکوں میں ساہماں اضافے کے مساوی
33	1	3	C-10 بینکوں کے زرعی اور ایس ایم ای شے کے غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کے تناسب میں اضافہ، پچھلے تین برسوں کے دوران ان بینکوں میں ساہماں اضافے کے مساوی
	غیر فعال قرضوں کا تناسب	غیر فعال قرضوں کا تناسب	فرق
37.99 فیصد	51.98 فیصد	13.99 فیصد	C-11 حساس انکشافیں (غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب جہاں سرمایہ ختم ہو جائے گا)
شرح کفایت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد*			
10 فیصد سے زائد	8 فیصد سے کم	8 فیصد سے کم	منڈی کے دھچکے
31	2	4	IR-1 خط یافت میں متوازی بالائی منتقلی - تمام عرصیتوں میں شرح سود میں 300 بیس پوائنٹس کا اضافہ
31	2	4	IR-2 خط یافت کی اوپر کی جانب منتقلی نیز عودیت، جس میں تین ماہ، چھ ماہ، ایک سال، تین سال، پانچ سال اور دس سال کی عرصیتوں میں شرح سود پچھلے 4 برسوں کی زیادہ سے زیادہ ساہماں اضافے کے برابر بڑھ جائے (جولائی 08ء)
33	2	2	IR-3 خط یافت کی نیچے کی جانب منتقلی نیز افضیت، جس میں تین ماہ، چھ ماہ، ایک سال، تین سال، پانچ سال اور دس سال کی عرصیتوں میں شرح سود پچھلے 4 برسوں کی زیادہ سے زیادہ ساہماں اضافے کے برابر گھٹ جائے (اپریل 09ء)
33	1	3	ER-1 پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 30 فیصد کمی
33	1	3	ER-2 پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 14.5 فیصد کمی، پچھلے 4 برسوں میں ڈالر کے مقابلے میں سب سے زیادہ ساہماں کمی کے برابر (مئی 08ء تا اگست 08ء)
33	1	3	ER-3 پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 3.2 فیصد اضافہ، پچھلے 4 برسوں میں ڈالر کے مقابلے میں سب سے زیادہ ساہماں اضافہ کیے برابر (اکتوبر 08ء تا جنوری 09ء)
32	1	4	EQ-1 عمومی ایکویٹی قیمتوں میں 41.4 فیصد کمی (اکتوبر 08ء تا جنوری 09ء)
32	1	4	EQ-2 عمومی ایکویٹی قیمتوں میں 50 فیصد کمی

ضمیمہ جات

8 فیصد سے کم				8 فیصد سے 10 فیصد تک		10 فیصد سے زائد	
سطح قرض اور منڈی کے دلچھے							
COMB-1	غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کے تناسب کی تاریخی طور پر بلند سطح کے برابر غیر فعال قرضوں میں اضافہ (دھچکا C-6) اور خط یافتگی کی اوپر کی طرف منتقلی نیز عموماً بت (دھچکا IR-2) اور ایکویٹی زخموں میں کمی (دھچکا EQ-1)	تاریخی	5	1	31		
COMB-2	10 فیصد فعال قرضوں کا غیر معیاری میں جانا، 50 فیصد غیر معیاری کا مشکوک، 50 فیصد مشکوک کا نقصان میں جانا (دھچکا C-1)، خط یافتگی کی 3 فیصد متوازی اوپر کی طرف منتقلی (دھچکا IR-1) اور ایکویٹی زخموں میں 50 فیصد کمی	فرضی	9	6	22		
سیالیت کے دلچھے							
بیکوں کی تعداد جن میں درج ذیل دنوں کے بعد سیالیت ختم ہو جائے							
		تین دن	چار دن	پانچ دن			
L-1	مسلل پانچ دن تک صارفین کا باالترتیب 2 فیصد، 5 فیصد، 10 فیصد، 10 فیصد اور 10 فیصد امانتیں نکلوانا	فرضی	صفر	صفر	صفر		
L-2	مسلل تین دن تک تھوک امانتیں غیر ضمانتی قرضے بالترتیب 25 فیصد، 50 فیصد اور 100 فیصد امانتیں نکلوا یا جانا	فرضی	صفر	صفر	2		
بیکوں کی تعداد ہمراہ							
		سیالیت کی موزونیت	سیالیت کی موزونیت (LCR) 2 سے زیادہ				
		1 سے کم	زیادہ				
L-3	دلچھے اور سیالیت کی کوریج کا تناسب، حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کی قدر پر 20 فیصد اطلاق کے ساتھ	فرضی	8	7			
* آئی ڈی بی ایل ہال کال کر							

جدول 1.16: بینکوں کی گروپ وار ہیئت ترکیبی

جون 2011ء	جون 2012ء	جون 2013ء
الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (5)	الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (5)	الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (5)
فرسٹ ویمن بینک	فرسٹ ویمن بینک	فرسٹ ویمن بینک
نیشنل بینک آف پاکستان	نیشنل بینک آف پاکستان	نیشنل بینک آف پاکستان
سندھ بینک لمیٹڈ	سندھ بینک	سندھ بینک
بینک آف خیبر	بینک آف خیبر	بینک آف خیبر
بینک آف پنجاب	بینک آف پنجاب	بینک آف پنجاب

ب۔ مقامی ٹچی بینک (22)	ب۔ مقامی ٹچی بینک (22)	ب۔ مقامی ٹچی بینک (22)
البرکہ بینک (پاکستان)	البرکہ بینک (پاکستان)	البرکہ بینک (پاکستان)
الائیڈ بینک	الائیڈ بینک	الائیڈ بینک
عسکری بینک	عسکری بینک	عسکری بینک
بینک الحیب	بینک الحیب	بینک الحیب
بینک الفلاح	بینک الفلاح	بینک الفلاح
بینک اسلامی پاکستان	بینک اسلامی پاکستان	بینک اسلامی پاکستان
برج بینک #	برج بینک #	برج بینک #
دینی اسلامک بینک پاکستان	دینی اسلامک بینک پاکستان	دینی اسلامک بینک پاکستان
فیصل بینک	فیصل بینک	فیصل بینک
حبیب بینک	حبیب بینک	حبیب بینک
حبیب میٹرو پولیٹن بینک	حبیب میٹرو پولیٹن بینک	حبیب میٹرو پولیٹن بینک
جے ایس بینک	جے ایس بینک	جے ایس بینک
کے اے ایس بی بینک	کے اے ایس بی بینک	کے اے ایس بی بینک
ایم سی بی بینک	ایم سی بی بینک	ایم سی بی بینک
میزان بینک	میزان بینک	میزان بینک
این آئی بی بینک	این آئی بی بینک	این آئی بی بینک
سامبا بینک	سامبا بینک	سامبا بینک
سلک بینک	سلک بینک	سلک بینک
سویری بینک	سویری بینک	سویری بینک
اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان)	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان)	اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان)
سمٹ بینک ^	سمٹ بینک ^	سمٹ بینک ^
یونائیٹڈ بینک	یونائیٹڈ بینک	یونائیٹڈ بینک

ج۔ غیر ملکی بینک (7)	ج۔ غیر ملکی بینک (7)	ج۔ غیر ملکی بینک (7)
بینک آف ٹوکیو۔متسویشی یو ایف جے	بینک آف ٹوکیو۔متسویشی یو ایف جے	بینک آف ٹوکیو۔متسویشی یو ایف جے
بارکلیز بینک بی ایل سی	بارکلیز بینک بی ایل سی	بارکلیز بینک بی ایل سی
سٹی بینک این اے	سٹی بینک این اے	سٹی بینک این اے
ڈوےچے بینک اے جی	ڈوےچے بینک اے جی	ڈوےچے بینک اے جی
ایچ ایس بی سی بینک ڈل ایٹ	ایچ ایس بی سی بینک ڈل ایٹ	ایچ ایس بی سی بینک ڈل ایٹ

ضمیمہ جات

انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف پاکستان [^]	انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف پاکستان [^]	انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف پاکستان [^]	انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف پاکستان [^]
ایچ ایس بی سی بینک عمان ایس اے او جی ###	ایچ ایس بی سی بینک عمان ایس اے او جی ###	ایچ ایس بی سی بینک عمان ایس اے او جی ###	ایچ ایس بی سی بینک عمان ایس اے او جی ###

د-تخصیصی بینک (4)	د-تخصیصی بینک (4)	د-تخصیصی بینک (4)	د-تخصیصی بینک (4)
انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک لمیٹڈ ###	انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک لمیٹڈ ###	انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک لمیٹڈ ###	انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک آف پاکستان
پنجاب پرائونٹل کوآپریٹو بینک	پنجاب پرائونٹل کوآپریٹو بینک	پنجاب پرائونٹل کوآپریٹو بینک	پنجاب پرائونٹل کوآپریٹو بینک
ایس ایم ای بینک	ایس ایم ای بینک	ایس ایم ای بینک	ایس ایم ای بینک
زرعی ترقیاتی بینک	زرعی ترقیاتی بینک	زرعی ترقیاتی بینک	زرعی ترقیاتی بینک

تمام کمرشل بینک (34)	تمام کمرشل بینک (34)	تمام کمرشل بینک (34)	تمام کمرشل بینک (34)
بشمول الف+ب+ج	بشمول الف+ب+ج	بشمول الف+ب+ج	بشمول الف+ب+ج
تمام بینک (38)	تمام بینک (38)	تمام بینک (38)	تمام بینک (38)
بشمول الف+ب+ج+د	بشمول الف+ب+ج+د	بشمول الف+ب+ج+د	بشمول الف+ب+ج+د

نام بدل کر برنج بینک لمیٹڈ رکھ دیا گیا، دیکھنے نوٹیفیکیشن مورخہ 9 جولائی 2011ء۔
عمان انٹرنیشنل بینک ایس اے او جی کا نام بدل کر 3 جون 2012ء سے ایچ ایس بی سی بینک عمان ایس اے او جی رکھ دیا گیا۔
انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک آف پاکستان کا نام 13 نومبر 2012ء سے بدل کر انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک لمیٹڈ رکھ دیا گیا۔
^ 29 جون 2011ء سے مائی بینک کی ڈی شیڈولنگ اورسٹ بینک میں انضمام ہوا۔
^^ انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف پاکستان کی شیڈولنگ No. BPRD (LD-06)/602-ICBC/2011/10416 مورخہ 16 اگست 2011ء کے مطابق ہوئی۔

2- اسلامی بینکاری

جدول 2.1: اسلامی بینکوں/ برانچوں کی گروپ وار بیلنس شیٹ اور گوشوارہ آمدنی (30 جون 2013ء)

مطلق فرق		اسلامی بینکاری ادارے	اسلامی بینکاری برانچیں	اسلامی بینک	مالی صورتحال
سال بسال	سہ ماہی بہ سہ ماہی				اٹاٹے
17,063	17,863	63,194	20,057	43,137	نریزری بینکوں میں نقد رقم
9,437	6,422	29,896	15,937	13,958	دیگر بینکوں میں موجود رقم
1,247	(2,792)	20,416	4,439	15,977	مالی اداروں سے واجب الادا
93,076	8,580	438,754	165,149	273,605	سرمایہ کاری۔ خالص
63,932	24,597	260,766	91,034	169,733	مالکاری۔ خالص
1,908	101	17,863	5,387	12,477	معیاری جاری اٹاٹے
365	237	3,187	-	3,187	مؤخر ٹیکس اٹاٹے
4,918	1,578	69,034	21,662	47,373	دیگر اٹاٹے
191,946	56,586	903,111	323,664	579,447	مجموعی اٹاٹے
					واجبات
2,007	781	9,870	2,574	7,296	قابل ادائیگی بل
12,481	(11,188)	30,532	9,003	21,529	مالی ادارے پر واجب الادا
168,425	66,937	770,945	273,726	497,220	امانتیں اور دیگر رکھاتے
-	-	-	-	-	تحتی قرضے
(1)	-	-	-	-	ان اٹاٹوں کے عوض واجبات جن کی اجارہ مالکاری ہوتی ہے
12	(18)	13	13	-	مؤخر ٹیکس واجبات
3,596	(760)	27,357	15,187	12,170	دیگر واجبات
186,520	55,752	838,717	300,503	538,214	مجموعی واجبات
5,426	834	64,394	23,161	41,233	خالص اٹاٹے
					خالص اٹاٹوں کی تفصیلات
2,469	50	48,827	10,198	38,629	حصص سرمایہ
781	187	2,044	7	2,037	ذخائر
1,974	1,545	12,645	12,108	537	غیر حاصل شدہ منافع
5,224	1,782	63,516	22,314	41,203	حصص یا فنڈنگ کی ایکویٹی
202	(948)	878	847	30	اٹاٹوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل/ خسارہ
5,426	834	64,394	23,161	41,233	مجموعہ
					سودی آمدنی
1,763	34,740	12,711	22,030		
901	19,943	7,316	12,627		سودی اخراجات
863	14,797	5,395	9,402		خالص سودی آمدنی
747	964	388	576		تموین اور براہ راست قلمرو/ (استرداد) کیے گئے خراب قرضے
115	13,833	5,007	8,826		خالص سودی آمدنی بعد از تموین
562	1,956	807	1,149		فیس، کمیشن اور بروکرینج آمدنی
(354)	132	23	108		منافع منقسمہ آمدنی
58	523	43	480		بیرونی کرنسیوں میں لین دین سے آمدنی
194	1,300	318	982		دیگر آمدنی
460	3,910	1,191	2,719		مجموعی غیر سودی آمدنی
575	17,743	6,197	11,546		مجموعی آمدنی
2,077	13,162	4,091	9,071		انتظامی اخراجات
93	252	111	141		دیگر اخراجات
2,169	13,414	4,202	9,211		مجموعی غیر سودی اخراجات
(1,594)	4,330	1,995	2,334		ٹیکس اور غیر معمولی اجزائے عمل منافع
-	-	-	-		غیر معمولی اجزا - ٹیکس/ (نقصان)
(1,594)	4,330	1,995	2,334		عمل از ٹیکس/ (نقصان)
(337)	802	70	732		منہا: ٹیکس
(1,257)	3,528	1,926	1,602		بعد از ٹیکس/ (نقصان)

جدول 2.2: اسلامی بینکاری مالی اصابت کے اظہارے

فیصد

جون 13ء	دسمبر 12ء	جون 12ء	دسمبر 11ء	دسمبر 10ء	دسمبر 09ء	
						سرمایہ
15.4	15.3	18.1	18.0	16.8	18.5	مجموعی سرمایہ بہ نسبت مجموعی پروزن خطرہ اٹاٹے*
14.8	14.7	17.4	17.2	16.3	18.4	سرمایہ سطح اول بہ نسبت مجموعی پروزن خطرہ اٹاٹے*
7.1	7.6	8.3	8.7	9.7	11.4	سرمایہ بہ نسبت مجموعی اٹاٹے
						اٹاٹوں کا معیار
7.1	7.6	8.8	7.6	7.3	6.3	غیر فعال ماکاری بہ نسبت مجموعی ماکاری
2.5	2.7	3.8	2.9	3.2	3.1	خالص غیر فعال ماکاری بہ نسبت خالص ماکاری
66.1	66.5	59.5	63.0	58.6	51.7	تموین بہ نسبت غیر فعال ماکاری
						آمدنی
1.0	1.4	1.8	1.9	0.6	0.7	اٹاٹوں پر منافع قبل از ٹیکس
0.8	1.2	1.4	1.6	0.6	0.6	اٹاٹوں پر منافع بعد از ٹیکس
13.6	16.8	20.6	20.8	5.9	5.9	ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس
11.1	14.1	16.6	17.3	5.2	4.6	ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس
79.1	80.1	80.2	82.4	78.5	79.4	خالص سودی آمدنی بہ نسبت خام آمدنی
20.9	19.9	19.8	17.6	21.5	20.6	غیر سودی آمدنی بہ نسبت خام آمدنی
71.7	67.3	64.7	60.4	72.6	70.3	جاری اخراجات بہ نسبت خام آمدنی
						سیالیت
33.8	32.7	32.7	38.4	46.2	54.3	ماکاری بہ نسبت امانتیں
						* یہ تناسب صرف اسلامی بینکاری کے بارے میں ہیں

جدول 2.3: اسلامی بینکاری ادارے			
30 جون 2013ء کو		31 دسمبر 2012ء کو	
اسلامی بینک		اسلامی بینک	
الہرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	1	الہرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	1
بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ	2	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ	2
برج بینک لمیٹڈ	3	برج بینک لمیٹڈ	3
دقی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ	4	دقی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ	4
میزان بینک لمیٹڈ	5	میزان بینک لمیٹڈ	5
اسلامی بینکاری شاخیں رکھنے والے روایتی بینک		اسلامی بینکاری شاخیں رکھنے والے روایتی بینک	
عسکری بینک لمیٹڈ	1	عسکری بینک لمیٹڈ	1
بینک الخیر لمیٹڈ	2	بینک الخیر لمیٹڈ	2
بینک الفلاح لمیٹڈ	3	بینک الفلاح لمیٹڈ	3
فیصل بینک لمیٹڈ	4	فیصل بینک لمیٹڈ	4
حبیب بینک لمیٹڈ	5	حبیب بینک لمیٹڈ	5
حبیب میٹروپولیٹن بینک	6	حبیب میٹروپولیٹن بینک	6
ایم سی بی بینک لمیٹڈ	7	ایم سی بی بینک لمیٹڈ	7
نیچنٹل بینک آف پاکستان	8	نیچنٹل بینک آف پاکستان	8
سوئیری بینک لمیٹڈ	9	سوئیری بینک لمیٹڈ	9
اسٹیٹ رڈ چارٹرڈ بینک	10	اسٹیٹ رڈ چارٹرڈ بینک	10
دی بینک آف خیبر	11	دی بینک آف خیبر	11
دی بینک آف پنجاب	12	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	12
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	13	سک بینک لمیٹڈ	13
سک بینک لمیٹڈ	14		
میزان 19 (14+5)		میزان 18 (13+5)	

3- غیر بینک مالی ادارے

جدول 3.1: ترقیاتی مالی اداروں کی بیلنس شیٹ اور گوشوارہ آمدنی

مالی صورتحال							
سال بالذوق	جون 2013ء	2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	
32	513	519	481	2,341	1,740	1,716	ٹریژری بینکوں میں نقد رقم
(4)	2,518	3,601	2,522	1,423	2,866	6,713	دیگر بینکوں میں نقد رقم
2,362	5,534	2,198	3,172	2,909	8,720	12,085	مالی اداروں کو قرضہ
(12,233)	75,773	79,065	88,005	81,379	64,115	62,102	سرمایہ کاری - خالص
(3,011)	43,726	45,988	46,737	46,547	45,234	41,416	قرضے - خالص
369	3,329	4,545	2,960	2,930	2,974	3,098	معیینہ جاری اثاثے
(102)	1,116	3,345	1,219	1,193	1,098	1,277	مؤخر ٹیکس اثاثے
(862)	4,710	1,164	5,572	5,103	5,500	3,786	دیگر اثاثے
(13,450)	137,218	140,426	150,669	143,825	132,248	132,193	مجموعی اثاثے
-	-	-	-	-	-	-	واجبات
-	-	-	-	-	-	-	قابل وصول بل
(17,083)	50,610	58,165	67,693	64,885	50,306	51,522	مالی ادارے سے قرض گیری
1,497	15,578	13,510	14,081	12,074	15,856	18,074	امانتیں اور دیگر گنجانے
-	-	-	-	-	-	-	تحتی قرضے
(6)	8	11	14	19	15	30	اثاثوں کے عوض واجبات بشرط اجارہ مالکاری
195	914	8,181	719	669	637	2	مؤخر ٹیکس واجبات
2,419	9,956	898	7,537	6,899	6,757	5,814	دیگر واجبات
(12,980)	77,066	80,764	90,045	84,546	73,571	75,442	مجموعی واجبات
(471)	60,153	59,662	60,624	59,279	58,677	56,751	خالص اثاثے
-	-	-	-	-	-	-	خالص اثاثوں کی نمائندگی:
-	48,627	48,409	48,627	48,409	48,343	47,269	حصص سرمایہ
208	6,226	6,638	6,018	7,454	7,272	7,250	ذخائر
(1,728)	3,048	2,501	4,776	2,513	2,116	342	غیر حاصل شدہ منافع
(1,520)	57,901	57,548	59,421	58,375	57,732	54,860	حصص یافتگان کی ایکویٹی
1,049	2,252	2,114	1,203	904	945	1,891	اثاثوں کی باز قدر پیمانی پر فاضل خسارہ
(471)	60,153	59,662	60,624	59,279	58,677	56,751	مجموعہ
جاری صورتحال							
سال بالذوق	جون 2013ء	2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	
(1,687)	5,814	14,928	7,501	15,202	13,942	12,592	مارک اپ/منافع/حاصل شدہ سود
(1,316)	3,148	8,524	4,463	8,030	7,318	6,720	مارک اپ/منافع/سودی اخراجات
(371)	2,667	6,403	3,038	7,172	6,625	5,872	خالص مارک اپ/سودی آمدنی
(46)	(175)	3,975	(129)	941	1,238	3,133	تعمیر اور خراب قرضے براہ راست قلمرو دیے گئے/(اسٹرواد)
(325)	2,842	2,428	3,167	6,231	5,386	2,739	خالص مارک اپ/سودی آمدنی بعد از تخمین
(20)	36	108	56	124	148	191	فیس کمیشن اور بروکر جیج آمدنی
115	338	1,036	223	854	484	423	منافع منقسمہ آمدنی
(44)	29	148	73	(160)	(483)	20	بیرونی کرنسیوں میں لین دین سے آمدنی
494	1,087	1,329	593	534	1,194	844	دیگر آمدنی
546	1,491	2,620	945	1,352	1,343	1,479	مجموعی غیر سودی آمدنی
221	4,333	5,049	4,112	7,583	6,729	4,217	مجموعی آمدنی
177	1,724	3,397	1,547	3,102	2,977	2,647	انتظامی اخراجات
(50)	(33)	399	18	1,905	166	62	دیگر اخراجات
126	1,692	3,796	1,565	5,007	3,144	2,709	مجموعی غیر سودی اخراجات
95	2,642	1,253	2,547	2,576	3,586	1,508	منافع عمل از ٹیکس اور غیر معمولی اجزاء
-	-	-	-	-	-	(25)	غیر معمولی اجزاء/تلف/(تقصان)
95	2,642	1,253	2,547	2,576	3,586	1,533	تلف/(تقصان) عمل از ٹیکس
(146)	608	1,500	754	1,690	1,690	630	منہا: ٹیکس
241	2,034	(248)	1,793	886	1,896	904	تلف/(تقصان) بعد از ٹیکس

جدول 3.2: ترقیاتی مالی اداروں کے مالی اصابت کے اظہاریے

فیصد

جون 2013ء	2012ء	جون 2012ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	
							سرمایہ
54.6	54.8	57.1	56.9	56.1	52.5	53.4	مجموعی سرمایہ پر نسبت مجموعی پروڈن خطرہ اٹانے
54.7	54.9	57.5	57.4	56.5	52.4	53.3	سٹیج اول کا سرمایہ پر نسبت مجموعی پروڈن خطرہ اٹانے
43.8	42.5	40.2	41.2	44.4	42.9	47.1	سرمایہ پر نسبت مجموعی اٹانے
	0.0						اٹانوں کا معیار
31.6	31.8	32.3	29.3	29.9	27.1	27.0	غیر فعال قرضے پر نسبت مجموعی قرضے
13.7	14.7	18.3	14.4	14.8	10.1	11.2	خالص غیر فعال قرضے پر نسبت خالص قرضے
65.5	63.1	52.9	59.4	59.4	69.8	65.9	تموین پر نسبت غیر فعال قرضے
10.0	11.3	14.1	11.3	11.4	7.4	8.4	خالص غیر فعال قرضے پر نسبت سرمایہ
	0.0						آمدنی
3.8	0.9	3.4	1.9	2.7	1.3	1.5	اٹانوں پر منافع قبل از ٹیکس
2.9	-0.2	2.4	0.6	1.4	0.8	0.7	اٹانوں پر منافع بعد از ٹیکس
8.7	2.1	8.4	4.4	6.2	2.9	3.4	ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس
6.7	-0.4	5.9	1.5	3.3	1.7	1.6	ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس
64.1	71.0	76.3	84.1	83.1	79.9	34.8	خالص سودی آمدنی پر نسبت خام آمدنی
40.7	42.1	39.3	58.7	39.5	36.9	22.7	جاری اخراجات پر نسبت خام آمدنی
							سیالیت
280.7	340.4	331.9	385.5	285.3	229.2	622.9	قرضے پر نسبت امانتیں
37.9	39.5	42.3	40.3	32.6	35.9	31.2	سیال اٹانے/مجموعی اٹانے
333.8	410.7	453.0	480.6	271.6	262.4	547.3	سیال اٹانے/مجموعی امانتیں

جدول 3.3: ترقیاتی مالی ادارے

30 جون 2013ء کو	31 دسمبر 2012ء کو
1- ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ	1- ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ
2- پی اے آئی آرا نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ	2- پی اے آئی آرا نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ
3- پاک بروٹائی نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ	3- پاک بروٹائی نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ
4- پاک لیویا ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ	4- پاک لیویا ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ
5- پاک عمان نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ	5- پاک عمان نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ
6- پاک چائنا نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ	6- پاک چائنا نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ
7- پاکستان کویت نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ	7- پاکستان کویت نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ
8- سعودی پاک انڈسٹریل اینڈ اینگریجیٹرز نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ	8- سعودی پاک انڈسٹریل اینڈ اینگریجیٹرز نوٹسٹ کمپنی لمیٹڈ

جدول 3.4: غیر بینک مالی کمپنیاں زمرہ واراہم متغیرات

سرماہ کاری بینک	م 03ء	م 04ء	م 05ء	م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 11ء	م 12ء	پہلی ششماہی م 13ء	م 13ء
ایکویٹی	4,811	6,236	6,659	5,921	9,038	7,482	4,349	4,286	3,503	1,707	1,750	1,066
امانتیں	12,810	12,263	19,907	25,024	15,204	12,593	8,869	6,472	7,176	6,071	4,513	4,005
واجبات	31,258	29,338	44,382	48,606	35,550	35,896	26,526	22,007	20,648	17,493	12,070	10,767
قرضے	10,715	13,535	21,274	22,502	18,537	18,721	14,181	7,852	4,774	3,913	2,569	3,294
سرمایہ کاری	19,888	17,386	20,931	24,088	20,854	17,070	11,196	9,270	11,167	5,696	5,413	3,873
اثاثے	36,069	35,568	51,041	54,527	44,588	43,378	30,875	26,294	24,140	16,644	13,821	11,762
آمدنی	4,699	3,690	4,598	6,441	4,662	5,201	2,835	2,767	2,462	1,602	775	976
اخراجات	3,959	2,051	4,302	5,058	4,278	4,695	4,953	4,563	2,961	3,291	943	1,788
* غیر آڈٹ شدہ نتائج												

اجارہ کمپنیاں	م 03ء	م 04ء	م 05ء	م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 11ء	م 12ء	پہلی ششماہی م 13ء	م 13ء
اداشدہ سرمایہ	3,713	3,554	4,683	5,104	5,259	6,467	7,666	4,277	4,277	3,977	3,977	4,505
ایکویٹی	4,811	6,236	6,659	5,921	9,038	7,482	4,349	4,582	4,950	4,223	4,181	5,023
امانتیں	12,810	12,263	19,907	25,024	15,204	12,593	8,869	13,290	5,295	6,358	7,020	8,386
واجبات	31,258	29,338	44,382	48,606	35,550	35,896	26,526	32,406	28,568	28,692	29,174	29,290
قرضے	10,715	13,535	21,274	22,502	18,537	18,721	14,181	29,285	26,934	26,551	25,274	28,543
سرمایہ کاری	19,888	17,386	20,931	24,088	20,854	17,070	11,196	3,635	2,799	2,993	3,095	4,048
اثاثے	36,069	35,568	51,041	54,527	44,588	43,378	30,875	36,989	33,473	32,874	33,356	34,341
آمدنی	4,699	3,690	4,598	6,441	4,662	5,201	2,835	4,686	4,078	4,411	2,323	4,526
اخراجات	3,959	2,051	4,302	5,058	4,278	4,695	4,953	5,053	3,900	4,379	2,075	3,880
* غیر آڈٹ شدہ نتائج												

مضارہ	م 03ء	م 04ء	م 05ء	م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 11ء	م 12ء	پہلی ششماہی م 13ء	م 13ء
اداشدہ سرمایہ	8,187	8,081	7,912	7,547	7,193	7,828	8,529	8,439	8,746	12,103	13,245	9,367
ایکویٹی	7,983	8,652	9,965	10,326	11,148	11,845	10,839	11,489	12,455	13,013	13,313	13,824
واجبات	7,990	9,471	11,607	13,602	15,191	17,805	12,248	13,000	13,921	16,512	16,177	17,610
اثاثے	15,973	18,026	21,572	23,927	26,339	29,643	23,087	24,489	26,343	29,522	29,988	31,434
* غیر آڈٹ شدہ نتائج												

جدول 3.5: غیر بینک مالی اداروں کی فہرست

سرماہ کاری بینک	
30 جون 2013ء کو	31 دسمبر 2013ء کو
1- ایسکارٹ انوشنٹ بینک لمیٹڈ	1- ایسکارٹ انوشنٹ بینک لمیٹڈ
2- فرسٹ کریڈٹ اینڈ انوشنٹ بینک لمیٹڈ	2- فرسٹ کریڈٹ اینڈ انوشنٹ بینک لمیٹڈ
3- فرسٹ داؤدا انوشنٹ بینک لمیٹڈ	3- فرسٹ داؤدا انوشنٹ بینک لمیٹڈ
4- آئی جی آئی انوشنٹ بینک لمیٹڈ	4- آئی جی آئی انوشنٹ بینک لمیٹڈ
5- انویسٹ کیپیٹل انوشنٹ بینک لمیٹڈ	5- انویسٹ کیپیٹل انوشنٹ بینک لمیٹڈ
6- سیکورٹی انوشنٹ بینک لمیٹڈ	6- سیکورٹی انوشنٹ بینک لمیٹڈ
7- ٹرسٹ انوشنٹ بینک لمیٹڈ	7- ٹرسٹ انوشنٹ بینک لمیٹڈ

اجارہ کمپنیاں	
30 جون 2013ء کو	31 دسمبر 2013ء کو
1- گریزیز ٹنگ لمیٹڈ	1- گریزیز ٹنگ لمیٹڈ
2- این بی پی لیزنگ لمیٹڈ	2- این بی پی لیزنگ لمیٹڈ
3- اورکس لیزنگ پاکستان لمیٹڈ	3- اورکس لیزنگ پاکستان لمیٹڈ
4- پاک گلف لیزنگ لمیٹڈ	4- پاک گلف لیزنگ لمیٹڈ
5- سعودی پاک لیزنگ لمیٹڈ	5- سعودی پاک لیزنگ لمیٹڈ
6- سیکورٹی لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ	6- سیکورٹی لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ
7- ایس ایم ای لیزنگ لمیٹڈ	7- ایس ایم ای لیزنگ لمیٹڈ
8- اسٹینڈرڈ چارٹرڈ لیزنگ لمیٹڈ	8- اسٹینڈرڈ چارٹرڈ لیزنگ لمیٹڈ

ضمیمہ جات

مضاربہ	
31 دسمبر 2013ء کو	30 جون 2013ء کو
1- النور مضاربہ	1- النور مضاربہ
2- الاینڈرینٹل مضاربہ	2- الاینڈرینٹل مضاربہ
3- بی ایف مضاربہ	3- بی ایف مضاربہ
4- بی آر آر گاؤن مضاربہ	4- بی آر آر گاؤن مضاربہ
5- کریڈنٹ اسٹینڈرڈ مضاربہ	5- کریڈنٹ اسٹینڈرڈ مضاربہ
6- ایلینٹ کیٹل مضاربہ	6- ایلینٹ کیٹل مضاربہ
7- ایلو بی مضاربہ	7- ایلو بی مضاربہ
8- فڈ ٹیلٹی لیزنگ مضاربہ	8- فڈ ٹیلٹی لیزنگ مضاربہ
9- فرسٹ پاک مضاربہ	9- فرسٹ پاک مضاربہ
10- فرسٹ ٹریٹ میڈیوٹیکل مضاربہ	10- فرسٹ ٹریٹ میڈیوٹیکل مضاربہ
11- حبیب بینک مضاربہ	11- حبیب بینک مضاربہ
12- حبیب مضاربہ	12- حبیب مضاربہ
13- آئی بی ایل مضاربہ	13- آئی بی ایل مضاربہ
14- امروز مضاربہ	14- امروز مضاربہ
15- کے اے ایس بی مضاربہ	15- کے اے ایس بی مضاربہ
16- مضاربہ المالی	16- مضاربہ المالی
17- نیشنل بینک مضاربہ	17- نیشنل بینک مضاربہ
18- پیراماؤنٹ مضاربہ	18- پیراماؤنٹ مضاربہ
19- پروڈنٹل مضاربہ	19- پروڈنٹل مضاربہ
20- پنجاب مضاربہ	20- پنجاب مضاربہ
21- اسٹینڈرڈ چارٹرڈ مضاربہ	21- اسٹینڈرڈ چارٹرڈ مضاربہ
22- ٹرسٹ مضاربہ	22- ٹرسٹ مضاربہ
23- یو ڈی ایل مضاربہ	23- یو ڈی ایل مضاربہ
	24- یو ٹی کیپ مضاربہ

4- شعبه بیمه

جدول 4.1: شعبہ بیمہ - زمرہ واراہم متغیرات

ملین روپے	غیر حیاتی بیمہ کاروبار									
جون 13ء	دسمبر 12ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	
17,698	16,277	16,205	14,601	13,347	13,909	11,827	10,245	8,807	7,734	اداشدہ سرمایہ
59,951	59,096	55,018	56,821	59,268	63,122	60,195	69,677	34,419	22,528	سرمایہ کاریاں
27,175	48,706	23,289	45,717	45,813	43,441	41,707	38,196	33,250	27,712	خام پریمیم
13,282	24,505	11,919	24,743	25,491	25,298	26,293	23,076	20,403	15,931	خالص پریمیم
7,354	14,380	7,406	14,640	17,162	21,283	26,297	17,378	11,807	9,017	خالص دعوے
4,387	5,025	3,473	3,066	3,605	5,995	(4,089)	56,153	16,819	5,863	بعد از ٹیکس خالص منافع
126,737	120,881	117,694	112,883	121,856	123,654	114,497	121,771	74,334	53,753	مجموعی اثاثے

ملین روپے	حیاتی بیمہ کاروبار									
جون 13ء	دسمبر 12ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	
6,624	6,273	6,273	5,895	5,895	4,467	3,391	2,847	2,748	2,362	اداشدہ سرمایہ
369,131	329,505	307,356	269,330	227,547	199,364	165,319	154,675	129,084	109,581	سرمایہ کاریاں
45,666	91,406	38,909	69,936	53,831	41,943	34,861	27,692	22,571	18,552	خام پریمیم
44,644	89,385	37,770	66,274	52,531	40,771	33,786	26,818	21,848	17,964	خالص پریمیم
17,532	32,916	14,045	20,469	21,214	19,774	16,737	13,353	10,994	8,818	خالص دعوے
881	2,447	834	1,519	940	1,068	(137)	1,679	657	393	بعد از ٹیکس خالص منافع
470,068	428,884	380,271	348,993	292,810	228,581	213,959	191,746	164,605	142,329	مجموعی اثاثے

ملین روپے	نو بیمہ کاروبار									
جون 13ء	دسمبر 12ء	جون 12ء	2011ء	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	
6,061	3,000	3,000	3,000	3,000	3,000	3,000	540	450	450	اداشدہ سرمایہ
6,137	6,434	5,226	5,793	4,674	5,481	5,459	6,412	3,588	2,873	سرمایہ کاریاں
3,404	8,154	3,081	6,893	6,552	5,839	4,555	4,731	4,499	4,160	خام پریمیم
2,178	4,096	2,069	3,535	2,940	2,170	1,896	1,695	1,415	2,005	خالص پریمیم
1,006	2,217	1,009	2,018	1,688	904	962	931	777	823	خالص دعوے
597	1,104	446	844	526	269	886	3,727	672	594	بعد از ٹیکس خالص منافع
14,645	14,565	12,523	12,878	12,535	12,372	12,528	10,447	6,464	5,634	مجموعی اثاثے

جدول 4.2: بیمہ کمپنیوں کی فہرست

غیر حیاتی بیمہ

جون 2013ء تک			دسمبر 2012ء تک
اے سی ای انشورنس لمیٹڈ	1	اے سی ای انشورنس لمیٹڈ	1
آدجی انشورنس کمپنی لمیٹڈ	2	آدجی انشورنس کمپنی لمیٹڈ	2
الانز ای ایف پوبلیٹھ انشورنس لمیٹڈ	3	الانز ای ایف پوبلیٹھ انشورنس لمیٹڈ	3
الفلاح انشورنس	4	الفلاح انشورنس	4
الفان انشورنس کمپنی لمیٹڈ	5	الفان انشورنس کمپنی لمیٹڈ	5
ایشیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ	6	ایشیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ	6
عسکری جزل انشورنس	7	عسکری جزل انشورنس	7
اٹلس انشورنس لمیٹڈ	8	اٹلس انشورنس لمیٹڈ	8
کیپٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	9	کیپٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	9
سینٹرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	10	سینٹرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	10
چٹری انشورنس کمپنی لمیٹڈ	11	چٹری انشورنس کمپنی لمیٹڈ	11
کائی ٹینٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	12	کائی ٹینٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	12
ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی لمیٹڈ	13	ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی لمیٹڈ	13
ای ایف یو جزل انشورنس لمیٹڈ	14	ای ایف یو جزل انشورنس لمیٹڈ	14
حبیب انشورنس کمپنی لمیٹڈ	15	حبیب انشورنس کمپنی لمیٹڈ	15
آئی بی آئی انشورنس لمیٹڈ	16	آئی بی آئی انشورنس لمیٹڈ	16
نیٹشل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	17	نیٹشل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	17
نیو ہیشا انشورنس کمپنی	18	نیو ہیشا انشورنس کمپنی	18
نیو جوبلی انشورنس کمپنی لمیٹڈ	19	نیو جوبلی انشورنس کمپنی لمیٹڈ	19
پلک انشورنس لمیٹڈ	20	پلک انشورنس لمیٹڈ	20
پریمیر انشورنس لمیٹڈ	21	پریمیر انشورنس لمیٹڈ	21
ریڈائنس انشورنس کمپنی لمیٹڈ	22	ریڈائنس انشورنس کمپنی لمیٹڈ	22
سعودی پاک انشورنس کمپنی لمیٹڈ	23	سعودی پاک انشورنس کمپنی لمیٹڈ	23
سیورٹی جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	24	سیورٹی جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	24
شاہین انشورنس کمپنی لمیٹڈ	25	شاہین انشورنس کمپنی لمیٹڈ	25
سلور اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ	26	سلور اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ	26
دی ایشین میوچل انشورنس کمپنی (گارٹی) لمیٹڈ	27	دی ایشین میوچل انشورنس کمپنی (گارٹی) لمیٹڈ	27
کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی آف پاکستان	28	کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی آف پاکستان	28
کرینڈٹ اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ	29	کرینڈٹ اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ	29
دی پاکستان جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	30	دی پاکستان جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	30
دی یونائیٹڈ انشورنس کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ	31	دی یونائیٹڈ انشورنس کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ	31
دی یونیورسل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	32	دی یونیورسل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	32
ٹی پی ایل ڈائریکٹ انشورنس لمیٹڈ	33	ٹی پی ایل ڈائریکٹ انشورنس لمیٹڈ	33
یو بی ایل انشوررز لمیٹڈ	34	یو بی ایل انشوررز لمیٹڈ	34

غیر حیاتی نکال کمپنیاں			
جون 2013ء تک		دسمبر 2012ء تک	
پاک کویت نکال کمپنی لمیٹڈ	1	پاک کویت نکال کمپنی لمیٹڈ	1
پاک قطر جزل نکال کمپنی لمیٹڈ	2	پاک قطر جزل نکال کمپنی لمیٹڈ	2
نکال پاکستان لمیٹڈ	3	نکال پاکستان لمیٹڈ	3

حیاتی بیمہ

جون 2013ء تک			
جون 2013ء تک		دسمبر 2012ء تک	
آدم جی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	1	آدم جی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	1
امریکن لائف انشورنس کمپنی (پاکستان) لمیٹڈ	2	امریکن لائف انشورنس کمپنی (پاکستان) لمیٹڈ	2
ایشیا کیئر ہیلتھ اینڈ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	3	ایشیا کیئر ہیلتھ اینڈ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	3
ایسٹ ویسٹ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	4	ایسٹ ویسٹ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	4
ای ایف یو لائف انشورنس لمیٹڈ	5	ای ایف یو لائف انشورنس لمیٹڈ	5
نیو جو بی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	6	نیو جو بی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	6
اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان	7	اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان	7

حیاتی نکال کمپنیاں

داؤڈ ٹیلی نکال کمپنی لمیٹڈ	1	داؤڈ ٹیلی نکال کمپنی لمیٹڈ	1
پاک قطر ٹیلی نکال کمپنی لمیٹڈ	2	پاک قطر ٹیلی نکال کمپنی لمیٹڈ	2

نو بیمہ کمپنی

جون 2013ء تک		دسمبر 2012ء تک	
پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ	1	پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ	1

